جس میں نحوی ضوابط اور فوائد، ترکیبی ترجمہ
اور ترکیب تفصیلاً ذکر کی گئی ہے۔

رفعۃ العوامل

شرح اُردو

شرح مائۃ عامل

جامع المعقول والمنقول
مفتی عطاء الرحمٰن

المکتبۃ الشرعیۃ
شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

قال عمرؓ علیکم بالعربیۃ فانہا تثبت العقل وتزید فی المروءۃ

رفعۃ العوامل

اردو شرح

شرح مائۃ عامل

تراکیب نحویہ — ضوابطِ نحویہ

تصنیفِ لطیف
مفتی عطاء الرحمٰن ملتانی
صدر مدرس الجامعۃ الشرعیہ گوجرانوالہ

ناشر
المکتبۃ الشرعیہ ○ شمع کالونی، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون ۲۵۹۱۸۳

نام کتاب:

مصنف: مفتی عطاء الرحمٰن ملتانی

طبع اوّل: صفر ۱۴۲۲ھ

ملنے کے پتے:

مدرسہ بحرالعلوم توحید آباد مولانا قاری ظفراللہ صاحب

جامعہ رحمانیہ فرید ٹاؤن ملتان مفتی عتیق الرحمٰن ربانی صاحب فون: ۵۵۱۷۳۷

مکتبہ رشیدیہ راولپنڈی

مکتبہ سید احمد شہید لاہور

مکتبہ رحمانیہ لاہور

ادارہ اسلامیات لاہور

المکتبۃ الحسینیہ بلاک ۱۸ سرگودھا

کتب خانہ مجیدیہ ملتان

مکتبہ رحمانیہ پشاور

مکتبۃ العارفی فیصل آباد

قدیمی کتب خانہ کراچی

مکتبہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ المعارف پشاور

کتب خانہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

کتب خانہ رشیدیہ کوئٹہ

مکتبہ حنفیہ گوجرانوالا

مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالا

اسلامی کتب خانہ سرگودھا

مکتبہ گلستانِ اسلام چوک بلاک ۱۱ سرگودھا

ناشر: المکتبۃ الشرعیہ شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالا

(سبب تالیف)

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد۔

بندہ محمد حنیف بحضور رب غفور مشکور ہے' جس نے اس پرفتن دور میں علوم دینیہ کیلئے منتخب فرمایا' مزید برآں ایسے اساتذہ کرام مدظلھم کے حلقہ تدریس میں زانوئے تلمیذ ہونے کا شرف بخشا جن کا علم وقلم اور طرز تدریس و تعلیم' تفہیم و تصنیف سب قابل رشک ہیں۔

بالخصوص جامع المعقول والمنقول عالم ربانی مفتی عطاء الرحمٰن ملتانی (دام اللہ مجدہ) کیلئے ہمیشہ دعاگو رہتا ہوں جن کی محنت اور شفقت سے صرف دو سال کے قلیل عرصہ میں بندہ کو بفضلہ تعالیٰ کافیہ اور شرح جامی کے پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔

بندہ کیلئے باعث فخر ہے نحو کی اور منطق کی جمیع کتب حضرت موصوف سے بارہا پڑھی ہیں ایسے ہی بارہا دورہ صرف ونحو میں صرف ونحو کی تحقیقات وترکیبات تحصیل کا موقع میسر ہوا۔ گذشتہ سال پھر علمی پیاس بجھانے کیلئے مالک ارض وسماء نے حاضری کی توفیق بخشی ہے۔ جس میں بتوفیق ربانی اور شفقت ملتانی استفادہ کے ساتھ ساتھ افادہ کا موقع بھی نصیب ہوا ہے۔ اب تو حضرت موصوف کی تصانیف عظیمیہ کی وجہ سے استفادہ بہت ہی سہل ہو گیا ہے۔ بلکہ کثیر معلمین و متعلمین مستفید بھی ہو رہے ہیں۔ بندہ نے مختلف علاقوں کے متعدد مدارس میں یہ تصانیف اساتذہ کرام اور طلباء کے ہاتھوں میں دیکھی ہیں۔ البتہ شرح مائۃ عامل پر ابھی تک قلم موصوف نے علمی نوادرات کو جمع کرنا شروع نہیں کیا تھا جبکہ ضرورت اس کی بہت تھی اور میرے دل میں اس وقت سے داعیہ پیدا ہو چکا تھا جب سے بندہ نے حضرت سے شرح مائۃ عامل کو پڑھا تھا لیکن ان کی مصروفیات کی وجہ سے اظہار نہ کر سکا۔ جب دورۂ صرف ونحو جوبن پر تھا تو موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس داعیہ کا اظہار کیا تو جس پر

بندہ کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے قلم کو قلمدان سے نکالتے ہوئے علمی میدان میں ڈال دیا جس سے (فمکث غیر بعید) دیکھتے ہی دیکھتے رفتہ العوامل کے نام سے شرح کو عدم سے وجود میں لایا اور کبھی کبھی وہ عظیم قلم میرے ہاتھوں کو اور کبھی میرے رفیق خاص، مولانا محمد نسیم کشمیری صاحب کے ہاتھوں کو تقبیل وتفریح کیلئے تشریف لاتا کیونکہ ہم بھی تو صاحب قلم کے ہی تلمیذ خاص تھے۔اس شرح کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ضوابط نحویہ کا اجراء اور انطباق کیا گیا ہے۔

نیز اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ترکیبی ترجمہ کیا گیا ہے۔ نیز ایک جملہ اور ایک کلمہ کی متعدد تراکیبیں بیان کی گئی ہیں۔ جس طرح حضرت استاذیم کی تصنیف املاء الصرف میں ایک صیغہ کے متعدد احتمالات بیان کیے گئے ہیں اور بندہ بلا مبالغہ سے کہتا ہے آج تک علم صرف میں ایسی شرح نہیں لکھی گئی جس میں ایک صیغے کے متعدد صیغے بیان کیے گئے ہوں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء، اس لیے بندہ اساتذہ کرام وطلباء سے درخواست کرتا ہے حضرت استاد محترم کی جملہ تصانیف کو لے کر اسی طرز کو اختیار فرمائیں جن سے علمی مراحل سہل سے سہل ہو جائیں گے۔ اب مزید آپ کو خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ حضرت موصوف صرف ونحو سے فراغت حاصل کر کے فن منطق کی وادیوں اور سرنگوں میں اتر کر سفر کرنا شروع کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں بہت ہی جلد انشاء اللہ تعالی سلم العلوم کی شرح طبع ہو کر طلوع ہو جائے گی۔ آپ انتظار فرماتے ہوئے دعا شروع فرما دیں کہ حق تعالیٰ شانہ ان جملہ تصانیف کو صدقہ جاریہ بناتے ہوئے قبولیت بخشیں۔ آمین یا رب العالمین۔

تلمیذ خاص

خواجہ محمد حنیف عفی عنہ مدرس جامعہ عربیہ

تعلیم الاسلام منگلا روڈ دینہ ضلع جہلم

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

بسم اللہ کے بارے میں چند ضوابط

ضابطہ ہر جار مجرور کو ترکیب میں ظرف کہتے ہیں۔ البتہ یہ مجازاً ظرف ہیں ظروف حقیقی نہیں

ضابطہ اگر ظرف کا متعلق مذکور ہو تو اس کو ظرف لغو کہتے ہیں۔ اور اگر مذکور نہ ہو تو اس کو ظرف مستقر کہتے ہیں۔ اور دوسرا لفظ (اسم) مضاف ہے۔ اس لیے مضاف کے لیے ضوابط یاد رکھیں۔

ضابطہ مضاف ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ جس کا اعراب حسب عامل ہوتا ہے۔

ضابطہ مضاف الف لام۔ اور تنوین اور قائم مقام تنوین سے ہمیشہ خالی ہوتا ہے۔ اور قائم مقام تنوین سے مراد نون تثنیہ اور نون جمع ہے۔

ضابطہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور رہتا ہے۔ تیسرا لفظ اللہ ہے جس کے لیے ضوابط یہ ہیں

ضابطہ لفظ اللہ علم ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ علم موصوف تو واقع ہو سکتا ہے لیکن صفت ہرگز واقع نہیں ہو سکتا۔

ضابطہ لفظ اللہ کا ہمزہ بوقت نداء حذف نہیں ہوتا اور باقی ہر جگہ حذف ہو جاتا ہے۔

(مزید تفصیل کاشفہ شرح کافیہ۔ یا غرض جامی دیکھیے)

ضابطہ مراتب تعریف میں اگرچہ مضمرات کو پہلا درجہ حاصل ہے اور اعلام کو دوسرا مگر لفظ اللہ اعرف المعارف ہے اس لیے کہ ہر شیٔ کو تعیین وہیں سے حاصل ہوتی ہے چوتھا لفظ الرحمن ہے۔

فائدہ : لفظ رحمٰن کا اطلاق شرعاً غیر خدا پر ہرگز جائز نہیں ہے۔ البتہ لفظ رحیم کا اطلاق غیر خدا پر جائز ہے کیونکہ آپ کو قرآن مجید میں الرؤف الرحیم فرمایا گیا ہے۔ (طحطاوی)

ضابطہ **غیر منصرف کی ~~تعریف~~ اور پہچان**۔ یاد رکھیں غیر منصرف کی فقط دو قسمیں ہیں۔ باقی سب اسماء منصرف ہیں۔

پہلا قسم علم :اگر علم ہو تو ان چھ اسموں میں سے کوئی ہو تو غیر منصرف ہوگا۔ وہ چھ اسماء یہ ہیں

(۱) مؤنث لفظی یا معنوی ہو جیسے طَلْحَۃُ۔ زَیْنَبُ

(۲) الف ونون زائدتان ہو۔ جیسے عثمان۔ عمران۔ سلیمان وغیرہ

(۳) وزن فعل ہو جیسے احمد۔ یشکر۔ تغلب۔ نرجس

(۴) مرکب منع صرف ہو۔ جیسے بعلبك

(۵) عجمہ ہو۔ جیسے ابراھیم

(۶) عدل ہو۔ جیسے عمر۔ زفر

دوسرا قسم نکرہ : اگر نکرہ ہو تو دیکھیں ان چھ اسموں میں سے کوئی اسم ہو تو غیر منصرف ہوگا ورنہ منصرف۔ اور وہ چھ اسم یہ ہیں۔

(۱) افعل صفتی ہو جیسے احمر

(۲) فعلان صفتی ہو جیسے سکران

(۳) اسم عدد فُعَال یا مَفْعَل کے وزن پر ہو۔ جیسے ثُلٰث مثلث

(۴) الف مقصورہ تانیثی ہو جیسے حبلٰی

(۵) الف ممدودہ زائد ہو جیسے حمراء

(۶) جمع اقصٰی ہو جیسے مساجد۔ مصابیح۔ ان کے علاوہ باقی سب اسماء منصرف ہوتے ہیں۔

ضابطہ غیر منصرف پر الف لام داخل ہو جائے یا اس کی اضافت ہو جائے تو اس غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین داخل ہو سکتی ہے۔ البتہ غیر منصرف۔ منصرف بننے میں اختلاف ہے ۔

پانچواں لفظ الرحیم ہے

ضابطہ ۱۱ :ایک موصوف کی ایک سے زائد صفات ہو سکتی ہیں لیکن صفت کی صفت نہیں ہو سکتی اور ایک موصوف سے زیادہ موصوف نہیں ہو سکتے۔

ضابطہ ۱۲ :صیغہ صفت جہاں بھی آ جائے تو اس کی ترکیب یوں کی جائیگی اس کو فاعل یا

نائب فاعل سے ملا کر پھر اسے ماقبل سے جوڑا جاتا ہے جیسا کہ میر سید شریف نے شرح مفتاح کے اندر لکھا ہے۔لان اسم المفعول وسا ئر الصفات المشتقة مع مرفوعا تها معمو لة . لہٰذا یہ کہنا کہ الرحمن صفت اول ہے اور الرحیم صفت ثانی یہ بات درست نہیں ہے۔ بلکہ اس کو فاعل اور مفعول کے ساتھ جوڑ کر پھر ترکیب کی جائے گی۔ یہاں شرح میں البتہ ہم پہلی ترکیب کو تفصیل سے لائیں گے اور پھر اختصار کیلئے یوں ہی ترکیب کریں گے۔

ترکیب : **بسم الله** کی ترکیب میں (٢١٥٤٢٤) احتمالات ہیں۔جن کو ضوابطہ نحویہ قدۃ العامل میں لکھ دیا گیا ہے۔ یہاں پر جو تین مشہور احتمال ہیں ہم ان کو ذکر کر دیتے ہیں۔

پہلی ترکیب : باء حرف جار لفظ (اسم) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔لفظ (الله) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (الرحمن) صیغہ صفت معتمد بر موصوف یعمل عمل فعله ضمیر در و مستتر معبر بہ (هو) مرفوع محلاً فاعل۔صیغہ صفت اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی ہوا۔پھر موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور لفظاً مضاف الیہ (اسم) مضاف کیلئے۔اور مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے مستعان یاملصق کے اور یہ صیغہ صفت اسم مفعول معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعله ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل۔اور صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم۔جس کے لیے مبتداء مؤخر محذوف ہے جو کہ (تصنیفی) ہے یا (ابتدائی) پھر (تصنیفی) مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف۔یائے ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء مؤخر۔مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

دوسری ترکیب : بسم الله جار مجرور مل کر ظرف لغو یا ظرف مستقر متعلق اقرء یا اشرع فعل مقدر کے۔اور اقرء اور اشرع فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر در و مستتر معبر بہ (انا) مرفوع محلاً فاعل اور فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تیسری ترکیب : بسم الله جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق (متبرکاً) کے ہے اور

متبر کا صیغہ صفت معتمد برذوالحال ضمیر درو مستتر معبر بہ (ھو) مرفوع محلا فاعل۔ پھر صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال ہے اقرء یا ابتدء کی ضمیر سے جو کہ انا ہے۔ اور ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہے اقرء فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: ان تینوں ترکیبوں میں یہ جملہ لفظاً خبریہ ہے لیکن معناً انشائیہ ہے۔ اب تینوں ترکیبوں کے مطابق ترجمہ الگ الگ ہوگا۔

ترجمہ نمبر ۱: اللہ کے نام کی مدد کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔ میرا ابتداء کرنا یا تصنیف کرنا ہے۔

ترجمہ نمبر ۲: ابتداء کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنیوالا ہے

ترجمہ نمبر ۳: ابتداء کرتا ہوں درانحالیکہ برکت حاصل کرنیوالا ہوں اسم جلالت کے ساتھ جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الحمد لله علىٰ نعمانه الشا ملة و آلائه الكا ملة

ترجمہ: تمام تعریفیں ثابت ہیں وہ تعریفیں ثابت جو ہیں واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ تعریفیں جو ہیں تو اوپر اس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے۔ ایسی نعمتیں کہ وہ نعمتیں شامل ہونے والی ہیں۔ وہ نعمتیں اور تعریفیں جو ہیں تو اوپر اس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے۔ ایسی نعمتیں کہ وہ نعمتیں کامل ہونے والی ہیں وہ نعمتیں۔

ضابطہ: لفظ الحمد کے لیے ضابطہ۔ مبتداء کے لئے معرفہ یا نکرہ مخصصہ ہونا ضروری ہے۔ وجوہ تخصیص کے لئے تنویر شرح نحو میر دیکھئے یا کاشفہ شرح کافیہ دیکھئے

ضابطہ لفظ اللہ ظرف ہے اور ظرف کبھی بھی مبتدا واقع نہیں ہوسکتا۔

ضابطہ اگر ایک کلمہ اسم ہو اور دوسرا ظرف ہو تو اسم ہمیشہ مبتداء اور ظرف ہمیشہ خبر ہوگی۔

ضابطہ علی نعمائہ: دو جار مجرور کا ایک متعلق محذوف ہو تو پہلے جار مجرور کو ظرف مستقر اور دوسرے جار مجرور کو ظرف لغو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جب پہلے جار مجرور کا متعلق ظاہر کیا تو گویا وہ

لفظوں میں مذکور ہو گیا۔لھذا دوسرا جار مجرور ظرف لغو ہو جائیگا۔

ضابطہ : اگر کسی اسم کے بعد ضمیر آ جائے تو وہ مضاف مضاف الیہ بنتا ہے۔

ضابطہ نعماء اسم جمع ہے۔جمع نہیں۔اس لیے کہ جمع وہ ہوتی ہے جس کے لئے افراد ضروری ہوں جیسے جاء نی رجال کے معنی ہیں جاء نیرجل - رجل- رجل -الخ اور نعماء ایسا نہیں کہ اس میں نعمة ونعمة و نعمة کے معنی ملحوظ ہوں۔بلکہ ایک ہو یا زیادہ

ضابطہ الشاملة اگر جمع مکسر کو بتاویل جماعۃ کر دیا جائے تو اس کی صفت واحدہ مؤنثہ آ سکتی ہے جیسے نعمائہ بتاویل جماعۃ موصوف الشاملة واحدہ مؤنثہ اس کی صفت ہے۔

ضابطہ الائہ الکاملة . معطوف کی پہچان تو آسان ہے کیونکہ وہ حرف عطف کے بعد ہوتا ہے۔ البتہ معطوف علیہ کی پہچان ذرا مشکل ہے۔جس کے لیے ضابطہ یہ ہے کہ اگر معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ پر رکھ دیا جائے تو معنی میں کسی قسم کا فساد نہ آئے تو یہ عطف صحیح ہوگا۔ جیسے نعمائه الشاملة وآلآئه الکاملة

ضابطہ نعمائه۔اگر کسی اسم کے بعد ضمیر آ جائے تو ان کا آپس میں مضاف۔مضاف الیہ والا تعلق ہوتا ہے۔

فائدہ: نعمائه الشاملة سے مراد خدا تعالےٰ کی وہ نعمتیں ہیں جو تمام مخلوق پر ہیں آلآئه الکاملة سے مراد خدا تعالےٰ کی وہ نعمتیں ہیں جو فقط انسانوں پر ہیں یا اول سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو نوع انسانی کو شامل ہیں اور دوسری سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو مؤمنین پر ہیں۔

فائدہ: الحمد لله. اس جملہ میں باری تعالےٰ کی حمد بلیغ انداز میں بیان کی گئی ہے اور یاد رکھیں قرآنی عبارت میں مضمرات ہیں مکنونات ہیں ان کو اردو میں کما حقہ نقل کرنا دشوار ہے البتہ اس کی بلاغت اور فصاحت اور جامعیت کی طرف اس ترجمہ میں خوب اشارہ کیا گیا ہے۔

کل حمد من الازل الی الابدمن ای حامد من خالق او من مخلوقه مختص لله تعالی۔

اس میں تین تعمیمیں اور ایک تخصیص ہے۔ پہلی تعمیم: ترک فاعل سے حاصل ہوئی ہے۔ اور دوسری تعمیم لام استغراق سے تیسری تعمیم اسمیت جملہ سے مفہوم ہے اور تخصیص لام سے حاصل ہے

ترکیب: الحمد): مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ لام حرف جار۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً۔ اور جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثابت کے۔ علی نعمائه الشاملة = علی حرف جار (نعماء) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ پھر مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف الشاملة۔ صیغہ صفت معتمد بر موصوف یعمل عمل فعلہ ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ اور صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ.

﴿وآلائه الكاملة﴾۔ واؤ عاطفہ (الآء) مجرور لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ اور مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف (الکاملۃ)۔ صیغہ صفت معتمد بر موصوف۔ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً فاعل۔ اور صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر معطوف۔ پھر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور برائے علی جار۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ثابت۔ اور ثابت صیغہ صفت اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ اور مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

فائدہ: یہ جملہ بھی لفظاً خبریہ اور معناً انشائیہ ہے۔

والصلوٰة على سيد الانبياء محمد ن المصطفىٰ وعلىٰ اٰله المجتبىٰ

ترجمہ: اور رحمت نازل ہو وہ رحمت نازل جو ہو تو اوپر انبیاء کے سردار کے جو محمد ﷺ ہیں۔ ایسے محمد ﷺ کہ وہ محمد ﷺ چنے ہوئے ہیں وہ محمد ﷺ۔ اور رحمت نازل ہو وہ رحمت۔ نازل جو ہو تو اوپر اس محمد ﷺ کی آل کے۔ ایسی آل کہ وہ آل چنی ہوئی ہے وہ آل۔

ضابطہ (الصلوة) (زكواة) (حيوة) (مشكوة) (ربوا)

یہ پانچ کلمات ایسے ہیں جن میں واؤ لکھی جاتی ہے مگر پڑھی نہیں جاتی۔ اس لئے کہ واؤ۔

الف سے تبدیل ہوتی ہے۔ یہ واؤ لکھنا رسم الخطی کے قاعدہ کے خلاف ہے

ضابطہ علی سید الانبیا۔ ہر جار مجرور کو ظرف کہتے ہیں اور ظرف کمزور چیز ہے جس کو سہارے کی ضرورت ہے اور جس چیز کو سہارا پکڑتی ہے اس کو متعلق کہتے ہیں اور خود ظرف کو متعلَق کہتے ہیں لہذا ہر ظرف کے لئے متعلق کا ہونا ضروری ہے۔

ضابطہ ٢٤: سَیِّد اصل میں سیود تھا بروزن فیعل یہ صیغہ صفت مشبہ کا ہے پھر یا اور وا وٌ جمع ہوگئی۔ تو قویل والے قانون سے واؤ کو یا کردیا اور یا کو یا میں ادغام کردیا تو سَیِّد ہو گیا۔

ضابطہ مضاف الیہ معرفہ ہو تو اس سے مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔

ضابطہ لفظ انبیآء کو نظراً الی المصطفی والمجتبی یعنی سجع بندی کی رعایت کرتے ہوئے مقصور پڑھا جائے گا کیونکہ قصر ممدود بنا بر ضرورت جائز ہے۔

فائدہ: اس عبارت سے حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر کی طرف تلمیح ہے۔

فائدہ: محمد. لفظ محمد باب تفعیل سے ہے اور اسم مفعول ہے اور باب تفعیل کا ایک خاصہ تکثیر بھی ہے بنظر اشتقاق :اس کے معنی ہیں وہ ذات جس کے فضائل محمودہ کثیر ہوں تو آپ

لکل نبی فی الانام فضیلۃ ۔	وجملتها مجموعة لمحمد
ا ری کل مدح فی النبی مقصراً۔	وان بلغ المثنی علیه واقصرا

لا یمکن الثناء کما کان حقه .

بعد از خدا بزرگ توہی قصہ مختصر

ضابطہ القاب کے بعد اگر علم آ جائے تو دو ترکیبیں جائز ہوتی ہیں۔

پہلی ترکیب: وہ علَم لقب سے بدل الکل واقع ہو۔ دوسری ترکیب: علم وہ لقب سے عطف بیان واقع ہو۔

فائدہ: اسم۔ کنیت۔ لقب کی تعریف تنویر شرح نحو میر میں ملاحظہ فرمائیں۔

ضابطہ **بدل کی پہچان**: اردو ترجمہ میں لفظ (یعنی) آتا ہے۔

بدل کی تمام اقسام کی پہچان: اگر بدل اور مبدل منہ کا مصداق ایک ہوتو بدل الکل ہوگا اس کو بدل مطابق بھی کہتے ہیں اور اگر بدل اور مبدل منہ کے مصداق کا جزء ہوتو بدل البعض ہوگا۔ اور اگر بدل اور مبدل کے درمیان کل اور جز کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو بدل الاشتمال ہوگا اور اگر ان کے درمیان مغایرت ہوتو بدل الغلط ہوگا۔

قولہ المصطفی یہ صفت ہے علم (محمد) کی۔

ضابطہ **موصوف صفت کی پہچان**: اگر لفظی معنی کیا جائے تو لفظ (ایسا) (ایسی) (ایسے) آتا ہے۔ اور اگر بامحاورہ معنی کیا جائے تو معنی میں لفظ (جو) آتا ہے۔

قولہ وعلی الہٖ : آل کے معانی (۱) اہل وعیال (۲) پیروکار (۳) دوست

ضابطہ آل: یہ اسم جمع ہے اور اسم جمع کی صفت واحد لانا جائز ہے لہذا المجتبی اس کی صفت ہونا بالکل درست ہے۔

ترکیب : واؤ عاطفہ (الصلوۃ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (علی) حرف جار (سید) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (الانبیاء) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ اور مضاف مضاف الیہ مل کر مبدل منہ (محمد مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (المصطفی) صیغہ صفت معتمد بر موصوف ضمیر در ومستتر معبر بہ ھو راجع بسوئے محمد نائب فاعل۔ صیغہ صفت اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل الکل یا عطف بیان۔ اور پھر مبین عطف بیان سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔

﴿وعلی آلہ المجتبی﴾۔ واؤ عاطفہ (علی) جار (آلہ) مضاف مضاف الیہ [illegible] (المجتبی) : صیغہ صفت معتمد بر موصوف ضمیر در و مستتر معبر بہ ھو راجع بسوئے (آلہ) [illegible] صیغہ صفت اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو متعلق نازِلَۃ" کے۔ صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ ضمیر در و مستتر معبر بہ ھی

مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشیخ الامام افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه

ترجمہ : یقین کرتو اے طالب علم اس بات کا کہ تحقیق عوامل درانحالیکہ اعتبار کیے گئے ہیں وہ عوامل۔ اعتبار جو کیے گئے ہیں تو نحو میں درانحالیکہ بنائے گئے ہیں وہ عوامل بنائے جو گئے ہیں تو اوپر اس ترتیب کہ (جس پر) جمع کیا شیخ نے۔ ایسا شیخ کہ امام۔ ایسا شیخ کہ جہاں کے علماء کا افضل وہ شیخ جو عبد القاہر ہے۔ ایسا عبد القاہر کہ بیٹا عبد الرحمٰن کا۔ ایسا عبد الرحمٰن کہ جرجان کا رہنے والا یا ایسا عبد القاہر کہ جرجان کا رہنے والا۔ سیراب کرے اللہ تعالیٰ اس کی مٹی (قبر) کو اور بنائے وہ اللہ تعالیٰ جنت کو ٹھکانہ اس کا۔ سو عامل ہیں از روئے عامل کے۔

ضابطہ اگر اعلم بمعنی (دانستن) ہو تو متعدی بہ یک مفعول۔ اگر بمعنی یقین ہو تو متعدی بہ دو مفعول ہوتا ہے۔ پھر کبھی دو مفعول الگ الگ ہوتے ہیں اور کبھی ایک مفعول قائم مقام دو مفعولوں کے ہوتا ہے۔ یہ خصوصاً اس وقت جبکہ اس کے بعد اَنْ ہو۔ جیسے یہاں پر اَن العوامل

ضابطہ **اِنَّ اور اَنَّ کی پہچان** جہاں مفرد کی ضرورت ہو وہاں ان مفتوح پڑھا جائے گا اور اگر جملہ کی ضرورت ہو تو وہاں ان مکسور پڑھا جائے گا اور جس جگہ دونوں درست ہوں تو وہاں دونوں پڑھنا جائز ہے۔ اور یہ بات کہ کتنی جگہ اَنَّ مفتوح پڑھنا ہے اور کتنی جگہ ان مکسور پڑھنا ہے یا دونوں جائز ہیں تو تنویر صفحہ ۵۲۔۵۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: فواعل جمع فاعلة کی بھی آتی ہے اور فاعل کی بھی۔ یہاں فاعل کی جمع ہے۔ اس لیے کہ جب فاعل مذکر غیر عاقل ہو تو اس کی جمع قیاسی طور پر فواعل آتی ہے۔ جس کے

لیے مؤید شارح کی یہ عبارت ہے سبعة عوامل. جس سے پہلے ضابطہ گزیں ثلاثہ سے عشر تک ان کی تمیز خلاف قیاس آتی ہے یعنی اگر تمیز مذکر ہو تو عدد مؤنث لایا جاتا ہے۔ اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد مذکر لایا جاتا ہے۔ شارح کا اسم عدد کو مذکر لانا اس پر دال ہے کہ عوامل جمع ہے عامل کی۔ اگر عاملة کی ہوتی تو پھر سبع عوامل لایا جاتا۔

ضابطہ فی النحو علی ما الفه : معرفہ کے بعد ظرف مستقر ہو تو حال واقع ہوتا ہے اور اگر نکرہ کے بعد ہو تو صفت واقع ہوتا ہے۔

ضابطہ ایک ذوالحال سے دو حال واقع ہوں تو ان کو حالین مترادفین کہتے ہیں اور اگر دوسرا حال پہلے حال کی ضمیر سے ہو تو ان کو حالین متداخلین کہتے ہیں (کما فی التنزیل فخرج منها خائفاً یترقب) اس میں دونوں بنانا جائز ہیں۔

ضابطہ موصول صلہ مل کر جملہ کی جزء تو بنتے ہیں لیکن پورا جملہ ہرگز نہیں

قوله الشیخ :لفظ (**شیخ**) کے تین معنی ہیں (۱) لغوی (۲) عرفی (۳) شرعی

شیخ لغوی :پیر۔ خواجہ. انسان کے درجات (۱)۔ ماں کے پیٹ میں ہو تو جنین

(۲)۔ بعد از تولد رضیع (۳)۔ بعد از رضاعت بلوغ تک صبی

(٤)۔ بلوغت سے چالیس سال تک شباب (٥)۔ چالیس سال سے پچاس سال تک کھول

(٦)۔ اکاون سے اسی سال تک شیخ۔ اکیاسی سے موت تک شیخ لغوی ہوتا ہے۔

شیخ عرفی :من کان له مهارة کاملة فی فن من الفنون ولو کان شاباً . کتب نحویہ اور معانی اور بیان میں لفظ شیخ سے مراد یہی عبدالقاہر ہوتے ہیں۔ اصطلاح صوفیہ میں شیخ کہتے ہیں من یحی العظام وهی رمیم .

شیخ شرعی :من یحی السنة و یمیت البدعة ویکون افعاله وا قواله حجةً للناس۔ یہاں شیخ عرفی مراد ہے کیونکہ جرجانی متعصب معتزلی تھے۔

فائدہ: امام بروزن فعال ہے یعنی ما یؤتم به جس کی پیروی کی جائے۔

ان کی مراد ہے امام نحو میں۔ فلسفہ میں امام رازیؒ۔ جیسے تصوف میں امام غزالیؒ۔ حدیث میں امام بخاریؒ اور فقہ میں امام اعظمؒ۔

ضابطہ افضل العلماء الانام پہلا اسم الف لام سے خالی ہو اور دوسرے پر الف لام ہو تو یہ مضاف مضاف الیہ ہوتے ہیں۔

ضابطہ اگر دو اسم نکرہ کے بعد معرف باللام آجائیں تو پہلے دونوں اسم معرفہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا افضل کا معرفہ کی صفت بننا بالکل درست ہے۔

قولہ عبد القاهر بن عبد الرحمن ماقبل والا ضابطہ یہاں بھی منطبق کریں۔

ضابطہ لفظ ابن دو علموں کے درمیان آجائے تو پہلا علم صفت اور مابعد یعنی دوسرا علم مضاف ہوتا ہے۔

ضابطہ الفظ ابن کا ہمزہ کتابت میں حذف کرنے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) دو علموں کے درمیان ہو (۲) پہلے کی صفت ہو (۳) سطر کے شروع میں نہ ہو۔

قولہ الجرجانی: جرجانی اسم منسوب ہے۔

اسم منسوب کی تعریف: اسم منسوب وہ اسم ہے جو کسی قوم یا مذہب یا ملک یا شہر وغیرہ کی طرف نسبت کرنے کے لئے آخر میں یائے نسبت کی لائی جاتی ہے۔

ضابطہ متعدد علموں کے بعد اسم منسوب ہو تو تین صورتیں ہوں گی۔ (۱) وہ اسم منسوب پہلے علم کی صفت ہو۔

(۲) وہ اسم منسوب دوسرے علم کی صفت ہو (۳) وہ اسم منسوب دونوں کی صفت ہو۔

ضابطہ احقر نے تنویر میں یہ لکھ دیا ہے کہ اسم منسوب اسم مفعول کی طرح عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے کبھی تو اسم ظاہر کو جیسے کتب ملتانی ابوہ اور کبھی ضمیر کو جیسے کتب ملتانی۔ **قولہ** سقى الله ثراه وجعل الجنة مثواه

فائدہ: هذا دعاء لشيخ على خلاف اعتقاده فان المعتزلين ينكرون عذاب القبر وثوابه۔

ضابطہ یہ دونوں جملے دعائیہ معترضہ ہیں۔ چند مقامات پر ماضی بمعنی مضارع کے استعمال ہوتی ہے۔(املاء الصرف کے مقدمے میں ملاحظہ کریں)

ضابطہ جملہ دعائیہ اکثر ماضیہ خبریہ ہوتا ہے لیکن معنی میں انشائیہ استقبالیہ ہوتا ہے جیسے صلی اللہ علیہ وسلم۔ رضی اللہ عنہ۔ رحمہ اللہ وغیرہ۔

قولہ مائۃ عامل

فائدہ: مائۃ اصل میں "مِئَی" تھا بروزن عِنَبٌ یاء الف ہوکر گرگئی تو اس کے عوض تاء متحرکہ آگئی تو مائۃ ہوگیا۔اور میم کیساتھ الف لکھ دیا جاتا ہے تاکہ لفظ منہ سے التباس لازم نہ آئے۔

فائدہ: لفظ (عامل) مائۃ کے لئے تمیز برائے تاکید ہے اس لئے کہ العوامل کی خبر ہونے کی وجہ سے لفظ (مائۃ) میں ابہام نہیں تھا۔جیسے قرآن مجید میں بھی تمیز برائے تاکید ہے۔ ذرعھا سبعون ذراعاً ۔ میں ذراعاً تمیز برائے تاکید ہے اور بحال قم قائماً میں حال برائے تاکید ہے۔(کمافی الرضی)

ترکیب: اعلم ان العوامل ۔ اعلم ۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب حاضر مجزوم بالسکون ضمیر درو مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل (اَنّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر العوامل منصوب بالفتحہ لفظاً ذوالحال فی النحو جار مجرور۔جار مجرور مل کر متعلق ہے معتبرۃً کے۔

صیغہ صفت معتمد بر ذوالحال ضمیر درو مستتر راجع بسوئے ذوالحال مرفوع محلاً نائب فاعل۔

صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر یہ حال اول العوامل سے۔

﴿علی ما الفہ﴾ علی جار (ما) ۔موصولہ (الف) فعل ماضی معلوم (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (الشیخ) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (الامام) مرفوع بالضمہ لفظاً صفت اول (افضل) مضاف علماء مجرور لفظاً مضاف ثانی (الانام) مجرور بالکسرہ مضاف الیہ۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر پھر مضاف الیہ۔ (افضل) مضاف کا۔مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر صفت ثانی الشیخ کی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبدل منہ

(عبدالقاهر) عبد مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (القاهر) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف

الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف (ابن) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (عبد)

مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف ثانی (الرحمن) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف

مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ابن مضاف کے لئے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ہے

عبدالقاہر کی۔

الجرجانی صیغہ صفت مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر درو مستتر راجع بسوئے موصوف عبدالر

حمن کے۔ موصوف دونوں صفتوں سے مل کر بدل الکل یا عطف بیان الشیخ کے لیے۔

مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل مؤخر (الف) کا۔

(الف) فعل اپنے مفعول مقدم اور فاعل مؤخر سے مل کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ

سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہے مبینۃ کے۔

مبینۃ صیغہ صفت معتمد بر ذوالحال ضمیر درو مستتر معبر بہ ھی راجع بسوئے ذوالحال مرفوع

محلا فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ حال ثانی ہوا۔ اس صورت میں

حالین مترادفین ہونگے یا یہ حال ہے ضمیر معتبرۃ کے تو اس وقت یہ حالین متداخلین ہونگے

العوامل ذوالحال اپنے حالین سے مل کر اسم ہے ان کا

﴿مائة عامل﴾ مائة: مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (عامل) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ

تمیز۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یا ممیز تمیز مل کر خبر ہے اِن کی۔ اَنّ اپنے اسم وخبر سے

مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿سقى الله ثراه وجعل الجنة مثواه﴾ (سقى) فعل ماضی معلوم لفظ (الله) مرفوع

بالضمہ لفظاً فاعل (ثرى) اسم مقصور منصوب تقدیراً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔

مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ

معطوف علیہ۔(واؤ) عاطفہ جعل فعل ضمیر در و مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلاً فاعل (الجنة) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول (مثوی) منصوب تقدیراً اسم مقصور مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف ہوا۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معترضہ انشائیہ ہوا۔

لفظية ومعنوية

ضابطہ اگر پہلے اجمالی طور پر متعدد چیزوں کا ذکر بصورت صیغہ تثنیہ یا جمع کے ہو۔ یا بصورت اسم عدد کے ہو۔ پھر بعد میں اس کی تفصیل کی جائے اس کی چند ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) بدل البعض (۲) خبر محذوف المبتدا (۳) مبتدا، محذوف الخبر (٤) مفعول به فعل محذوف کا۔ اسی وجہ سے ان کو مرفوع۔ منصوب اور مجرور تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

ترکیب : اس عبارت کی سات ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔ پانچ ترکیبیں مرفوع ہونے کی صورت میں اور ایک یک ترکیب منصوب اور مجرور ہونے کی صورت میں۔

پہلی ترکیب : مرفوع ہونے کی صورت میں پہلی ترکیب۔ لفظية مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ واؤ عاطفہ معنویہ مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتدا محذوف کی۔ جو کہ (هیَ) ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب : (لفظية) خبر ہے مبتداء محذوف کی۔ جو کہ (بعضها) ہے۔ بعض مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ اور (معنوية) کی ترکیب بعینہٖ اسی طرح ہوگی۔

تیسری ترکیب : لفظية مرفوع بالضمہ لفظاً مبتدا مؤخر جس کے لئے خبر مقدم ظرف مستقر محذوف ہے جو کہ (منها) ہے تقدیر عبارت یہ ہوگی۔ منها لفظية ومنها معنوية۔

چوتھی ترکیب : (لفظية) ومعنوية۔ یہ دونوں مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ اور

معطوف ہو کر بدل ہیں لفظ (مائة) سے۔

پانچویں ترکیب : یہ معطوف علیہ و معطوف مبتداء مقدم جس کے لئے خبر (منها) مؤخر محذوف ہے۔ باقی رہا نکرہ کا مبتداء ہونا یہ بنا بر مذهب امام سیبویه ہے۔

چھٹی ترکیب : (منصوب ہونے کی صورت میں) لفظية ومعنوية۔ یہ دونوں منصوب با لفتحہ لفظاً معطوف علیہ معطوف بن کر مفعول بہ ہے۔ فعل محذوف (اعنی) کے لئے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

ساتویں ترکیب : (مجرور ہونے کی حالت میں) یہ دونوں مجرور لفظية معنوية بالکسرہ معطوف علیہ معطوف بن کر بدل ہیں۔ لفظ (عامل) سے۔

ترجمہ : ہر ترکیب کے تحت الگ الگ ترجمہ ہوگا۔ (۱) وہ عوامل لفظی اور معنوی ہیں (۲) بعض ان میں سے لفظی ہیں اور بعض ان میں سے معنوی ہیں (۳) ان عوامل میں سے لفظی ہیں اور ان عوامل میں سے معنوی ہیں (۴) سو یعنی لفظی اور معنوی (۵) مراد لیتا ہوں میں لفظی اور معنوی کو (۶) عامل یعنی لفظی اور معنوی ہیں۔

فاللفظية منها على ضربين

ترجمہ : پس لفظیہ درانحالیکہ ہونے والے ہیں وہ لفظیہ ہونے والے جو ہیں تو ان سو سے ثابت ہیں وہ لفظیہ ثابت جو ہیں تو اوپر دو قسموں کے۔

ضابطہ فاء کی چند قسمیں ہیں (۱) فا تفصیلیه جو مجمل کلام کی تفصیل پر لائی جاتی ہے

(۲) فا تفریعیه جو نتیجہ پر لائی جاتی ہے۔

(۳) فا فصیحیه جو شرط مقدر کی جزا پر لائی جاتی ہے۔

(۴) فا جزائیه جو شرط مذکور کی جزا پر لائی جاتی ہے۔

(۵) فا تعلیلیه جو جملہ معلله پر لائی جاتی ہے۔

(٦) فا عاطفه جو دو چیزوں کے درمیان ترتیب بتانے کے لئے لائی جاتی ہے یہاں فا تفصیله ہے

فالسماعية منها احد وتسعون عاملا

ضابطہ کبھی کبھی موصوف حذف کر دیا جاتا ہے اور کبھی صفت بھی اور یہاں پر اللفظیه کے لیے العوامل موصوف محذوف ہے۔

ضابطہ حال فاعل سے ہوتا ہے یا مفعول سے مگر چند چیزیں اور بھی ہیں جن سے حال واقع ہوتا ہے

(۱)۔مبتداء سے زید راکبا حسن۔

(۲)۔مفعول معہ سے جیسے جئتك و زید ا راکبا۔ کفاك وزیدا راکبا۔

(۳) مفعول مطلق سے جیسے ضربت الضرب شدیدا۔

(۴) مجرور بالحرف سے جیسے مررت بهند جالسة

(۵) مجرور بالاضافت بشرطیکہ مضاف مضاف الیہ کی جز ہو۔جیسے ایحب احدکم ان یاکل لحما اخیه میتا یا مضاف الیہ کی جگہ مضاف کو ٹھہرانا درست ہو۔جیسے و اتبع ملة ابراهیم حنیفا۔ اور یہاں پر (منها) ظرف مستقر مبتداء سے حال ہے۔

ترکیب : فا تفصیله (اللفظیة) اسم منسوب معتمد بر موصوف محذوف (العوامل) هی ضمیر درو مستتر مرفوع محلًا نائب فاعل۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر یہ صفت ہے۔ العوامل محذوف کی۔موصوف صفت مل کر ذوالحال (من) حرف جار (ها) ضمیر درو مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر حال ہے۔ذوالحال حال مل کر مبتداء (علی) حرف جار (ضربین) مجرور بالیاء لفظاً۔یہ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے (ثابتة) کے ثابتة صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ۱ مبینه ہوا۔

سماعية وقياسية

ترجمہ : (۱) دو قسمیں جو سماعی اور قیاسی ہیں۔(۲) ایک ان دو قسموں کی سماعی ہے اور دوسری ان دو قسموں کی قیاسی ہے۔(۳) بعض ان دو کی سماعی ہیں اور بعض ان دو کی قیاسی ہیں۔(۴) سما

گی ثابت ہیں وہ سماعی ثابت جو ہیں توان دوقسموں سے اور قیاسی ثابت ہیں وہ قیاسی ثابت جو ہیں ان دوقسموں میں سے (۵) مراد لیتا ہوں میں سماعی کو اور مراد لیتا ہوں میں قیاسی کو۔
اس کی ترکیب بعینه لفظية ومعنوية کی طرح ہے۔ البتہ مرفوع ہونے کی حالت میں۔

فالسماعية منها احد وتسعون عاملا

ترجمہ : پس سماعیہ درانحالیکہ ہونے والے ہیں وہ سماعیہ ہونے والے جو ہیں سو میں یا لفظیہ سے اکانوے ہیں از روئے عامل کے۔

قولہ فالسماعية منها : اس کی ترکیب اور ضوابط کو (فاللفظية منها) پر قیاس کریں۔

ضابطہ ﴿احد وتسعون عاملا﴾ احد عشر سے لیکر تسعة عشرہ تک اسماء عدد کی ترکیب میں حرف عطف مقدر ہوتا ہے۔ احد و عشرون سے لیکر تسع و تسعون تک حرف عطف کا ذکر ضروری ہوتا ہے۔

ترکیب : (فالسماعية منها) ذوالحال حال مل کر مبتداء (احد) مرفوع بالضمه لفظاً معطوف علیہ واؤ حرف عاطفہ تسعون مرفوع بالواؤ لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم عدد مبہم ممیز ناصب عاملاً منصوب بالفتحه لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ مبینہ ہوا۔

فائدہ : افعال ناقصه افعال مقاربه۔ افعال مدح وذم۔ افعال قلوب اگرچہ مطلق فعل میں داخل ہونے کے باعث عوامل قیاسیہ سے تھے۔ مگر بعض احکام میں مطلق فعل سے ممتاز ہونے کی بنا پر عوامل سماعی سے شمار کیا گیا ہے اور اسی طرح اسماء عدد اگرچہ اسم تام ہیں۔ مگر بعض احکام میں تخصیص کی بنا پر سماعی سے شمار کیا گیا ہے۔

والقياسية منها سبعة عوامل

ترجمہ : اور قیاسیہ درانحالیکہ ہونے والے ہیں وہ قیاسیہ ہونے والے جو ہیں توان سو میں سے یا ان لفظیہ میں سے سات ہیں از روئے عامل کے۔

ضابطہ عوامل غیر منصرف ہے اور غیر منصرف کسرہ اور تنوین نہیں آتی اور جر نصب کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔

ترکیب : والقیا سیۃ منہا۔ بتفصیل سابق مبتداء (سبعۃ) اسم عدد مبہم ممیز مضاف۔ عوامل مجرور بالفتحہ لفظاً تمیز مضاف الیہ۔ ممیز تمیز مل کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔

فائدہ: افعال تعجب اور اسم تفضیل کو عوامل قیاسیہ سے شمار نہیں کیا گیا ورنہ عوامل قیاسی سات سے زائد بنتے ہیں۔

والمعنویۃ منہا عددان

ترجمہ : اور معنویہ درانحالیکہ ہونے والے ہیں وہ معنویہ ہونے والے جو ہیں تو ان سو میں سے

ترکیب : والمعنویۃ منہا بتفصیل سابق مبتداء عددان مرفوع بالالف لفظاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف۔

وتتنوع السماعیۃ منہا علی ثلثۃ عشر نوعاً

ترجمہ : اور منقسم ہوتے ہیں سماعیہ درانحالیکہ ہونے والے ہیں وہ سماعیہ ہونے والے جو ہیں تو سو میں سے یا لفظیہ سے منقسم جو ہوتے ہیں تو اوپر تیرہ کے ازروئے نوع کے۔

ضابطہ تتنوع فعل مضارع جب عامل ناصب اور جازم سے خالی ہو تو ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ اور اس کا عامل معنوی ہوتا ہے۔

ضابطہ فعل کی تذکیر و تانیث اور فعل کی توحید و تثنیہ و جمع کے ضوابط تنویر کے صفحہ نمبر ۱۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ضابطہ اعراب کی تین قسمیں ہیں (۱) اعراب لفظی (۲) اعراب تقدیری (۳) اعراب محلی۔ اول دونوں معرب کے ساتھ خاص ہیں۔ جبکہ تیسرا قسم مبنی کے ساتھ۔

ترکیب : واؤ عاطفہ۔ (تتنوع) مرفوع بالضمہ لفظاً فعل مضارع (السماعیۃ) مرفوع

بالضمہ لفظاً ذوالحال۔ (منها) جارمجرورمل کرظرف مستقر ہوکرحال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کرفاعل (علی) حرف جار (ثلثة عشر) مرکب غیر مفیداسم عددمبہم ممیز ناصب (نوعاً) منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور محلاً جارمجرور ملکر ظرف لغو متعلق ہے تتنوع فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

خلاصہ شیخ عبدالقاہر کے نزدیک عوامل کل سو ہیں۔ جن میں سے اٹھانوے سماعی لفظی ہیں دومعنوی ہیں اور عوامل لفظی میں سے اکانوے سماعی ہیں اور سات قیاسی ہیں۔ ان کی تعریفات قدة العامل صفحہ نمبر ۳۸ پر دیکھئے۔ یاد رکھیں دیگر ائمہ نحاۃ کے نزدیک ایسے نہیں والتفصيل فی المطولات۔

﴿النوع الاول﴾

حروف تجر الاسم

ترجمہ : نوع ایسا نوع کہ پہلا حروف ہیں ایسے حروف کہ جو جر دیتے ہیں وہ حروف اسم کو۔

ضابطہ ﴿النوع الاول﴾ صفت حقیقی دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابقت ہوتی ہے۔(۱) اعراب (۲) تعریف وتنکیر (۳) تذکیر وتانیث (۴) افراد۔تثنیہ۔جمع اور صفت بحال متعلق موصوف میں پانچ چیزوں میں سے دو میں مطابقت ہے۔(۱) اعراب (۲) تعریف وتنکیر

ضابطہ (اول) سے مراد وصف ہو یامن تفضیلیہ کے ساتھ مستعمل ہو تو اس وقت غیر منصرف ہوگا اور اگر وصف مراد نہ ہو تو اسم منصرف ہوگا جیسے ماله اول "ولا آخر"۔

ضابطہ ﴿حروف تجر الاسم﴾ جملہ نکرہ کے حکم میں ہونے کی وجہ سے نکرہ کی صفت بن سکتا ہے۔معرفہ کی صفت نہیں بن سکتا۔البتہ معرفہ سے حال واقع ہوسکتا ہے۔البتہ جملہ کے صفت ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں (تنویر صفحہ ۹۵) پر دیکھئے۔

ترکیب : (النوع) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (الاول) صیغہ صفت مرفوع بالضمہ لفظاً معتمد بر موصوف یعمل عمل فعله ضمیر درو مستتر معبر بہ بھو راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً فاعل صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر۔موصوف صفت مل کر مبتداء (حروف) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (تجر) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً صفت (هی) ضمیر درو مستتر راجع بسوئے حروف مرفوع محلاً فاعل الاسم منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صفت۔موصوف اپنی صفت سے مل کر مرکب توصیفی ہو کر خبر مبتداء۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

قوله فقط : **ترجمہ** : پس بس۔

ضابطہ فقط اس میں فا فصیحیہ ہے جس سے پہلے مقام کے مناسب شرط مقدر ہوتی ہے اور (قط) ہمیشہ جزاء ہوتی ہے۔

فائدہ: لفظ (قط) کے معنی میں تین قول ہیں (۱) علامہ زمخشری کے نزدیک اسم الفعل بمعنی امر (فانته) ہے۔

(۲) جمہور کے نزدیک اسم الفعل بمعنی مضارع (یکفی) ہے۔

(۳) بعض کے نزدیک بمعنی (حسب) ہے۔ یادرکھیں پہلی دونوں صورتوں میں جملہ فعلیہ ہوگا اور تیسری صورت میں جملہ اسمیہ ہوگا۔

ترکیب: چونکہ لفظ (قط) کے معنی میں تین اقوال تھے۔ لہذا تراکیب بھی تین ہوں گی۔

پہلی ترکیب: (پہلے قول پر تقدیر عبارت یوں ہوگی) اذا جررت بها فانته عن غير الجر جس کی ترکیب یہ ہے۔ اذا ظرفیہ شرطیہ غیر جازم (جررت) فعل بفاعل (بها) جار ظرف لغو متعلق ہے۔ جررت کے۔ فعل اپنے فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط (فا) جزائیہ (انته) فعل امر حاضر معلوم ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل (عن) حرف جار (غیر) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (الجر) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے۔ قط کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء۔ شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

دوسری ترکیب: (دوسرے قول پر تقدیر عبارت یہ ہوگی)

اذا جررت بها فيكفيك الجر (اذا جررت بها) کی وہی ترکیب ہے۔ (فا) جزائیہ (یکفی) فعل مضارع مرفوع بالضمہ تقدیراً۔ کاف ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ مقدم مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل موخر۔ فعل اپنے مفعول بہ مقدم اور فاعل موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزائیہ اور شرط و جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تیسری ترکیب: (تیسرے قول پر تقدیر عبارت یہ ہوگی) اذا جررت بها فحسبك الجر۔

(فا) جزائیہ (حسب) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ك) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء (الجر) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء۔ شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

وتسمى حروفاً جارة

ترجمہ : اور نام رکھے جاتے ہیں وہ حروف ایسے حروف کہ جر دینے والے ہیں وہ حروف۔

ترکیب : واو عاطفہ (تسمی) فعل مضارع مرفوع تقدیراً (ھی) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے حروف مرفوع محلاً نائب فاعل (حروفا) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (جارۃ) صیغہ صفت معتمد بر موصوف یعمل عمل فعلہ (ھی) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے حروف مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہے (حروفاً) کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

وھی سبعة عشر حرفاً

ضابطہ حروف معانی اور حروف مبانی تذکیر و تانیث میں دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے یہاں پر حروفا کو مذکر اعتبار کرتے ہوئے سبعة کیساتھ تاء کی زیادتی کی ہے البتہ تانیث اغلب ہے۔

ترکیب : واو عاطفہ (ھی) ضمیر راجع بسوئے حروف مرفوع محلاً مبتداء (سبعة عشر) اسم عدد مبہم ممیز ناصب (حرفا) منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الباء للالصاق

ترجمہ : (۱) سترہ جو باء وغیرہ ہیں (۲) پہلا ان سترہ کا باء ہے (۳) بعض ان کا سترہ کا باء ہے (۴) باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو ان سترہ میں سے۔ (۵) مراد لیتا ہوں میں باء کو باء

ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو واسطے الصاق کے۔

ضابطہ حروف جارہ میں سے پانچ حروف یک حرفی ہیں۔ (ب۔ ت۔ ک۔ ل۔ و) ان کو معرف باللام تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً الباء۔ الکاف وغیرہ۔ اور دو حرفی اور اس سے زائد حروف والے کو غیر معرف باللام تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے من۔ الی وغیرہ۔

اس ترکیب میں سات احتمال ہیں۔

پہلی ترکیب : (الباء) مرفوع بالضمہ لفظاً بدل ہے۔ (سبعة عشر) سے۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہے ھی مبتداء محذوف کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب : (الباء) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ (ل) لام حرف جار (الصاق) مجرور بالکسر لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثابت کے۔ (ثابت) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ (ھو) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب : (الباء) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو (احدھا) یا (بعضھا) ہے۔ پھر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ (الباء) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر جس کے لیے (منھا) ظرف مستقر خبر مقدم ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہے۔

چوتھی ترکیب : (الباء) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر جس کے لیے (منھا) ظرف مستقر خبر مقدم ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہے۔

پانچویں ترکیب : (منھا) ظرف مستقر خبر مؤخر ہے۔ (الباء) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مقدم۔

چھٹی ترکیب : (الباء) مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال (للالصاق) ظرف مستقر متعلق

ہے۔ کائنا کے (کائنا) اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء نحو مررت بزید مرکب اضافی خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ساتویں ترکیب : (الباء) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لئے۔ اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

تنبیہ اسی طرح جتنے حروف جارہ بعد میں آرہے ہیں۔ جمل جیسے اللام للاختصاص وغیرہ میں یہی سات ترکیبی احتمالات جاری ہوں گے۔ یہاں پر یاد کرلیں آئندہ اختصار ہوگا۔

للالصاق: اس میں ترکیبی احتمالات پانچ ھیں۔

تنبیہ الباء کے جتنے معنی آرہے ہیں۔ مثلاً لتعلیل۔ لتعدیہ وغیرہ۔ سب میں یہ پانچوں احتمالات جاری ہوں گے۔ اور اسی طرح باقی حروف جارہ کے معانی میں بھی یہ احتمالات ہونگے۔

وھو اتصال الشیء بالشئ اماحقیقۃ نحو بہ داء واما مجازا نحومررت بزید

ترجمہ : اور وہ الصاق ملنا ہے ایک شیٔ کا ملنا جو ہے تو ساتھ دوسری چیز کے یا ازروئے حقیقت کے۔ مثال اس کی مثل بہ داء کے ہے اور یا ازروئے مجاز کے مثال اس کی مثل مررت بزید کے ہے۔

ضابطہ ﴿وھو اتصال الشیء﴾ مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہوتی ہے جیسے ضَرْبُ زَیْدٍ کبھی مفعول بہ کی طرف جیسے ضَرْبَ الرِّقَابِ۔ اگر اضافت فاعل کی طرف ہو تو وہ لفظاً مجرور مضاف الیہ اور مرفوع محلاً فاعل ہوتا ہے۔ مفعول بہ کی طرف اضافت ہو تو لفظاً مجرور مضاف الیہ محلاً منصوب مفعول بہ۔ یہاں پر (الشیء) لفظاً مجرور مضاف الیہ ہے اور مرفوع محلاً فاعل ہے

ضابطہ چند اسماء ایسے ہیں۔ جن کے دو اعراب ہیں۔ مثلاً حروف مشبہ بالفعل اور لائے نفی جنس کا اسم۔ افعال ناقصہ اور ما ولا المشبتھین بلیس کی خبر۔ منادی غیر منصوب۔ مصدر کا

فاعل یا مفعول جب کہ مضاف الیہ ہو وغیرہ۔

ضابطہ ﴿اما﴾ (اِمّا) عاطفہ اور (اَمّا) شرطیہ کی پہچان کا پہلا طریقہ۔ اگر جواب میں فاء ہو تو اَمّا شرطیہ ہوگا اور اگر نہ ہو تو اما عاطفہ ہوگا۔ دوسرا طریقہ۔ اگر اس کے بعد ایک اور اِمّا ہو یا (او) ہو تو اِمّا عاطفہ ہوگا۔ اور اگر نہیں تو (اَمّا) شرطیہ ہوگا جیسے اما الذین سعدوا ففی الجنۃ۔ اما حقیقۃ واما مجازاً۔ اس کی مشق خوب کرلیں۔

ضابطہ اِمّا اگر تکرار کے ساتھ ہو۔ پہلا بغیر واو کے اور دوسرا واو کے ساتھ تو پہلے (اِمّا) کو تردیدیہ تفصیلیہ کہتے ہیں اور دوسرے کو عاطفہ کہتے ہیں اور واو زائدہ ہوتی ہے جو کہ اِمّا عاطفہ کے لیے شرط ہے

ترکیب : واو عاطفہ (ھو) ضمیر راجع بسوئے الصاق مرفوع محلا مبتداء۔ (اتصال) مرفوع بالضمہ لفظا مضاف (الشیٔ) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ اور مرفوع محلا فاعل (بـا) حرف جار (الشیء) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو متعلق ہے اتصال کے۔ اتصال مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر ممیز۔ (اما) تردیدیہ (حقیقۃ) منصوب بالفتحہ لفظاً معطوف علیہ واو زائدہ (اما) عاطفہ (مجازا) منصوب بالفتحہ لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے ملکر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ضابطہ لفظ (نحو) اپنے مضاف الیہ سے مل کر ہمیشہ خبر ہوتا ہے۔ مبتداء محذوف کے لئے جو کہ (نحوہٗ) ہوتا ہے۔ یا مفعول بہ ہوتا ہے اعنی فعل مقدر کے لئے۔

ضابطہ جب فعل اور حروف اور جملہ سے مراد لفظ ہو اور معنی نہ ہو تو اس پر اسم کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ یعنی مبتداء مضاف الیہ وغیرہ بن سکتا ہے۔ اور اس کو اسم تاویلی کہتے ہیں۔ البتہ ترکیب میں مفرد کو یوں تعبیر کیا جائے گا. بتاویل ھذا اللفظ اور جملے کو بتاویل ھذا الترکیب۔ لہذا بہ داء کا جملے کا مضاف الیہ ہونا درست ہوا۔

ضابطہ اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱)۔ اسم حقیقی (۲)۔ اسم حکمی (۳)۔ اسم تاویلی۔ جس

کی تفصیل (ضوابط نحویه) صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

قوله بہ داء

ضابطہ جہاں پر جملہ کی ایک جز ظرف ہو۔ دوسری جز اسم۔ اگر اسم مقدم ہو اور ظرف مؤخر ہو جیسے (زید فی الدار) تو اسم مبتداء ہوگا اور ظرف خبر ہوگی اور اگر ظرف مقدم ہو اور اسم مؤخر ہو۔ جیسے (بہ داء) تو بصریین کے نزدیک وہی ترکیب ہوگی اور کوفین کے نزدیک ظرف مستقر کے لئے بعد والا اسم۔ فاعل ہوگا۔ اور یہ جملہ ظرفیہ ہوگا۔

ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (بہ) ظرف (داء) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ بن کر بتاویل هذا التركيب مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے۔ (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ یہ ترکیب علی مذہب الکوفیین ہے۔ اور بصریین اس کی ترکیب یوں کرتے ہیں۔ (بہ) جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے (ثابت) کے۔ (ثابت) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم (داء) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر. مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل هذا التركيب کہ (نحوہ) مضامضافف الیہ نحو کے لئے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے۔ مبتداء محذوف کی۔ جو ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ضابطہ ﴿نحو مررت بزید﴾ فعل لازمی کو عموماً امور اربعہ میں سے کسی ایک کے ساتھ متعدی کیا جاتا ہے۔

(۱)۔ باب لازمی کو باب افعال کی طرف نقل کرنے سے۔ جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ

(۲)۔ باب تفعیل کی طرف نقل کرنے سے۔ جیسے عَظُمَ سے عَظَّمَ۔

(۳) یا بواسطہ حرف جر کے متعدی کیا جاتا ہے۔ جیسے اَعْرِضْ عَنِ الرَّذِيلَة وَتَمَسَّكْ بالفضيلة

(۴)۔باب مفاعلہ سے بھی۔اور یہاں پر تیسری صورت ہے

ضابطہ ماضی معلوم کے مخاطب اور متکلم کے صیغوں کو بوقت ترکیب فعل بافاعل سے تعبیر کیا جاتا ہے سوائے افعال ناقصہ کے۔

ای التصق مروری بمکان یقرب منه زید

ترجمہ : یعنی مل گیا گزرنا میرا یعنی ہو گیا تو مکان کے ساتھ۔ایسا مکان کہ قریب ہے۔قریب جو ہے تو اس مکان سے زید۔

ضابطہ مفسَّر اور مفسِّر کا اعراب ایک ہوتا ہے۔

ضابطہ جملہ مفسِّرہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)۔بغیر حرف تفسیر کے ہو جیسے هل ادلکم علی تجارة ...... تؤمنون بالله ۔

(۲)۔ (ای) حرف تفسیر کے ساتھ ہو جیسے: ان زیدا قائم ای حققت قیام زید۔

(۳)۔(أن) حرف تفسیر کے ساتھ۔جیسے: اوحینا الیه ان اصنع الفلك۔

﴿نحو مررت بزید﴾ اس میں ترکیبی چار احتمال ہیں۔

پہلی ترکیب :(نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (مررت) فعل بافاعل (با) حرف جار (زید) مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے فعل کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہو کر اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔جو کہ نحوہ ہے۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو مررت بزید۔یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔(اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔(انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للالصاق خبر مقدم۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للالصاق ظرف کے لئے۔

﴿ای التصق مروری بمکان یقرب منه زید﴾

(ای) حرف تفسیر (التصق) صیغہ فعل ماضی معلوم (مرور) مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف (ی) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ (با) حرف جار (مکان) بالکسرہ لفظاً موصوف۔ (یقرب) فعل مضارع معلوم مرفوع بالضمہ لفظاً (من) حرف جار (ہ) ضمیر راجع بسوئے مکان مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یقرب کے۔ (زید) مرفوع بالضمہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل ھذا التر کیب صفت ہے (مکان) کی۔ موصوف اپنی صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے التصق کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ہے جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّرہ۔ مفسَّر اپنے مفسِّر سے مل کر بتاویل ھذا التر کیب یہ مضاف الیہ نحو کے لئے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے۔ نحوہ بتفصیل سابق مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وللاستعانة نحو كتبت بالقلم

ترجمہ : اور باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو واسطے مدد طلب کرنے کے۔ مثال اس کی مثل کتبت بالقلم کے ہے۔

ضابطہ اگر بواسطہ عطف کے مبتداء کی متعدد خبریں ہوں۔ یا فعل کے متعدد مفعول یا صلہ جات ہوں۔ تو معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان طویل فاصلہ ہو تو عطف کے دو طریقے ہیں (۱)۔ عطف المفرد علی المفرد (۲)۔ عطف الجملة علی الجملة۔ اس مقام میں الباء مبتداء ہے۔ آگے للالصاق وللاستعانہ وغیرہ خبریں ہیں۔ پس عطف کے دو طریقے ہوں گے۔ (۱)۔ للاستعانہ کا عطف ہو للالصاق پر اور بواسطہ عطف کے خبر ہو الباء کی تو اس صورت میں عطف المفرد علی المفرد ہے۔

(۲)۔ (للاستعانہ) اپنے متعلق محذوف کے ساتھ مل کر خبر ہے۔ مبتداء محذوف کی۔ جو الباء ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ معطوف ہے جملہ الباء پر۔

للاستعانہ کی ترکیب میں (للالصاق) کی طرح پانچ احتمال ہیں۔

پہلی ترکیب : واوعاطفہ (للاستعانہ) جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے۔ مختص یا ثابت کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (الباء) ہے

دوسری ترکیب : (للاستعانہ) ظرف مستقر معطوف اول ہے للالصاق کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ (الباء) ہے۔

تیسری ترکیب : (للاستعانہ) ظرف مستقر متعلق ہے کائنًا کے۔ کائنا اپنے متعلق سے مل کر بذریعہ عطف حال ہے الباء ذوالحال سے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء۔ نحو کتبت بالقلم۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

چوتھی ترکیب : (للاستعانہ) ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم اور نحو کتبت بالقلم۔ مرکب اضافی مبتداء مؤخر ہے۔ مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

پانچویں ترکیب : (للاستعانہ) جار مجرور مل کر ظرف۔ (نحوُ کتبت بالقلم) مرکب اضافی فاعل ہوا ظرف کا۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ۔

﴿**نحو کتبت بالقلم**﴾ اس میں ترکیبی چار احتمال ہیں۔

چھٹی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (کتبت) فعل با فاعل (با) حرف جار (القلم) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ نحوہ ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو کتبت بالقلم:۔ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے اعنی) فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للا ستعانۃ خبر مقدم۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للا ستعانۃ ظرف کے لئے۔

وقد تکون للتعلیل نحو قولہٖ تعالیٰ انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل

ترجمہ : اور کبھی کبھی وہ باء ثابت ہے۔ وہ باء ثابت جو تو واسطے علت بیان کرنے کے۔ مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تحقیق ظلم کیا تم نے اپنے نفسوں پر جو کیا تو بسبب بنانے تمہارے بچھڑے کو معبود۔

فائدہ : اس باء تعلیلیہ کو باسببیہ بھی کہتے ہیں اور سبب کبھی عادی ہوتا ہے۔ جیسے اس آیت میں ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون اور کبھی حقیقی جیسے اس حدیث میں من ید خل احدکم الجنۃ بعملہٖ۔ اس سے آیت اور حدیث کا تعارض دفع ہوا اور تطبیق ہوگی۔ کہ اثبات اور نفی کا محل ایک نہیں۔

ضابطہ ﴿ تکون ﴾ افعال میں سے فقط فعل مضارع معرب ہوتا ہے۔ جبکہ نون تاکید اور نون مؤنث سے خالی ہو۔

ضابطہ ﴿تعالی﴾ اگر کلام عرب میں یہ (قول) کا لفظ آجائے تو ترکیب یہ ہوگی۔ (قول) مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً ذوالحال. تعالیٰ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ یہ جملہ فعلیہ بن کر حال ہے اور ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہے قول کے لئے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ قول ہوگا اور بعد والا جملہ مقولہ ہوگا۔ اور اگر کقولہٖ

تعالٰی آجائے تو اس سے پہلے ھو یا مثالہ مبتداء محذوف ہوگا۔ اور اگر قال اللہ تعالٰی آجائے تو لفظ اللہ ذوالحال اور تعالٰی یہ جملہ حال ہوگا۔

ضابطہ مقولہ ہمیشہ مفعول بہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

ضابطہ ﴿باتخاذکم﴾ مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے۔ جس میں زمانے کی شرط نہیں۔ مصدر کے عمل کے لئے چھ شرطیں ہیں۔ (۱)۔ مفرد ہو (۲)۔ مفعول مطلق نہ ہو (۳)۔ ضمیر نہ ہو (۴)۔ خبر نہ ہو (۵)۔ تائے وحدت بھی نہ ہو (۶) فاصلہ بھی نہ ہو۔ یہاں پر اتخاذ افعال تصییر کا مصدر ہے جو دو مفعولوں کا تقاضا کرتا ہے۔ لیکن یہاں ایک محذوف ہے۔

ضابطہ ﴿انفسکم﴾ کبھی تاکید معنوی کے الفاظ غیر تاکید بھی واقع ہوتے ہیں یعنی حسب عامل فاعل یا مفعول یا مبتداء خبر وغیرہ واقع ہوتے ہیں جیسے یہاں پر۔

ترکیب : واو عاطفہ (قد حرف تعلیل (تکون) فعل از افعال ناقصہ۔ رافع اسم ناصب خبر (ھی) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً اسم ہے تکون کا۔ (لام) حرف جار (تعلیل) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے کائنۃ یا ثابتۃ کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر یہ خبر ہے تکون کی۔ تکون اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ نحو قولہ تعالٰی انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل ﴾۔

ترکیب : نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ (قول) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی۔ (ہ) ضمیر مجرور محلاً ذوالحال (تعالٰی) فعل ماضی معلوم (ھو) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہے لفظ قول کے لئے۔ قول اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول۔ ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (کم) ضمیر منصوب محلاً اسم ہے۔ ان کا۔ ظلمتم فعل با فاعل۔ (نفس) منصوب بالفتحہ لفظاً (کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا ظلمتم کے لیے۔ با حرف جار (اتخاذ) مصدر متعدی بدو مفعول مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (کم) ضمیر مجرور محلا

مضاف الیہ۔ مرفوع معنیً فاعل۔ العجل منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول (الٰھا) مفعول ثانی محذوف ہے۔ اتخاذ مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے ظلمتم کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہے نحو کے لئے۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے۔ یا منصوب ہو کر مفعول بہ ہے اعنی فعل محذوف کے لئے۔ یہ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

فائدہ مصاحبت کی دو علامتیں ہیں:

(۱) باء کی جگہ لفظ مع بولا جائے۔ تو معنی کا حسن باقی رہے

(۲)۔ یہ کہ مدخول باء سے صفت کے صیغہ اخذ کر کے حال قرار دیں۔ تو باء اور اس کے مدخول سے استغناء حاصل ہو جائے۔ جیسے قد جاء کم الرسول بالحق۔ میں اگر (بالحق) کی جگہ مع الحق یا محقاً رکھ دیں تو حسن معنی باقی رہتا ہے **وللا ستعانة نحو کتبت با لقلم**

وللمصاحبة

ترجمہ : اور باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو واسطے مصاحبت کے۔

ترکیب : اس کی ترکیب بعینہٖ وقد تکون للتعلیل والے جملے کی طرح ہوگی اور چونکہ للمصاحبة کا عطف للتعلیل پر ہو رہا ہے۔ لہذا تقدیر عبارت اس طرح ہوگی۔

قد تکون الباء للمصاحبة.

نحو اشتریت الفرس بسرجه

ترجمہ : مثال اس کی مثل اشتریت الفرس بسرجه کے ہے۔ خریدا میں نے گھوڑے کو۔ خریدا جو تو ساتھ اس گھوڑے کی زین کے۔

﴿نحواشتریت الفرس بسرجه﴾ اس میں ترکیبی چار احتمال ہیں۔

پهلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (اشتریت) فعل بافاعل (الفرس) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ (با) حرف جار (سرج) مجرور بالکسرہ مضاف ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے۔ فعل اشتریت کے۔ فعل اپنے فاعل۔ مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتا ویل ھذا التر کیب یہ مضاف الیہ ہے نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء کی جو کہ نحوہ ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو اشتریت الفرس بسرجه۔ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للا ستعانۃ خبر مقدم۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للا ستعانۃ ظرف کے لئے۔

﴿وللتعدية نحو قوله ذهب الله بنورهم ونحو ذهبت بزيد اى اذهبته﴾

ترجمه : اور باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو واسطے متعدی کرنے کے۔ مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ۔ لے گیا اللہ تعالیٰ۔ نے ان کے نور کو۔ اور مثال اس کی مثل ذهبت بزيد کے ہے۔ لے گیا میں لے جو گیا تو زید کو۔ یعنی لے گیا میں اس زید کو۔

ضابطه ﴿وللتعدية﴾ تمام حروف فعل لازمی کو متعدی کر دیتے ہیں۔ لیکن (با) کا تعدیۃ مطلقہ ہوتا ہے۔ **تعديه مطلقه** کا مطلب یہ ہے کہ فعل کے مفہوم میں معنی تصییر کا احداث یعنی فعل لازمی کو متعدی بیک مفعول اور متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول کر دیتے ہیں۔

ترکیب : وللتعدیة کی ترکیب بعینه للمصاحبة کی طرح ہے۔یعنی یہ جار مجرور ظرف مستقر معطوف ثانی بنے گا۔

﴿ نحو قوله تعالٰی ذهب الله بنورهم ﴾

ترکیب : نحو قوله تعالٰی کی ترکیب گزر چکی ہے۔ ذهب لفظاً مضاف هم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منصوب معناً مفعول بہ غیر صریح جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے ۔ذهب کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مقولہ ہوا قول کا۔قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف مثاله کی یا اعنی فعل مقدر کا۔پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ ہوتا اور دوسری میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوگا۔

قوله نحو ذهبت بزید ای اذهبته

ترکیب : نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ذهبت) فعل بفاعل باحرف جار (زید) مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے ذهبت کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسر۔ ای حرف تفسیر اذهبت فعل با فاعل (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ مفسرہ۔مفسر اپنی تفسیر سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا منصوب ہو کر مفعول بہ ہے فعل محذوف اعنی کے لیے۔

وللمقابلة نحو اشتریت العبد بالفرس

ترجمہ : اور باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو واسطے مقابلہ کے۔مثال اس کی مثل اشتریت العبد بالفرس کے ہے۔

ضوابط برائے ضمائر

ضابطہ ضمیر مرفوع متصل یہ ہمیشہ فعل کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔ اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہے۔

(ضَربت۔ ضُربت)

ضابطہ ضمیر مرفوع منفصل یہ ہمیشہ فاعل سے علیحدہ ہوتی ہے اور ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر ہوتی ہے۔ جیسے انا عندك۔ اراغب انت ۔ ما قام الا انا .

ضابطہ ضمیر منصوب متصل یہ ہمیشہ فعل سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور مفعول بہ واقع ہوتی ہے۔ جیسے ضربك یا حروف مشبہ بالفعل سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ترکیب میں اسم واقع ہوتی ہے۔ انك۔

ضابطہ ضمیر منصوب منفصل یہ ہمیشہ فعل سے علیحدہ ہوتی ہے اور مفعول بہ واقع ہوتی ہے۔ جیسے ایاك نعبد .

ضابطہ ضمیر مجرور متصل یہ ہمیشہ حرف جار یا مضاف سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ جیسے (لی غلامی)

للمقابلة کی بھی پانچ تراکیب ھیں۔

پہلی ترکیب : واو عاطفہ (للمقابلة) جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے۔ مختص یا ثابت کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (الباء) ہے۔

دوسری ترکیب : (للمقابلة) ظرف مستقر معطوف ہے للالصاق کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ (الباء) ہے۔

تیسری ترکیب : (للمقابلة) ظرف مستقر متعلق ہے کائنا کے۔ کائنا اپنے متعلق سے مل کر بذریعہ عطف حال ہے الباء ذوالحال سے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء. نحو کتبت

بالقلم ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے ۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

چوتھی ترکیب : (للمقا بلۃ) ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم اور نحو اشتریت العبد بالفرس ۔ مرکب اضافی مبتداء مؤخر ہے۔ مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

پانچویں ترکیب : (للمقا بلۃ) جار مجرور مل کر ظرف۔ نحو اشتریت العبد بالفرس مرکب اضافی فاعل ہوا ظرف کا۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ۔

﴿نحواشتریت العبدبالفرس﴾ اس میں ترکیبی چار احتمال ہیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (اشتریت) فعل بافاعل (العبد) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ (با حرف جار (الفرس) مجرور بالکسرہ لفظاً جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو نحوہ ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو اشتریت العبد بالفرس۔ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے. (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للمقابلۃ خبر مقدم۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للمقابلۃ ظرف کے لئے۔

وللقسم نحو باللہ لا فعلن کذا

ترجمہ : اور باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو واسطے قسم کے۔ مثال اس کی مثل باللہ لا فعلن کذا کے ہے۔ قسم کھاتا ہوں میں قسم جو کھاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی البتہ ضرور بضرور

کروں گا میں اس طرح۔

فائدہ: (با) حروف قسم میں اصل ہے اور قسم کثیر الاستعمال ہونے کی وجہ سے اختصار کے مقتضی ہے۔ اور اختصار فعل کے حذف میں ہے۔ اس لئے اس کا فعل حذف ہوتا ہے۔

ضابطہ (کذا) کی تین اقسام ہیں (۱)۔ جار مجرور (۲) کذا کنایۃ از غیر عدد جیسے یقال للعبد یوم یقیٰمت ا تذکر یوماً کذاوکذا وفعلت کذا وکذا (الحدیث) ان دونوں صورتوں میں تمیز کا تقاضا نہیں کرتا۔

(۳) (کـــذا) کنایۃ از غیر عدد جیسے اس وقت تمیز کا مقتضی ہوتا اور یہ (کـــذا) کبھی تکرار مع العطف ہوتا ہے جیسے ملکت کذا وکذا درھماً یہ کذا اول کی تمیز ہے اور دوسرا کذا تاکید ہے۔ اور کبھی تکرار بدون العطف ہوتا ہے۔

ضابطہ: (کذا) کی ترکیبیں دو طرح ہو سکتی ہیں۔

(۱) کذا اسماء کنایات میں سے ہے اس صورت میں ممیز بنتا ہے اور ما بعد تمیز بنتا ہے پھر ممیز تمیز مل کر ماقبل کے لئے مفعول بہ بنتا ہے۔

(۲) (کاف) علیحدہ ہو اور (ذا) علیحدہ ہو تو اس وقت یہ تشبیہ کے لیے ہوتا ہے اور جار مجرور مل کر فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوتا ہے۔

ضابطہ کبھی کبھی (کذا) پر (ھا) تنبیہ داخل ہو جاتی ہے اس وقت گنتی بیان کرنا مقصود نہیں ہوتی بلکہ کسی خاص کیفیت پر تنبیہ ہوتی ہے۔ جیسے آپ ﷺ نے فرمایا ھـــکـــذا نبعث یوم القیٰمۃ جبکہ دائیں طرف ابوبکر صدیقؓ تھے اور بائیں طرف عمرؓ تھے۔

للقسم کی بھی پانچ تراکیب ھیں۔

پہلی ترکیب: واو عاطفہ (للقسم) جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے۔ مختص یا ثابت کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (الباء) ہے

دوسری ترکیب: (للقسم) ظرف مستقر معطوف ہے للالصاق کے لئے۔ معطوف

علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ (الباء) ہے۔

تیسری ترکیب : (للقسم) ظرف مستقر متعلق ہے کائناً کے۔ کائناً اپنے متعلق سے مل کر بذریعہ عطف حال ہے الباء ذوالحال سے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء. نحو باللہ لا فعلن کذا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

چوتھی ترکیب : (للقسم) ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم اور نحو باللہ لا فعلن کذا۔ مرکب اضافی مبتداء مؤخر ہے۔ مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

پانچویں ترکیب : (للقسم) جار مجرور مل کر ظرف۔ نحو باللہ لا فعلن کذا مرکب اضافی فاعل ہوا ظرف کا۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ۔ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿نحو باللہ لا فعلن کذا﴾ اس میں ترکیبی چار احتمال ہیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (با) حرف جار (اللہ) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا اقسم فعل مقدر کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم (لام) تاکیدیہ ابتدائیہ (افعلن) صیغہ واحد متکلم مؤکد با نون تاکید ثقیلہ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل (کذا) اسم کنایہ منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم جملہ قسمیہ انشائیہ مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ خبر ہے (نحوہ) مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

دوسری ترکیب : نحو اشتریت العبد بالفرس۔ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للقسم خبر مقدم۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للقسم ظرف کے لئے۔

وللا ستعطا ف نحو ارحم بزید

ترجمہ : اور باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو واسطے نرمی طلب کرنے کے۔ مثال اس کی مثل ارحم بزید کے ہے۔ رحم کرتو۔ رحم جو کرتو ساتھ زید کے۔

ضابطہ ضمیر کی پانچ انواع ہیں۔ جن میں سے فقط ایک نوع یعنی ضمیر مرفوع متصل مستتر ہو سکتی ہے۔ اور یہ بھی فعل کے تمام صیغوں میں نہیں۔ بلکہ ماضی کے فقط دو صیغوں میں مستتر ہو سکتی ہے۔

(۱) واحد مذکر غائب۔ فعل

(۲) واحد مونث غائب فعلت میں مستتر ہو سکتی ہے۔

اور مضارع کے پانچ صیغوں میں مستتر ہو سکتی ہے۔

(۱) واحد مذکر غائب یفعل

(۲) واحدہ مونثہ غائبہ تفعل

(۳) واحد مذکر مخاطب تفعل

(۴) واحد متکلم افعل

(۵) جمع متکلم نفعل۔

البتہ صیغہ صفت کے تمام صیغوں میں مستتر ہو سکتی ہے۔

ضابطہ ماضی اور مضارع کے دو صیغے واحد مذکر غائب اور واحد مؤنثہ غائبہ دو صیغے جائز الاستتار ہیں۔ یعنی ان میں ضمیر کا مستتر کرنا جائز ہے۔ واجب نہیں۔ اور مضارع کے تین صیغے۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم واجب الاستتار ہیں یعنی ان میں ضمیر کا مستتر ہونا واجب ہے۔

تنبیہ جحد۔ نفی۔ امر۔ نہی بھی مضارع کے حکم میں ہیں۔ لہذا ارحم میں واجب الاستتار ہے

للاستعطاف کی بھی پانچ تراکیب ہیں۔

پہلی ترکیب : واو عاطفہ (للاستعطاف) جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے۔ مختص یا ثا بت کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (الباء) ہے۔

دوسری ترکیب : (للاستعطاف) ظرف مستقر معطوف ہے للالصاق کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ (الباء) ہے۔

تیسری ترکیب : (للاستعطاف) ظرف مستقر متعلق ہے کا ئنا کے۔ کا ئنا اپنے متعلق سے مل کر بذریعہ عطف حال ہے الباء ذوالحال سے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء. نحو ارحم بزید۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے ۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

چوتھی ترکیب : (للاستعطاف) ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم اور نحو ارحم بزید ۔ مرکب اضافی مبتداء مؤخر ہے۔ مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

پانچویں ترکیب : (للاستعطاف) جار مجرور مل کر ظرف۔ نحو ارحم بزید مرکب اضافی فاعل ہوا ظرف کا۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ۔

﴿ نحو ارحم بزید﴾ اس میں ترکیبی احتمالات چار ہیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (ارحم) فعل بافاعل (با) حرف جار (زید) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے ارحم کے اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے نحوہ مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو ارحم بزید۔ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر درو مستتر

مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للاستعطاف خبر مقدم۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للاستعطاف ظرف کے لئے۔

وللظرفية نحو زيد بالبلد

ترجمه : اور باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے تو واسطے ظرفیت کے۔ مثال اس کی مثل زید بالبلد کے ہے۔ زید ثابت ہے وہ زید ثابت جو ہے تو شہر میں۔

فائده: علامت ظرفیت کی یہ ہے کہ اس کی جگہ (فی) کا لانا درست ہے۔ کبھی ظرفیت مکانیہ کے واسطے جیسے زید فی البلد. کبھی ظرفیت زمانیہ کے لیے۔ جیسے و نجینا هم بالسجر .

ضابطه ظرف لغو ترکیب میں کچھ واقع نہیں ہوتی نہ مسند الیہ۔ نہ مسند اور ظرف مستقر اپنے متعلق کے ساتھ مل کر کبھی ترکیب میں کبھی مسند الیہ بنتی ہے اور کبھی مسند۔

للظرفية کی بھی پانچ تراکیب ھیں۔

پھلی ترکیب : واو عاطفہ (للظرفیة) جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے۔ مختص یا ثابت کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (الباء) ہے

دوسری ترکیب : (للظرفیة) ظرف مستقر معطوف ہے للالصاق کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ (الباء) ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

تیسری ترکیب : (للظرفیة) ظرف مستقر متعلق ہے کائناً کے۔ کائنا اپنے متعلق سے مل کر بذریعہ عطف حال ہے الباء ذوالحال سے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء. نحو زید بالبلد۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے ۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

چوتھی ترکیب : (للظرفیة) ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم اور نحو زید بالبلد۔ مرکب اضافی مبتداء مؤخر ہے۔ مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

پانچویں ترکیب : (للظرفیۃ) جار مجرور مل کر ظرف۔ نحو زید بالبلد مرکب اضافی فاعل ہوا ظرف کا۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ۔

﴿ نحو زید بالبلد﴾ اس میں ترکیبی احتمالات چار ھیں۔

پھلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (با) حرف جار (البلد) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہے مستقر کے۔ مستقر صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے نحوہ مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ۔

دوسری ترکیب : نحو زید بالبلد۔ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در ومستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للظرفیۃ خبر مقدم۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للظرفیۃ ظرف کے لئے۔

(وقد تکون الباء للظرفیۃ).

وللزیادۃ نحو قولہ تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

ترجمہ : اور باء ثابت ہے وہ باء ثابت جو ہے واسطے زیادتی کے۔ مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ۔ اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھوں کو نہ ڈالو جو سبب ہی تو طرف ہلاکت کے۔

فائدہ : زائدہ اس کو کہتے ہیں۔ جس کے حذف کرنے سے کلام کے اصلی معنی میں کوئی خرابی لازم نہ آئے البتہ حروف زائدہ بعض مخصوص قسم کے فوائد مثلاً تاکید کا فائدہ۔ یا فصاحت کی زیادتی۔ یاد رکھیں زائد کے معنی بیکار کے نہیں ہیں۔ اس لئے کہ قرآن حدیث اور فصحاء بلغاء کی

کلام میں کوئی چیز بھی بے معنی بیکار محض نہیں ہے۔

فائدہ: باء زائدہ کے دو صورتیں ہیں۔(۱) قیاسی (۲) سماعی ۔

قیاسی زیادتی :درج ذیل مقامات میں ہوتی ہے۔

(۱)هل استفهامیه کے بعد مبتداء کی خبر میں جیسے هل زید بقائم

(۲)لیس کی خبر میں جیسے لیس زید بقائم

(۳)ماشابہ بلیس کی خبر میں جیسے ما زید بقائم۔

سماعی زیادتی مقامات ذیل میں مسموع ہے۔

(۱)فاعل میں جیسے وکفی بالله شهیدا اور اللہ گواہ کافی ہیں۔

(۲)مفعول بہ میں جیسے ولا تلقو با یدیکم الی التهلکة اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔(۳)مبتداء میں بحسبك درهم ۔آپ کو کافی ہے ایک درہم عند ابن المالك (۴)خبر میں جیسے بحسبك الله ۔ بحسبك خبر مقدم اللہ مبتداء مؤخر ہے اللہ آپ کے لیے کافی ہے (۵)مجرور میں جیسے عما ۔بما ۔ بہ عن ما بہ ہے۔

یادرکھیں: کبھی قسم بلفظ اللہ کے موقع پر با مقدر ہوتی ہے۔جیسے الله لا فعلن کذا (لفظ اللہ کے جر کے ساتھ)اور غیر قسم میں بھی قلت کے ساتھ (با)مقدر ہوتی ہے۔جیسے کیف انت۔ جر کے جواب میں خیرٍ (بالجر)۔

ضابطہ ﴿با یدیکم﴾ حروف جارہ زائدہ فعل یا شبہ فعل وغیرہ کے متعلق نہیں ہوتے۔ کیونکہ فعل یا شبہ فعل وغیرہ کے متعلق اس لیے ہوتے ہیں کہ اس کے معنی کو اپنے مدخول تک پہنچاتے ہیں اور حروف جارہ زائدہ فعل اور شبہ فعل کے معنی کو اپنے مدخول تک نہیں پہنچاتے ہے. کذا فی الجمع الجوامع وشرحه همع الهوامع .

للزیادۃ کی بھی پانچ تراکیب ھیں۔

پہلی ترکیب : واو عاطفہ (للزیادۃ)جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے۔مختص یا

ثابت کے۔صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (الباء) ہے۔

دوسری ترکیب : (للزیادة) ظرف مستقر معطوف ہے للالصاق کے لئے۔معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔جو کہ (الباء) ہے۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

تیسری ترکیب : (للزیادة) ظرف مستقر متعلق ہے کائناً کے۔کائناً اپنے متعلق سے مل کر بذریعہ عطف حال ہے الباء ذوالحال سے۔ذوالحال حال مل کر مبتداء. نحو قولہ تعالٰی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے ۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

چوتھی ترکیب : (للزیادة) ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم اور نحو قولہ تعالٰی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ۔مرکب اضافی مبتداء مؤخر ہے۔مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

پانچویں ترکیب : (للزیادة) جار مجرور مل کر ظرف۔ نحو قولہ تعالٰی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ مرکب اضافی فاعل ہوا ظرف کا۔ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ۔

﴿ نحو قولہ تعالٰی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ﴾
اس میں ترکیبی احتمالات چار ہیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (قول) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی (ہ) ضمیر مجرور محلاً ذوالحال (تعالٰی) فعل ماضی معلوم (ھو) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ حال ہوا۔ (ہ) ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ لفظ قول کیلئے۔لفظ قول اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول ہوا۔ (واؤ) عاطفہ (لائے نہی) کا (تلقوا) فعل با فاعل با حرف جار (ایدی) مجرور بالیا لفظاً مضاف (کم) ضمیر مجرور محلاً

مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے لا تلقوا کے۔(الی) حرف جار (التھلکۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ثانی ہوا فعل کا۔فعل اپنے فاعل اور متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مقولہ ہوا قول کا۔قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہے نحو کے لئے۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے نحوہ مبتداء کی۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو قولہ تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔(انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للزیادۃ خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للزیادۃ ظرف کے لئے۔

فائدہ : واضح رہے کہ مصنفؒ کے بیان کردہ معانی میں حصر نہیں ہے۔بلکہ **باء** دیگر معانی کے لئے بھی آتی ہے ۔

(۱) **بدل** جیسے ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون (یعنی بدل عملکم) تم اپنے عمل کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲) **تفدیہ** جیسے بابی انت و امی یعنی انک مفدی بابی وامی (یعنی جعل ابی وامی فداک) میرے ماں باپ آپ پر قربان۔

(۳) **تجرید** جیسے تغمدۃ اللہ بغفرانہ ۔اللہ تعالےٰ اس کو اپنی مغفرت میں چھپالیں ۔(با) نے تغمد کو غفران کے معنی سے خالی کرلیا ہے اور ستر کے معنی کو باقی رکھا۔

(۴) **بمعنی عن** جیسے ما غرک بربک الکریم ۔یعنی اے انسان تجھے کس چیز نے تیرے رب کریم سے بھول میں ڈال رکھا ہے۔

(۵) **تبعیض** جیسے وامسحوا بروسکم ۔یعنی بعض روسکم ۔

(۶) **استعلاء** جیسے من ان تامنه بقنطار یعنی علی قنطار ۔

(۷) **غایت** جیسے قد احسن به ۔یعنی احسن الیه ۔

واللام للاختصاص نحو الجل للفرس

ترجمہ : (۱): سترہ جولام وغیرہ ہیں (۲): دوسراان سترہ کالام ہے (۳): بعض ان سترہ کالام ہے (۴): لام ثابت ہے وہ لام ثابت جو ہے تو ان سترہ سے (۵): مراد لیتا ہوں میں لام کو اور لام ثابت ہے اور وہ لام ثابت جو ہے تو واسطے اختصاص کے ۔مثال اس کی مثل الجل للفرس کے ہے ۔(زین ثابت ہے وہ زین ثابت جو ہے تو واسطے اختصاص کے)

فائدہ : بعض کے نزدیک لام کے معنی ہیں کہ لام کے مدخول کے ساتھ کسی چیز کا مخصوص ہونا اور تحقیق یہ ہے کہ اختصاص کا معنی ارتباط ہے ۔یعنی مدخول لام کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہونا ۔یہ تعلق خواہ بصورت ملک ہو ۔جیسے المال لزید ۔یا بصورت تملیک جیسے جعلت لزید دینارا ۔یا نسبت جیسے الابن لزید ۔یا استحقاق ۔جب کہ ایک معنی اور ذات کے درمیان واقع ہو جیسے الحمد للہ یا اختصاص جبکہ دو ذاتوں کے درمیان واقع ہو ۔ اور ایک دوسری کی ملک میں نہ ہو ۔جیسے الجل للفرس ۔ پوشیدہ نہ رہے ۔کہ اختصاص بمعنی ارتباط جس کو بالقسم قرار دیا گیا ہے ۔ وہ اس اختصاص سے عام ہے ۔حاشیہ علی العاف ابن ھشام ص:۳ میں ہے ۔

واللام الاختصاص ھی الواقعة بین الذاتین احدھما لا لملك کلجل للفرس ۔

اس سے پہلے اسی میں ہے ۔ لام استحقاق ھی الواقعة بین معنی وذات ۔

(اللام) للاختصاص میں ترکیبی احتمالات سات ھیں ۔

پہلی ترکیب : (اللام) مرفوع بالضمہ لفظاً بدل ہے ۔(سبعة عشر) سے ۔مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ھی مبتداء محذوف کی ۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ۔

دوسری ترکیب : (اللام) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔(ل) لام حرف جار (اختصاص) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثابت کے ۔ (ثابت) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ (ھو) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب : (اللام) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو (احدھا) یا (بعضھا) ہے۔ پھر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبرئیہ۔

چوتھی ترکیب : (اللام) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر جس کے لیے (منھا) ظرف مستقر خبر مقدم ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہے۔

پانچویں ترکیب : (منھا) ظرف مستقر خبر مؤخر ہے۔ (اللام) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مقدم۔

چھٹی ترکیب : (اللام) مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال (للاختصاص) ظرف مستقر متعلق ہے۔ کائناً کے (کائناً) اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء نحو الجل للفرس مرکب اضافی خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ساتویں ترکیب : (اللام) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لئے۔ اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

للاختصاص کی ترکیب میں (للالصاق) کی طرح پانچ احتمال ھیں

پہلی ترکیب : (للاختصاص) ظرف مستقر خبر ہے (اللام) کی۔

دوسری ترکیب : (للاختصاص) ظرف مستقر خبر ہے مبتدأ محذوف کی جو کہ (ھی) ہے۔ یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اس صورت میں الباء کی پانچ ترکیبیں ہونگی (ا) بدل ہوگا سبعة

عشر سے (۲) یا خبر احدھا یا بعضھا کی (۳) یا مبتداء مؤخر اور (منھا) خبر مقدم (۴) یا برعکس (۵) یا مفعول بہ اعنی فعل مقدر کا

تیسری ترکیب : یا ظرف مستقر متعلق کائنا کے ہو کر حال ہے اللام سے۔

چوتھی ترکیب : یہ ظرف مستقر خبر مقدم اور نحو الجل للفرس مبتداء مؤخر ہے۔

پانچویں ترکیب : (للاختصاص) یہ جار مجرور مل کر یہ ظرف ہے جس کے لیے فاعل نحو الجل للفرس ہے۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

﴿ نحو الجل للفرس ﴾ اس میں ترکیبی احتمالات چار ھیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (الجل) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (لام) حرف جار (الفرس) مجرور بالکسرہ لفظاً جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ﴿مختص﴾ کے یا (ثابت) کے صیغہ صفت کا اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے نحوہ مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو الجل للفرس یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للزیادۃ خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للزیادۃ ظرف کے لئے۔

تنبیہ : پہلی دو ترکیبیں مشہور ہیں ہر جگہ جاری ہوں گی اور آخری دو بعض مقامات پر جاری ہوں گی موقع اور محل کے مناسب۔

وللزيادة نحو ردف لكم اى ردفكم

ترجمہ : اورلام ثابت ہے وہ لام ثابت جو ہے تو واسطے زیادۃ کے۔ مثال اس کی مثل ردف لکم کے ہے۔ پیچھے بیٹھا وہ تمہارے یعنی پیچھے بیٹھا وہ تمہارے۔

وقولہ للزیادۃ :اس کی ترکیب للا ختصاص کی طرح پانچ احتمال ہیں۔لیکن مشہور دو ہیں۔ (ا):(للزیادۃ) یہ ظرف مستقر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (اللام) ہے۔تو اس وقت عطف الجمله علی الجملة ہوگا۔

۲۔(للزیا دۃ)ظرف کا عطف للا ختصاص پر ہو۔جو کہ ظرف ہے تو اس وقت عطف المفرد علی المفرد پر ہوگا۔اور یہ بذریعہ حرف عطف خبر ہوگی اللام کی۔

﴿ نحو ردفكم اى ردفكم ﴾اس میں چار ترکیبی احتما ل ھیں۔

جیسے الجل للفرس میں تھے۔لیکن مشہور دو ہیں۔

پھلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ردف)فعل ماضی معلوم(ھو) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (لام) حرف جار (کـم) ضمیر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے فعل کا۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسر (ای)حرف تفسیر ردف صیغہ فعل ماضی معلوم (ھو) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (کم) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔مفسر اپنے تفسیر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نـحـو مضاف کا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو نحوہ ہے

دوسری ترکیب : مفعول بہ ہے (اعنی) فعل مقدر کا۔پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

وللتعليل نحو جئتك لاكرامك

ترجمہ : اورلام ثابت ہے وہ لام ثابت جو ہے تو واسطے علت بیان کرنے کے۔مثال اس

کی مثل جئتك لاکرامك کے ہے۔ آیا میں تیرے پاس آیا جو تو بسبب تیرے عزت کرنے کے میری۔

للتعلیل کی پانچ تراکیب ہیں۔

پھلی ترکیب : (للتعلیل) ظرف مستقر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (اللام) کے۔

دوسری ترکیب : (للتعلیل) ظرف مستقر معطوف ہے للاختصاص کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ (اللام ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

تیسری ترکیب : یہ ظرف مستقر متعلق کائناً کے ہوکر حال ہے اللام سے۔

چوتھی ترکیب : یہ ظرف مستقر خبر مقدم اور نحو جئتك لاکرامك مبتداء مؤخر ہے۔

پانچویں ترکیب : (للاختصاص) یہ جار مجرور مل کر یہ ظرف ہے جس کے لیے فاعل نحو جئتك لاکرامك ہے۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

﴿نحو جئتک لاکرامک﴾ اس میں ترکیبی احتمالات چار ہیں۔

پھلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (جئت) فعل بافاعل (کاف) ضمیر منصوب محلا مفعول بہ (لام) حرف جار (اکرام) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (ک) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مرفوع معناً فاعل۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے جئتك فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے نحوہ مبتداء محذوف کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو جئتك لاکرامك یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخراور للتعلیل خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للتعلیل ظرف کے لئے۔

وللقسم نحو لله لا یؤ خر الاجل

ترجمہ : اورلام ثابت ہے وہ لام ثابت جو ہےتو واسطے قسم کے مثال اس کی مثل۔ لله لا یؤخر الاجل کے ہے۔ قسم کھاتا ہوں میں قسم جوکھاتا ہوں تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کہ نہیں مؤخر کریں گے وہ اللہ تعالیٰ مدت مقررہ کو ۔یانہیں مؤخر کی جائے گی مدت مقررہ۔ ﴿ لله ﴾

ضابطہ ﴿ لله ﴾ عموماً چارحروف قسم کیلئے آتے ہیں۔ و . ت. ب. ل. جہاں قسم ہو وہاں چار چیزیں ہوتی ہیں۔(۱):قسم (۲):مقسم بہ (۳)حرف قسم(۴) جواب قسم جیسے والعصر ان الانسان لفی خسر ۔

ضابطہ حروف جارہ قسمیہ ہمیشہ (اقسم)فعل محذوف کے متعلق ہوتے ہیں۔

ضابطہ جملہ قسمیہ ہمیشہ انشائیہ ہوتا ہے۔اور جواب قسم جملہ خبریہ ہے۔

للقسم کی پانچ تراکیب ہیں۔

پھلی ترکیب : (للقسم) ظرف مستقر خبر ہے مبتداء محذوف کی جوکہ (اللام)کے۔

دوسری ترکیب : (للقسم) ظرف مستقر معطوف ہے للاختصاص کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جوکہ (اللام ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

تیسری ترکیب : یہ ظرف مستقر متعلق کائنا کے ہوکر حال ہے اللام سے۔

چوتھی ترکیب : یہ ظرف مستقر خبر مقدم اور نحو لله لا یؤ خر الاجل مبتداء مؤخر ہے

پانچویں ترکیب : (للقسم) یہ جارمجرور مل کر یہ ظرف ہے جس کے لیے فاعل نحو لله لا یؤ خر الاجل ہے۔ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

﴿ نحو لله لا یؤخر الاجل ﴾ اس میں ترکیبی احتمالات چار ھیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (لام) حرف جار قسمیہ لفظ (اللہ) مجرور بالکسرہ لفظاً مقسم بہ۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے اقسم فعل محذوف کے۔ (اقسم) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسم۔ (لا) نافیہ غیر عامل غیر معمول۔ (یؤخر) فعل مضارع مجہول مرفوع بالضمہ لفظاً (الاجل) مرفوع بالضمہ لفظاً نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب قسم۔ قسم اپنی جواب قسم سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی۔ جو کہ نحوہ ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

دوسری ترکیب : نحو لله لا یؤخر الاجل یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للقسم خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للقسم ظرف کے لئے۔

وللمعاقبة نحو لزم الشر للشقاوة

ترجمہ : اور لام ثابت ہے وہ لام ثابت جو ہے تو واسطے انجام کے مثال اس کی مثل لزم الشر للشقاوۃ کے ہے۔ اس نے بدی کو لازم پکڑا لازمؔ جو پکڑا تو واسطے بدبختی کے انجام۔

للمعاقبة کی پانچ تراکیب ھیں۔

پہلی ترکیب : (للمعاقبة) ظرف مستقر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (اللام) کے

دوسری ترکیب : (للمعاقبة) ظرف مستقر معطوف ہے للاختصاص کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ اللام ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ ظرف مستقر متعلق کائناً کے ہوکر حال ہے اللام سے

چوتھی ترکیب : یہ ظرف مستقر خبر مقدم اور نحو لزم الشر للشقاوۃ مبتداء مؤخر ہے۔

پانچویں ترکیب : (للمعاقبۃ) یہ جار مجرور مل کر یہ ظرف ہے جس کے لیے فاعل نحو لزم الشر للشقاوۃ ہے۔ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

﴿نحو لزم الشر للشقاوة﴾ اس میں ترکیبی احتمالات چار ہیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (لزم) صیغہ فعل ماضی معلوم ھو ضمیر در مستتر مرفوع بالضمہ محلاً فاعل (الشر) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ (لام) حرف جار (الشقاوۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا فعل کا۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

دوسری ترکیب : نحو لزم الشر للشقاوۃ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی فعل محذوف کے لیے. (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔(انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للمعاقبۃ خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للمعاقبۃ ظرف کے لئے۔

فائدہ : حرف لام بعض دیگر معانی کے لئے آتا ہے۔

(۱). بمعنی الی (غایت) جیسے بان ربك اوحی لها۔یعنی الیها۔اس واسطے تیرے رب نے حکم بھیجا اس کو۔

(۲) بمعنی علی استعلاء۔

(۳)۔بمعنی فی (ظرفیت) جیسے قدمت لحیاتی یعنی فی حیاتی (کیا اچھا ہوتا جو میں کچھ آگے بھیج دیتا اپنی زندگی میں۔

(۴) بمعنی بعد ۔جیسے صوموا لرویته یعنی بعد رؤیته رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روزے رکھو (۵). بمعنی عند جیسے کتب لخمس وعشرین من شهر ذی الحجه ۔

(۶):بمعنی من جیسے سمعت له صارخه یعنی منه میں نے اس کی دادخواہی کی آواز سنی

(۷)۔تعجب جیسے یا للماء ۔ہائے کتنا پانی۔

(۸): بمعنی تبلیغ یعنی وہ لام جو سامع پر دلالت کرنے والے اسم کو جر دے۔جیسے قلت لك میں نے آپ سے کہا۔

(۹)۔برائے تعدیہ جیسے یغفر لکم من ذنو بکم :تا کہ بخشے وہ تم کو کچھ گناہ تمہارے۔

(۱۰)۔برائے نفع جیسے لهاماکسبت اسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا

(۱۱) برائے استغاثه جیسے بالله للمؤمنین بخدا ایمان والوں کی دادرسی کیجئے۔

(۱۲)۔برائے تہدیہ: جیسے یا لزید لا قتلنك :زید میں تمھیں ضرور قتل کروں گا۔

(۱۳)۔برائے وقت جیسے المستحاضة تتوضاء لکل صلوٰة :یعنی لوقت کل صلوٰة استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

(۱۴)۔بمعنی عن بعد قول (برائے بعد ومجاوزۃ) جیسے وقال الذین کفروا للذین امنو ا. اور وہ کہنے لگے منکر ایمان والوں سے۔

(۱۵):برائے تقویت۔یعنی فعل یا شبہ فعل کے عمل کی تقویت کے لیے۔جیسے ان کنتم للرویا تعبرون :اگر ہو تم خواب کی تعبیر دینے والے ان ربك فعال لما یرید ۔ یقیناً تیرا رب کر ڈالنے والا ہے جو چاہے۔

ومن وهی (۱) لابتداء الغاية :نحو سرت من البصرة الى الكوفة

ترجمہ : (۱) سترہ جو من وغیرہ ہیں (۲) تیسرا ان سترہ کا من ہے (۳) بعض ان سترہ کا من ہے (۴) من ثابت ہے وہ من ثابت جو ہے تو ان سترہ سے (۵) مراد لیتا ہوں میں من کو اور وہ من ثابت ہے وہ من ثابت جو ہے تو واسطے ابتداء فاصلہ کے مثال اس کے مثل سرت من

البصرة الی الکوفة کے ہے۔ سیر کی میں نے سیر جو کی تو بصرہ سے سیر جو کی تو کوفہ تک۔

ضابطہ ﴿ومن وھی﴾ ایسی عبارت میں سات تراکیب ہوسکتی ہیں۔ جس کی تفصیل ترکیب میں ہے۔

﴿سرت من البصرة الی الکوفه﴾

ضابطہ بارہ صیغوں کا فاعل متعین ہے۔ دو صیغے واحد مذکر غائب۔ واحدہ مؤنثہ غائبہ کے علاوہ باقی فعلوں کا فاعل ہمیشہ ضمیر متصل ہوتی ہے۔ خواہ ماضی۔ مضارع۔ جحد۔ نفی۔ یا امر اور نہی کے صیغے ہوں ہر گردان کے چودہ صیغوں میں سے بارہ صیغوں کا فاعل تو متعین ہوگیا۔ تو ان کی پہچان بالکل آسان ہوگی۔

(ضربا) میں الف ضمیر فاعل ہے (ضربوا) میں واؤ ضمیر فاعل ہے۔

(ضربتا) میں الف ضمیر فاعل ہے۔ (ضربن) میں نون ضمیر فاعل ہے۔

(ضربت) میں ت ضمیر فاعل ہے۔ (ضربتما) میں تما ضمیر فاعل ہے۔

(ضربتم) میں تم ضمیر فاعل ہے۔ (ضربتَ) میں تَ ضمیر فاعل ہے۔

(ضربتن) میں تن ضمیر فاعل ہے۔ (ضربتُ) میں تُ ضمیر فاعل ہے۔

(ضربنا) میں نا ضمیر فاعل ہے۔

دو صیغوں کا فاعل غیر متعین ہے اور وہ دو صیغے یہ ہیں۔ واحد مذکر غائب۔ اور واحدہ مؤنثہ غائبہ کی پہچان ذرا مشکل ہے۔ کیونکہ کبھی تو اس کا فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی ضمیر جیسے قام زید۔ زید قام۔ اس کی اصل پہچان تو معنی کے ذریعے ہوگی۔ لیکن مختصر سی پہچان یہ ہے۔ کہ جس فعل کا فاعل معلوم کرنا ہو تو اس کا اردو معنی کر کے اس کے ساتھ لفظ (کون) یا (کس نے) لگا کے سوال کریں۔ جو جواب میں آجائے تو وہ اس کا فاعل ہوگا۔

نیز: اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کے اردو معنی میں لفظ (نے) آتا ہے۔ اساتذہ کرام کو چاہیئے کہ قرآن مجید کھول کر خوب مشق کرائیں۔

ضابطہ فعل مجہول کے بارہ صیغوں کا نائب فاعل متعین ہوگا اور دو صیغوں کا غیر متعین۔

اس کی سات ترکیب ہیں۔

پہلی ترکیب : (من) مرادلفظ مرفوع محلاً مبتداء (واؤ) زائدہ (ھی۔) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء۔ (لام) جار (ابتداء) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (الغایۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثابتۃ کے۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ خبر ہے (من) کی (من) مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : (من) مرادلفظ مرفوع محلا خبر ہے مبتداء محذوف احدھا۔ یا بعضھا کی

تیسری ترکیب : (من) مرادلفظ مرفوع محلا خبر ہے مبتداء مؤخر جس کے لیے خبر (منھا) محذوف۔

چوتھی ترکیب : (من) مرادلفظ مرفوع محلا بدل ہے۔ (سبعة عشر) سے۔

پانچویں ترکیب : (من) مرادلفظ منصوب محلا مفعول بہ ہے فعل محذوف (اعنی) کے لیے

چھٹی ترکیب : (من) مرادلفظ مرفوع محلاً ذوالحال (واؤ) حالیہ (ھی لابتداء الغایۃ) جملہ حالیہ ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتداء (نحو سرت من البصرۃ) یہ مرکب اضافی ہے

ساتویں ترکیب : (من) مرادلفظ مرفوع محلاً مبتداء (وھی لا بتداء الغایۃ) یہ جملہ اعتراضیہ (نحو سرت من البصرۃ) یہ مرکب اضافی خبر ہے۔

﴿نحو سرت من البصرۃ الی الکوفہ﴾ ترکیبی احتمالات چار ہیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (سرت) فعل با فاعل۔ من حرف جار۔ البصرۃ مجرور بالکسرۃ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے سرت فعل کے (الی) حرف جار (الکوفۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے سرت فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر مرادلفظ اسم تاویلی مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نـحـو ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو سرت من البصرۃ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے(اعنی فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔(انا) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور لا بتداء الغا یۃ خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے لابتداء الغا یۃ ظرف کے لئے۔

وللتبعیض : نحو اخذت من الدراهم ای بعض الدراهم

ترجمہ : اور مـن ثابت ہے وہ مـن ثابت جو ہے تو واسطے تبعیض (بعض حصے بیان کر نے) کے۔مثال اس کی مثل نحـو اخذت من الدراهم ای بعض الدراهم ۔لیا میں نے لیا جو تو بغض دراھم کو یعنی بعض دراھم کو۔

ضابطہ (من) تبعیضـہ کا ماقبل حصہ یا جز ہوتا ہے مابعد کا ۔پھر کبھی وہ چیز جو جزء لفظوں میں مذکور ہوتی ہے۔جیسے (اخـذت شیاءً مـن الدراهم) اور کبھی مقدر جیسے (اخذت من الدراهم).

ضابطہ (من) تبعیضہ وہاں ہوگا۔جہاں پر اس کی جگہ لفظ (بعض) کو لانا درست ہو۔

للتبعیض کی پانچ تراکیب ہیں۔

پہلی ترکیب : (للتبعیض) ظرف مستقر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (من) کے

دوسری ترکیب :(للتبعیض) ظرف مستقر معطوف ہے لابتداء الغا یۃ کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔جو کہ مـن ہے۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

تیسری ترکیب : یہ ظرف مستقر متعلق کائنا کے ہوکر حال ہے من سے

چوتھی ترکیب : یہ ظرف مستقر خبر مقدم اور نحو اخذت من الدراھم ای بعض الدراھم مبتداء مؤخر ہے۔

پانچویں ترکیب : (للتبعیض) یہ جار مجرور مل کر یہ ظرف ہے جس کے لیے فاعل نحو اخذت من الدراھم ای بعض الدراھم ہے۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

﴿نحو اخذت من الدراھم ای بعض الدراھم﴾ ترکیبی احتمالات چار ھیں

پھلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً. محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

دوسری ترکیب : نحو اخذت من الدراھم ای بعض الدراھم یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی فعل محذوف کے لیے. (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للتبعیض خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للتبعیض ظرف کے لئے۔

وللتبین نحو قوله تعالیٰ فا جتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الذی ھو الاوثان

ترجمه : اور من ثابت ہے وہ من ثابت جو ہے تو واسطے بیان کرنے کے۔ مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ۔ نحو فاجتنبوا الرجس من الاوثان کے ہے۔ پس بچو تم پلیدی سے درانحالیکہ ہونے والی ہے وہ پلیدی ہونے والی جو ہے

تو بتوں سے۔ یعنی پلیدی سے ایسی پلیدی کہ وہ پلیدی وہ بت ہیں۔

ضابطہ من بیانیہ معرفہ کے بعد حال بنتا ہے۔ نکرہ کے بعد صفت اور زیادہ تر من بیانیہ (ما) اور (مھما) کے بعد واقع ہوتا ہے۔ جیسے ما یفتح اللّٰہ للنا س من رحمۃ فلا ممسک لھا ۔ ما ننسخ من اٰیۃ ۔ مھما تا تنا بہ من آیۃ.

للتبیین کی پانچ تراکیب ھیں۔

پھلی ترکیب : (للتبین) ظرف مستقر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (من) کے۔

دوسری ترکیب : (للتبین) ظرف مستقر معطوف ہے لابتداء الغا یۃ کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ مـن ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

تیسری ترکیب : یہ ظرف مستقر متعلق کا ئناً کے ہو کر حال ہے من سے

چوتھی ترکیب : یہ ظرف مستقر خبر مقدم اور نحوفاجتنبوا الرجس من الاوثان مبتداء مؤخر

پـانچویں ترکیب :(لـلتبین) یہ جار مجرور مل کر یہ ظرف ہے جس کے لیے فاعل نحوفاجتنبوا الرجس من الاوثان ہے۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

﴿ نحو قولہ تعالی فاجتنبوا الرجس من الاوثان ﴾

پھلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً۔ (قول) مجرور بالکسر ہ لفظاً مضاف ثانی (ہ) ضمیر مجرور محلاً ذوالحال (تعالی) فعل ماضی معلوم ھو ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر حال ۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول۔ فا فصیحیہ ۔ (اجتـنبـوا) فعل (واؤ) مرفوع محلاً فاعل الرجس) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (الذی) اسم موصول (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء۔ (الا و ثـا ن) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء اپنی سے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر صفت ہے موصوف کی۔ موصوف صفت مل کر مفسر۔ مفسر ظرف مستقر متعلق

ہے۔(کائنا) کے (کائنا) صیغہ صفت کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ بن کر حال ہے ذوالحال کا۔ذوالحال حال مل کر مفعول بہ ہے اجتنبوا کے لئے ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مقولہ ہوا قول کا۔قول مقولہ مل کر مضاف الیہ ہے ۔مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے (نحوہ) مبتداء محذوف کی۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب : نحو قوله تعالى فاجتنبوا الرجس من الاوثان یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے(اعنی فعل محذوف کے لیے. (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔(انا) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للتبیین خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للتبیین ظرف کے لئے۔

للزيادة نحو قوله تعالىٰ ۔يغفر لكم من ذنوبكم

ترجمہ : اور من ثابت ہے وہ من ثابت جو ہے واسطے زیادتی کے۔مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا وہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو۔یعنی بعض نسخوں میں ای ذنوبکم سے تفسیر کی گئی ہے۔

ضابطہ ﴿يغفر لكم﴾ فعل مضارع آٹھ صیغوں کے جواب میں واقع ہو۔اور فا سے خالی ہو بشرطیکہ اول ثانی کے لیے سبب بن سکے تو فعل مضارع مجزوم ہوگا۔(اِن) کے مقدر ہونے کی وجہ سے۔

(۱) امر جیسے تعلم تنج۔ اسلم تسلم

(۲) نہی ہو جیسے لا تكذب تكن خير الك

(۳) استفہام جیسے هل تزورنا نكرمك

(۴) تمنی جیسے لیت لی مالا انفقه

(۵) عرض جیسے الا تنزل بنا فتصیب خیراً

(۶) دعا جیسے القاك الله ازرك

(۷) تخصیص جیسے لو لا تا تینی اکرمك

(۸) نفی جیسے لا یفعل الشر یکن خیر لك۔

فائدہ: لفظ (من) کا استعمال درج ذیل معنی کے لئے بھی ہوتا ہے۔

(۱) برائے تعلیل جیسے یغض حیاءً و یغض من مهابته یعنی من اصل مها بتة۔ کبھی شرم کی وجہ سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور کبھی اس کے خوف کی وجہ سے۔

(۲): بدل جیسے ارضیتم بالحیوة الدنیا من الا خر ة یعنی بدل الاخر ة۔ کیا خوش ہو گئے تم دنیا کی زندگی پر آخرت کے بدلے۔

(۳): مجاوزت جیسے یا ویلنا قد کنا فی غفلة من هذا ۔ یعنی مجاوزاً عن هذا ہائے کم بختی ہماری کہ ہم بے خبر رہے اس سے۔

(۴) استعانت جیسے ینظرون من طرف خفی ۔ وہ دیکھتے ہوں گے چھپی نگاہ سے۔ یعنی چھپی نگاہ کی مدد سے۔

(۵): ظرفیت جیسے اذا نو دی للصلوٰة من یوم الجمعة یعنی فی یوم الجمعة جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن۔

(۶) بمعنی عند . جیسے لن تغنی عنهم امو الهم ولا اولا دهم من الله شیئاً یعنی عند الله ہرگز نہ کام آئیں گے ان کے مال اور نہ ان کی اولا د اللہ کے سامنے کچھ۔

(۷) برائے استعلاء جیسے نصر نا ہٗ من القوم یعنی علی القوم ہم نے مدد کی اسکی ان لوگوں پر۔

(۸)۔ نسبت جیسے انت منی بمنزلة هارون من مو سٰی : جیسے انت بالنسبة الی ها رون

بالنسبۃ الی موسیٰ: تم میری نسبت ایسے ہو جیسے حضرت ھارون موسیٰ کی نسبت۔

(۹) سببیت جیسے مما خطیئا تھم اغرقوا۔ای بسبب خطیئاتھم ۔اپنے گناہوں کے سبب وہ ڈبو دیے گئے۔

ترکیب : للزیادۃ میں (للاختصاص) کی طرح سات ترکیبی احتمال ہیں۔جن میں سے دو مشہور ہیں:۔(۱) عطف الجملۃ علی الجملۃ یعنی یہ ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (من) ہے

(۲) عطف المفر دعلی المفرد یعنی یہ ظرف مستقر معطوف ثالث ہے لابتداء الغایۃ کے لئے۔

﴿نحو قولہ تعالیٰ ۔یغفر لکم من ذنو بکم﴾ چار تراکیب

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً۔(قول) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی (ہ) ضمیر مجرور محلاً ذوالحال (تعالیٰ) فعل ماضی معلوم ھو ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول ہوا۔(یغفر) فعل بافاعل (لام) حرف جر (کم) ضمیر مجرور محلاً جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا فعل کے (من) حرف جار (ذنوب) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار۔جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق کے ساتھ مل کر مقولہ ہوا قول کا۔قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے (نحوہ) مبتداء محذوف کی ۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب : نحو قولہ تعالی یغفر لکم من ذنو بکم یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔(انا) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للزیادۃ خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للزیادۃ ظرف کے لئے۔

والی لا نتھاء الغایة فی المکان نحو سرت من البصرة الی الکوفة

ترجمہ : (۱) سترہ جو الیٰ وغیرہ ہیں (۲) چوتھا ان سترہ کا الیٰ ہے (۳) بعض ان سترہ کا الیٰ ہے۔ (۴) الیٰ ثابت ہے وہ الیٰ ثابت جو ہے تو ان سترہ میں سے (۵) یا مراد لیتا ہوں میں الیٰ کو اور الیٰ ثابت ہے وہ الیٰ ثابت جو ہے تو واسطے فاصلے کی انتہاء کے۔ جو ہے تو مکان میں یا فاصلہ ایسا فاصلہ کہ ثابت ہے وہ فاصلہ ثابت جو ہے تو مکان میں یا درانحالیکہ ہونے والا ہے وہ فاصلہ ہونے والا جو ہے تو مکان میں مثال اس کی مثل سرت من البصرة الی الکوفة کے ہے۔ سیر کی میں نے سیر جو کی تھی تو بصرہ سے سیر جو کی تھی تو کوفہ تک۔

اس عبارت کی ترکیب میں (الام للا ختصاص) کی طرح سات احتمالات ہیں۔

پھلی ترکیب : (الی) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلا بدل (سبعة عشر) مبدل منہ

دوسری ترکیب : (الی) مبتداء (لا نتھاء الغا یة) ظرف مستقر خبر ہے

الی) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر مبتداء محذوف کی جو کہ (احد ھا یا بعضھا) ہے

تیسری ترکیب : الی) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر مبتداء محذوف کی جو کہ (احد ھا یا بعضھا) ہے

چوتھی ترکیب : (الی) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلا مبتداء مؤخر جس کے لئے (منھا) ظرف مستقر خبر مقدم محذوف ہے۔

پانچویں ترکیب : (منھا) ظرف مستقر خبر مؤخر ہے۔ (الباء) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مقدم

چھٹی ترکیب : (الی) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلا مبتداء ذوالحال (لا نتھاء) ظرف مستقر کائناً کے متعلق ہو کر حال۔

ساتویں ترکیب : (الی) مراد لفظ اسم تاویلی منصوب محلاً مفعول بہ ہے اعنی فعل کے لئے

وللمصاحبة نحو قوله تعالى ولاتاكلوا اموالكم الى اموالكم اى مع اموالكم

ترجمہ : اور الیٰ ثابت ہے وہ الیٰ۔ ثابت جو ہے تو واسطے مصاحبت کے مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ و لا تاکلوا اموالهم الخ کے ہے۔ اور نہ کھاؤ تم ان یتیموں کے مالوں کو نہ کھاؤ جو سبھی تو طرف اپنے مالوں کے یعنی ساتھ اپنے مالوں کے۔

ضابطہ :مع یہ ظرف لازم النصب ہے ظرف زمان اور ظرف مکان دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے جئنا معاً ای فی زمانٍ یعنی ہم ایک ہی وقت میں آئے کنا معاًای فی مکان یعنی ہم ایک ہی جگہ میں تھے۔

ضابطہ ظ (مع) کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔(۱):تنوین کے ساتھ جیسے (معاً) (۲) بغیر تنوین کے جیسے معه اس کی تفصیل اسی طرح ہے کہ مع مصاحبت کے لئے آتا ہے جس کے لیے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے اگر (مع) ان دونوں چیزوں کے درمیان آرہا ہے۔ تو دوسرے کی طرف مضاف ہوگا۔ جیسے ان الله مع الصابرين اس صورت میں یہ مفعول فیہ بنتا ہے اور اگر لفظ (مع) دونوں چیزوں کے بعد آرہا ہو تو بغیر اضافت کے تنوین کے ساتھ استعمال ہوگا اور اس صورت میں دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔(۱):مفعول فیہ(۲): مجتمعین کے معنی میں ہو کر ماقبل سے حال ہو۔

ترکیب : و(للمصاحبة) میں للاختصاص کی طرح چھ احتمال ہیں جن میں سے دو مشہور ہیں (۱):عطف الجملة على الجملة یعنی یہ ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (الی) ہے۔

(۲)عطف المفرد علی المفرد :یعنی یہ ظرف مستقر معطوف رابع ہے لا بتداء الغایۃ کے لئے۔

﴿نحو قولہ تعالیٰ : ولاتاکلوا اموالکم الی اموالکم ای مع اموالکم﴾

(نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (قول) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی(ہ) ضمیر مجرور محلاً ذوالحال۔

(تعالیٰ)فعل ماضی معلوم (ھو)ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال ہے ذوالحال کا۔ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول ہوا۔واؤعاطفہ قرآنیہ۔(لا تاکلوا) :فعل واو ضمیر مرفوع محلا فاعل

(اموال) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (ہم) ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مفعول بہ (الیٰ)حرف جار اموال مجوور بالکسرہ لفظاً مضاف۔(کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفسر (ای)حرف تفسیر (مع) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (اموال) مجرور بالکسرہ لفظا ‥ ‥ ‥ مضاف ف ثانی۔(کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مضاف کا۔پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفسر مفسر اپنے مفسر سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر یہ مضاف الیہ ہو نحو مضاف کا۔نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے یا مفعول بہ ہوا فعل محذوف (اعنی) کا۔

پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ۔ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

وقد یکون ما بعد ھا داخلاً فی ما قبلھا ان کان ما بعدھا من جنس ما قبلھا

ترجمہ : اور کبھی کبھی ہوتی ہے وہ چیز کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے تو بعد اس الیٰ کے داخل ہونے والی وہ چیز داخل جو ہونے والی تو اس چیز میں کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے تو پہلے اس الیٰ کے اگر ہو وہ چیز کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے تو بعد اس الیٰ کے ثابت وہ چیز ثابت جو تو اس چیز کی جنس سے کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے تو پہلے اس الیٰ کے مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ فاغسلوا وجوهكم الخ کے ہے۔ پس دھوؤ تم اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو دھوؤ جو ہیں تو کہنیوں سمیت۔

ضابطہ ما قبلها ۔ ما بعدها ۔ اور اس جیسی عبارت کی ترکیب ہمیشہ یہ ہوگی۔ ما موصولہ۔ بعدها ۔ قبلها ۔ ظرف مفعول بہ۔ فعل محذوف (ثبت) وغیرہ کے لیے۔

ضابطہ ﴿قد یکون﴾: جزاء کے حذف ہونے کے لیے شرط یہ ہے۔ کہ شرط سے پہلے ایک جملہ ہو جو دال بر جزا ہو۔ جیسے ولقد همت به وهم بها لولا ان راى برهان ربه بعض نحوی اس کو جزاء قرار دیتے ہیں ۔ اور بعض اس کو عوض ۔ اور یہی ضابطہ ہے جواب قسم کے حذف کے لیے۔

ضابطہ صیغہ صفت کا جس طرح مبتداء پر معتمد ہو کر عمل کرتا ہے۔ اسی طرح افعال ناقصہ اور حروف مشبہ بالفعل کے اسموں پر بھی معتمد ہو کر عمل کرتا ہے۔

ترکیب : (واو) عاطفہ (قد حرف تعلیل (یکون) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب اسم (ما) موصولہ۔ (بعد) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہے۔(ثبت) کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مرفوع محلاً اسم ہے یکون کا:۔ (داخلا) صیغہ صفت معتمد برائے اسم یکون :: (هو) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے ما۔ مرفوع محلاً فاعل (فی) حرف جار (ما) موصولہ (قبل) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ (ها) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ حسب سابق ظرف مستقر ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار

اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے دا خلاً کے۔ (د اخلاً) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء مقدم (ان) حرف شرط۔ (کان) فعل از افعال ناقصہ۔ (ما بعد ھا) بتفصیل سابق صلہ۔ موصول صلہ مل کر اسم کان من حرف جار (جنس) مجرور بالکسرہ ف۔ (فالفظاً مضاف) موصولہ قبلھا مضاف مضاف الیہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف۔ مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر (کان) (کان) اسم یا خبر جملہ فعلیہ خبریہ شرط ہوئی مؤخر۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿ نحوقوله تعالى فاغسلوا ﴾

ترکیب: نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ قول مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ مضاف ثانی (ہ) ضمیر مجرور محلاً ذوالحال فاعل راجع بسوئے اللہ۔ (تعالیٰ) فعل ماضی۔ ھو ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مراولفظ اسم تاویلی منصوب محلاً حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول۔ (فـــا) جزائیہ (اغسلوا) فعل واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ (وجوہ) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو حرف عاطفہ (ایدی) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ۔ (الی) حرف جار (المرافق) مجرور بالکسرہ لفظاً جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے اغسلوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا یہ شرط قرآن میں مذکور ہے۔

اذا قمتم الی الصلوۃ شرط: جزا مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ

نحوہ ہے۔ یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جو کہ (اعنی) ہے۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

وقد لا یکون ما بعد ھا داخلاً فی قبلھا ان لم یکن ما بعدھا من جنس ما قبلھا نحو قولہ تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی اللیل

ترجمہ : کبھی کبھی نہیں ہوتی وہ چیز کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے سہی تو بعد اس الیٰ کے داخل ہونے والی وہ چیز داخل جو ہونے والی سہی تو اس چیز میں کہ واقع وہ چیز واقع جو ہے سہی تو پہلے اس الیٰ کے اگر نہ ہو وہ چیز کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے سہی تو بعد اس الیٰ کے ثابت وہ چیز ہے ثابت جو سہی تو اس چیز کی جنس سے کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے سہی تو پہلے اس الیٰ کے۔ مثال اسکی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ پھر پورا کرو تم روزے کو پورا جو کرو تو رات تک۔ اس جملہ کی ترکیب بعینہٖ ماقبل والے کی طرح ہے۔

نحو قولہ تعالیٰ : اس کی ترکیب ماقبل کئی دفعہ گذر چکی ہے۔ تمام مل کر قول۔ (ثم) حرف عطف (اتموا) فعل امر حاضر معلوم۔ واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ (الصیام) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ (الیٰ) حرف جار (اللیل) مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے۔ (اتموا) فعل کے۔ فعل اپنے فاعل۔ مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ قول ہوا۔ مقولہ اپنے قول سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے۔ یا مفعول بہ ہوا فعل محذوف کا جو (اعنی) ہے۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

وحتی لانتھاء الغایۃ فی الزمان نحو نمت البارحۃ حتی الصباح وفی المکان نحو سرت البلد حتی السوق۔

ترجمہ : (۱) سترہ جو حتیٰ وغیرہ ہیں (۲) پانچواں ان سترہ کا حتیٰ ہے (۳) بعض ان سترہ کا

حتیٰ ہے (۴) حتیٰ ثابت ہے وہ حتیٰ ثابت جو ہے تو ان سترہ میں سے (۵) مراد لیتا ہوں میں حتیٰ کو۔اور حتیٰ ثابت ہے وہ حتیٰ ثابت جو ہے تو واسطے فاصلے کی انتہاء کے۔انتہاء جو ہے تو زمانے میں۔یا فاصلہ ایسا فاصلہ کہ ثابت ہے وہ فاصلہ ثابت جو ہے تو زمانے میں یا درانحالیکہ ہونے والا ہے وہ فاصلہ ہونے والا جو ہے سہی تو زمانے میں ۔مثال اس کی مثل نمت البارحة حتیٰ الصباح کے ہے اور انتہاء جو ہے تو مکان میں یا فاصلہ ایسا فاصلہ کہ ثابت ہے وہ فاصلہ ثابت جو ہے تو مکان میں یا درانحالیکہ ہونے والا ہے وہ فاصلہ ہونے والا جو ہے تو مکان میں مثال اس کی مثل سرت البلد حتی السوق کے ہے سیر کی میں نے شہر میں۔سیر جو کی تو بازار تک۔

ضابطہ مفعول فیہ ہمیشہ ظرف ہوتا ہے۔اور اس کے معنی میں لفظ (میں) آتا ہے اور (کس میں) کے سوال کے جواب میں واقع ہوتا ہے۔

﴿وحتی لانتهاء الغاية فى الزمان﴾

پہلی ترکیب : (حتیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً بدل ہے ۔(سبعة عشر) سے۔مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہےھی مبتداء محذوف کی۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب : (حتیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔(ل) لام حرف جار (انتهاء الغاية) مرکب اضافی مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثابت کے۔(ثابت) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعله (هو) ضمیر درو مستتر راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً فاعل۔صیغہ صفت کا اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب : (حتیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو (احدها) یا (بعضها) ہے۔پھر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

چوتھی ترکیب : (حتیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر جس کے لیے (منها) ظرف مستقر خبر مقدم ہے۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہے۔

پانچویں ترکیب : (منها) ظرف مستقر خبر مؤخر ہے۔ (حتیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مقدم

چھٹی ترکیب : (حتیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال (لا نتهاء الغاية) ظرف مستقر متعلق ہے۔ کائنۃ کے (کائنۃ) اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء نحو نمت البارحة حتى الصباح مرکب اضافی خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ساتویں ترکیب : (حتیٰ) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لئے۔ اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

﴿نحو نمت البارحة حتى الصباح﴾ ترکیبی احتمالات چار ہیں۔

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً۔ (نمت) فعل با فاعل البارحة. منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ۔ (حتی) حرف جار۔ (الصباح) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے (نمت) کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ۔

دوسری ترکیب : نحو نمت البارحة حتى الصباح یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور لا نتهاء الغاية خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے لا نتهاء الغاية ظرف کے لئے۔

وفی المکان ۔ اس عبارت کا عطف ہے۔ فی الزمان پر۔

﴿نحو سرت البلد حتى السوق﴾ اس جملہ کی ترکیب بعینہ نمت البارحة حتى الصباح کی طرح ہے۔

وللمصاحبة: نحو قرات وردی حتی الدعاء ای مع الدعاء

ترجمہ : اور حتیٰ ثابت ہے وہ حتیٰ ثابت جو ہے تو واسطے مصاحبت کے مثال اسکی مثل قرات وردی حتی الدعاء کے ہے پڑھا میں اپنا وظیفہ۔ پڑھا جو بھی تو دعا تک یعنی دعا سمیت۔

ضابطہ مفعول بہ اردو ترجمہ میں لفظ (کو) یا (سے) آتا ہے اور (کس کو) کے سوال کے جواب میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے ضربت زیدا۔

للمصاحبۃ کی بھی پانچ تراکیب ہیں۔

پہلی ترکیب : (للمصاحبۃ) ظرف مستقر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (حتیٰ) کے۔

دوسری ترکیب :(للمصاحبۃ) ظرف مستقر معطوف ہے لابتداء الغایۃ کے لئے۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ جو کہ۔ حتیٰ ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

تیسری ترکیب : یہ ظرف مستقر متعلق کائناً کے ہو کر حال ہے حتیٰ سے

چوتھی ترکیب : یہ ظرف مستقر خبر مقدم اور نحو قرات وردی حتی الدعاء مبتداء مؤخر

پانچویں ترکیب : (للمصاحبۃ) یہ جار مجرور مل کر یہ ظرف ہے جس کے لیے فاعل نحو قرات وردی حتی الدعاء ہے۔ ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

﴿نحو نحو قرات وردی حتی الدعاء﴾

پہلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً ۔(قرأت) فعل با فاعل ۔(ورد) منصوب بالفتحہ تقدیراً مضاف (ی) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ۔(حتی) حرف جار ۔ الدعاء مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے۔ قرأت کے ساتھ (ای)۔ حرف۔ تفسیر (مع) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ (الدعاء) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف

الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل۔ مفعول بہ۔ مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہو کر مراد لفظ۔ اسم تاویلی۔ مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے (نحوہ) مبتداء محذوف کی ۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

دوسری ترکیب : نحو قرات وردی حتی الدعاء یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے (اعنی فعل محذوف کے لیے۔ (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔ (انا) ضمیر در مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للمصاحبۃ خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للمصاحبۃ ظرف کے لئے۔

وما بعدها يكون داخلاً فى حكم ما قبلها نحو اكلت السمكة حتى راسها وقد لا يكون داخلاً فيه نحو المثال المذكور وهى مختصة بالاسم الظا هر۔ بخلا ف الىٰ فلا يقال حتاه ويقال اليه۔

ترجمہ : اور وہ چیز کے واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے تو بعد اس حتیٰ کے کبھی کبھی ہوتی ہے وہ چیز داخل ہونے والی وہ چیز داخل جو ہونے والی تو اس چیز کے حکم میں کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے تو پہلے اس حتیٰ کے مثال اس کی مثل اکلت السمکۃ حتی رأسھا کے ہے کھایا میں نے مچھلی کو اس مچھلی کے سر تک۔ یا یہاں تک کہ کھایا میں نے سر اس مچھلی کا۔ یا یہاں تک کہ سر اس مچھلی کا کھایا ہوا ہے وہ سر۔ اور کبھی کبھی نہیں ہوتی وہ چیز داخل ہونے والی وہ چیز۔ داخل جو ہونے تو اس حکم ما قبل میں۔ مثال اسکی مثل مثال کے ایسی مثال کہ ذکر کی ہوئی۔ اور وہ حتیٰ خاص کیا ہوا ہے وہ حتیٰ خاص جو کیا ہوا ہے تو ساتھ اس اسم کے ایسا اسم کہ ظاہر ہونے والا وہ اسم درانحالیکہ ہونے والا ہے وہ حتیٰ ہونے والا جو ہے تو خلاف الیٰ کے۔ پس نہیں کہا جائے گا حتاہ اور کہا جائیگا الیہ۔

فائدہ : لغت ھذیل میں (حتی) کو عین کے ساتھ عتّی پڑھا جاتا ہے۔

ضابطہ: حتیٰ تین قسم پر ہے۔

(۱) حتیٰ عاطفہ ۔ عاطفہ ہونے کے لئے چار شرطیں ہیں۔(۱) اسم ہو(۲) اسم ظاہر ہو(۳) معطوف۔معطوف علیہ کا بعض ہو(۴) ماقبل سے زیادتی ہو۔جیسے مات الناس حتی الانبیاء۔ یا ماقبل سے نقص ہو جیسے من یجزی بالحسنات حتی مثقال ذرۃ

(۲): حتی ابتدائیہ استنافیہ ۔اس سے جملہ کی ابتداء ہوتی ہے۔جس کے مابعد کا ماقبل سے اعرابی تعلق نہیں ہوتا۔کیونکہ جملہ مستانفہ ہوتا ہے۔البتہ معنوی ربط ضرور ہوتا ہے۔

(۳) حتی جارہ۔یہاں پر تینوں جائز ہیں (حتی راسها) منصوب پڑھا جائے گا بر تقدیر عاطفہ اور مرفوع پڑھا جائے گا بر تقدیر ابتدائیہ استنافیہ۔یعنی (رأسها) مبتداء ہوگا جس کی خبر (ماکول) محذوف ہوگی۔اور مجرور پڑھا جائے گا بر تقدیر جارہ۔

فائدہ: الیٰ کے لئے ایک معرکۃ الآراء مسئلہ ہے کہ غایت مغیّٰہ میں داخل ہے یا کہ نہیں بالفاظ دیگر الیٰ کا مابعد اس کے ماقبل کے حکم میں داخل ہے یا کہ نہیں۔جس میں چار مذہب ہیں

پہلا مذہب: غایت مغیا کے حکم میں داخل ہوتا ہے حقیقتاً ۔مگر کبھی کبھی مجازاً داخل نہیں ہوتا۔

دوسرا مذہب حقیقت یہ ہے کہ غایت مغیا کے حکم سے خارج ہوتا ہے مگر کبھی مجازاً داخل بھی ہوتا ہے۔

تیسرا مذہب: اشتراک لفظی ہے یعنی کبھی داخل کبھی خارج اور یہ دونوں علی سبیل الحقیقت ہوتے ہیں۔

چوتھا مذہب: لفظ الیٰ کی دخول اور پر قطعاً دلالت نہیں ہوتی ۔البتہ دخول اور خروج کے مدار دلیل خارجی اور قرینہ خارجی پر ہے۔مصنفؒ نے اسی چوتھے مذہب کو پسند کیا ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے۔کہ یہ دیکھا جائے الیٰ کا مابعد ماقبل کی جنس سے ہے یا نہیں۔اگر ہے تو غایہ مغیا کے حکم میں داخل ہوگا۔اور اگر نہیں تو غایہ مغیا کے حکم میں داخل نہیں ہوگا۔لیکن یاد رکھیں۔دخول اور خروج کا ضابطہ ہرگز نہیں۔کیونکہ بسا اوقات اس کے خلاف بھی ہوتا ہے۔اس لیے یاد رکھیں

یہ ضابطہ اس وقت کارآمد ہوگا جب کہ دوسرے قرائن خارجیہ منتفی ہوں۔

فائدہ: غایت سے مراد جمیع مسافت ہے اور انتہائے غایت کے لیے تین حرف آتے ہیں الیٰ ۔ حتی ۔ اور لام ۔لیکن اس معنی میں سب سے اقوی الیٰ ہے۔

﴿وما بعدها يكون داخلاً في حكم ما قبلها﴾

ترکیب: (واو) عاطفہ (ما) موصولہ (بعد) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ مل کر ظرف مستقر متعلق ہے (وقع) فعل مقدر کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مبتداء۔ (قد) حرف تعلیل۔ (یکون) فعل از افعال ناقصہ۔ (ھو) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً اسم (داخلاً) صیغہ صفت (فی) حرف جار۔ حکم مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (ما) موصولہ۔ (قبلها) بتفصیل سابق ظرف مستقر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مجرور سے مل کر متعلق ہے داخلاً کے۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ واو حرف عطف

﴿وقد لا يكون داخلاً فيه﴾ ۔بتفصیل سابق معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿نحو اكلت السمكة حتى رأسها.﴾

ترکیب: نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ (اکلت) فعل با فاعل السمکۃ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ (حتی) حرف جار۔ (رأس) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف ۔مضاف الیہ مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے۔ اکلت کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر مراد لفظ۔ اسم تاویلی۔ مجرور محلاً مضاف الیہ ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی۔ جو کہ نحو وہ ہے یا مفعول ہے (اعنی) فعل مقدر کا۔

پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبر یہ دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبر یہ ہے۔

﴿نحو المثال المذکور﴾: (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (المثال) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف۔ المذکور) مجرور بالکسرہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی۔

﴿وهی مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الیٰ﴾

واو عاطفہ (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء مختصة صیغہ صفت (ھی) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے (حتی) مرفوع محلاً ذوالحال (با) حرف جار الاسم) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (الظاھر) مجرور بالکسرہ لفظاً صفت موصوف باصفت مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور متعلق ہے مختصة کے۔ باحرف جار (خلاف) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (الی) مراد بھذا اللفظ مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے (متلبساً) کے۔ جو کہ حال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل۔ صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

فرق لفظی : وهی مختصة: حتی اسم ظاہر کے ساتھ مخصوص ہے۔ بخلاف الیٰ کے کہ وہ اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں پر آتا ہے۔ کیونکہ الیٰ اصل ہے اور حتی فرع اور فرع کا مرتبہ اصل سے کم ہوتا ہے۔ نیز اگر حتی ضمیر پر داخل ہو تو اس کا الف اپنے حال پر برقرار رہے ہیں یا یاء کے ساتھ بدل جائیگا۔ بر تقدیر اول اسماء غیر متمکنہ اور الیٰ کے ساتھ مخالفت لازم آئے گی۔ کہ ان کا الف بدل جاتا ہے۔ جیسے لدی میں لدیہ اور (الی) میں الیہ اور بر تقدیر دوم یہ تصرف بلاضرورۃ ہوگا جو کہ جائز نہیں۔ کیونکہ الیٰ تصرف میں بہ نسبت حتی کے وسیع تر ہے۔ حتی اور الیٰ میں یہ فرق لفظی ہے۔

ضابطہ **﴿بخلاف الیٰ﴾** : بخلاف الیٰ کی ہمیشہ ترکیب یہ ہوتی ہے کہ اپنے متعلق کے ساتھ مل کر محلاً مرفوع خبر مبتداء محذوف کی جو ھذا الحکم ہے۔ یا (متلبساً) محذوف

کے متعلق ہو کر حال ہے ضمیر مختصه سے ۔

معنوی فرق: یہ ہے۔ کہ حتی کا مجرور ماقبل کا جزآخر ہوتا ہے۔ اور حتیٰ مصاحبت کے لئے بکثرت آتا ہے۔ اور حتی کے مدخول کا جزء لازم نہیں بخلاف (الیٰ) کے۔

﴿ فلا یقال وحتاہ ویقال الیه ﴾

ترکیب : فا فصیحیه جزائیه (لا یقال) فعل مضارع مجہول منفی حتاہ نائب فاعل فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (یقال) مضارع مجہول (الیه) نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط محذوف اذا کان کذلك. کی جزاء ہے۔

فائدہ: (حتیٰ) درج ذیل معنی کے لئے بھی آتا ہے۔

(ا): بمعنی الا جیسے سقی حتی الارض حتی امکن عزیت لهم فلا ذال عنها الخیر محدوداً۔

(۲) : بمعنی کی جیسے اسلمت حتی ادخل الجنة ای کی ادخل الجنة ۔

وعلی للاستعلاء نحو زید علی السطح وعلیه دین

ترجمه : سترہ جو علیٰ وغیرہ جو ہیں الخ۔ پانچوں ترجمے اسی طرح ہے جس طرح گزشتہ حروف میں گزر چکے ہیں۔ اور علیٰ ثابت ہے وہ علیٰ ثابت جو ہے تو واسطے بلندی کے مثال اسکی مثل زید علی السطح کے ہے۔ زید ثابت ہے وہ زید ثابت جو ہے تو اوپر چھت کے اور دین ثابت ہے وہ دین ثابت جو ہے تو اوپر اس فلاں آدمی کے۔

﴿ علیه دین ﴾

ضابطہ مبتداء میں اصالت تعریف ہے۔ اور نکرہ تب مبتداء بن سکتا ہے جب اس میں تخصیص آجائے اور وجوہ تخصیص کو جاننے کے لئے (تنویر صفحہ نمبر ۹۱ کو ملاحظہ فرمائیں ۔

یاسعایۃ النحو)۔

﴿وحتی لانتھاء الغایۃ فی الزمان﴾

پھلی ترکیب : (علیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً بدل ہے ۔ (سبعۃ عشر) سے۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب : (علیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ (ل) لام حرف جار (للاستعلاء) مرکب اضافی مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثابت کے۔ (ثابت) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ (ھو) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب : (علیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو (احدھا) یا (بعضھا) ہے۔ پھر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

چوتھی ترکیب : (علیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر جس کے لیے (منھا) ظرف مستقر خبر مقدم ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہے۔

پانچویں ترکیب : (منھا) ظرف مستقر خبر مؤخر ہے۔ (علیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مقدم۔

چھٹی ترکیب : (علیٰ) مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال (للاستعلاء) ظرف مستقر متعلق ہے کائناً کے (کائناً) اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء نحو زید علی السطح مرکب اضافی خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ساتویں ترکیب : (علیٰ) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لئے۔ اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

للاستعلاء۔ نحو زید علی السطح وعلیہ دین

(للا ستعلاء) اس میں بھی چھ ترکیبی احتمال ہیں۔ دو مشہور ہیں۔ اس کو (للاختصاص) پر قیاس کر لیں۔ (نحو زید علی السطح) یہ جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ (و) عاطفہ (علیہ ظرف (دین) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ (۲): (علیہ) ظرف مستقر خبر مقدم (دین) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء لفظاً۔ مبتداء خبر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ مراد لفظ۔ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ نحو مضاف بشرح سابق اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ نحو ہ ہے۔ یا مفعول بہ ہے فعل محذوف (اعنی) کا۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ۔

وقد تكون بمعنى الباء

ترجمہ : اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ لفظ علیٰ ثابت وہ لفظ علیٰ ثابت جو ہے اور ساتھ معنی باء کے۔

ترکیب : قوله وقد تكون : واو عاطفہ۔ قد برائے تعلیل (تکون) فعل از افعال ناقصہ (هی) در و مستتر راجع بسوئے (علیٰ) مرفوع محلاً اسم (با) حرف جار (معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف (الباء) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے با جار کے لئے۔ جار مجرور ظرف مستقر خبر ہے (تکون کی) فعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ نحو مررت عليه بمعنى الباء ﴾

مثال اس کی بھی حسب سابق چار تراکیب ہیں

ترجمہ : مثال اس کی مثل مررت علیہ کی ہے درانحالیکہ ہونے والا ہے وہ مررت علیہ ہونے والا جو ہے تو ساتھ معنی مررت بہ کے۔ گزرا میں گزرا جو بھی تو اسو پر اس فلاں کے یعنی گزرا میں گزرا جو تو ساتھ اس فلاں کے۔

ترکیب : نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ (مررت علیہ) ذوالحال (با) حرف جار۔

(معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف (لفظ مررت به) مضاف الیہ مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہے۔ (ثابتاً) کے۔ (ثابتاً) صیغہ صفت بتفصیل سابق۔ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال ہوا۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل محذوف کا جو کہ (اعنی)۔ ہے۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

وقد تكون بمعنى فى نحو قوله تعالىٰ ان كنتم علىٰ سفر اى فى سفر

ترجمہ اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ لفظ علیٰ ثابت وہ لفظ علیٰ ثابت جو تو ساتھ معنی فی کے۔ مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ ان کنتم علیٰ سفرٍ کے ہے۔ اگر ہو تم سفر میں یعنی سفر میں۔

ترکیب : فو وقد تكون بمعنى فى . اس جملہ کی ترکیب بعینہٖ وقد تكون بمعنى الباء والی ہے۔ نحو قوله تعالىٰ ......: قوله تعالىٰ بشرح سابق قول ہے (ان) حرف شرط۔ کنتم فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر۔ تم ضمیر مرفوع محلاً اسم (علیٰ) حرف جار (سفر) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر مفسَّر۔ اى فى سفر مفسِّر۔ مفسر مفسَّر سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہے (ثابتین) کے۔ (ثابتین) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی (کنتم) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ شرط مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر یہ مضاف الیہ ہے نحوہ مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل محذوف کا جو کہ (اعنی) ہے۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

فائدہ: لفظ (علیٰ) کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمی (۲) حرفی۔ اسمی فوق کے معنی میں ہوتا ہے جب کہ اس پر مِن داخل ہو جیسے (مررت من علیه)۔ یعنی (فوقه) میں اس کی اوپر کی جانب سے گزرا۔ اور حرفی آٹھ معنوں کے لئے آتا ہے۔ (تین) معنی مصنف نے بیان کیے ہیں۔ باقی درج ذیل ہیں۔

(۱): مصاحبت کے لیے جیسے وا تی الما ل علیٰ حبه۔ ای مع حبه۔

(۲): تعلیل کے لئے جیسے لتکبرو اللّٰه علیٰ ما هد کم یعنی لاجل هد ایته ایا کم۔

(۳): بمعنی عن جیسے

اذا کتالوا علی النا س یستو فو ن۔

(۵) برائے اضراب یعنی کلام سابق سے اعراض کرنے کے لیے جیسے لکل تداوینا فلم یشف ما بنا۔ علیٰ قرب الد ار خیر من البعد۔ علی ان قرب الد ار لیس بنافع۔ اذا کا ن من لهواه لیس بذی ود۔

وعن للبعد والمجا وزة نحو رميت السهم عن القوس

ترجمہ: بغ تراجم مثل شرح سابق۔ اور عن ثابت ہے وہ عن ثابت جو ہے تو واسطے دوری اور مجاوزت کے۔ مثال اس کی مثل رمیت السهم عن القوس کے ہے۔ پھینکا میں نے تیر کو پھینکا جو تو قوس سے۔ یعنی تیر دور ہو گیا قوس سے بسبب پھینکنے کے۔

فائدہ: (عن) یہ بتا تا ہے کہ اس کا ماقبل مابعد سے تجاوز کر گیا اور دور ہو گیا جیسے (رمیت السهم عن القوس) میں نے یہ بتایا کہ تیر کمان سے نکل گیا اور دور ہو گیا۔ جس کا سبب

(رمی) یعنی تیر پھینکنا ہے اس جگہ مجاوزۃ میں شرکت کے معنی مراد نہیں بلکہ مطلق بعد کے معنی میں اس کا استعمال ہوا ہے اس لیے مجاوزت کے ساتھ لفظ بعد کا اضافہ کیا گیا۔

ترکیب: وعن للبعد والمجا وزة الخ: اس کی ترکیب بھی بعینہ (وعلیٰ للاستعلاء) کی

طرح ہے نحو رمیت ۔الخ نحو رمیت کی ترکیب ماقبل میں تفصیل سے گزر چکی ہے وہاں ہی مراجعت فرمائیں۔

وفی للظرفیة نحو المال فی الکیس ونظرت فی الکتاب

ترجمہ : سترہ جو فی وغیرہ ہیں الخ۔اور فی ثابت ہے وہ فی ثابت جو ہے تو واسطے ظرفیت کے۔مثال اسکی مثل المال فی الکیس کے ہے۔مال ثابت ہے وہ ثابت جو ہے تو تھیلے میں۔اور دیکھا میں نے دیکھنا جو بھی تو کتاب میں۔

ضابطہ : ﴿ وفی للظرفیة ﴾ ظرف مستقر دو حال سے خالی نہیں ہے۔معرفہ کے بعد واقع ہوگا یا نکرہ کے بعد۔ اگر معرفہ کے بعد واقع ہو۔تو ترکیب میں چار چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بنے گی۔

(۱)۔اگر معرفہ مبتداء ہے تو یہ اس کی خبر بنے گی۔جیسے الحمد للّٰہ

(۲) اگر موصول ہے تو یہ صلہ بنے گی۔جیسے والذین من قبلکم۔

(۳) اگر معرفہ موصوف ہے تو یہ صفت بنے گی۔جیسے بحل مشکلات الکافیہ للعلامۃ للعلامہ جار مجرور (الکافیہ) کی صفت ہے

(۴) اگر ان تینوں صورتوں میں سے کوئی بھی صورت نہیں ہے تو پھر ظرف مستقر معرفہ سے حال واقع ہوگا۔جیسے (فاللفظیة منھا) (اللفظیة) ذوالحال (منھا) جار۔مجرور ظرف مستقر اس سے حال ہے۔اگر ظرف مستقر نکرہ کے بعد واقع ہو رہی ہے۔تو ہمیشہ اس کی صفت بنے گی۔ جیسے علیٰ معنی فی نفسھا۔ فی نفسھا ۔جار مجرور ظرف مستقر متعلق (کائن) کے ہو کر صفت ہے جو کہ نکرہ ہے۔

ترکیب : وفی للظرفیة کی ترکیب میں بھی بعینہٖ وہی سات احتمالات ہیں جو (وعلیٰ للاستعلاء) کی ترکیب میں ہیں وہاں ہی ملاحظہ فرمائیں اور للظرفیة کی ترکیب میں پانچ احتمال ہیں جن میں دو مشہور ہیں۔ للاستعلاء میں گزر چکے ہیں۔

ترکیب : ﴿نحو المال فی الکیس﴾ (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (المال) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (فی) حرف جار۔ (الکیس) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے کائن کے۔ (کائن) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔

﴿و نظرت فی الکتاب﴾ واو حرف عاطفہ (نظرت) فعل با فاعل (فی) حرف جار (الکتاب) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ ہے مضاف نحو کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے۔ فعل محذوف کا جو کہ (اعنی) ہے۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وللا ستعلاء نحو قولہٖ تعالیٰ ولاُ صلبنکم فی جذوع النخل

ترجمہ : اور فی ثابت ہے وہ فی ثابت جو ہے تو واسطے بلندی کے۔ مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ۔ ولا وصلبنکم فی جذوع النخل کے ہے۔ اور البتہ ضرور بضرور سولی چڑھاؤں گا میں تم کو سولی جو چڑھاؤں گا تو اوپر کھجور کے تنوں کے۔ اس جملہ کی ترکیب میں بھی مذکورہ بالا چھ احتمالات ہیں جن میں دو مشہور ہیں۔

ترکیب : لفظ قولہ تعالیٰ بشرح سابق واو عاطفہ (ولا وصلبنکم) جملہ فعلیہ خبریہ مراد لفظ اسم تاویلی مجرور لفظاً مقولہ۔ قول مقولہ بشرح سابق مضاف الیہ (نحو) مضاف کا (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر اعنی کا۔

فائدہ: حرف (فی) کا استعمال درج ذیل معانی کے لئے بھی ہوتا ہے۔

(۱) مصاحبت کے لئے جیسے (ادخلوا فی اقسم ای مع اقسم)

(۲) تعلیل کے لئے جیسے
ان امرأة دخلت النار فی هرة جستها هے
(ای لاجل هرة جستها)
(۳) بمعنی الیٰ کے جیسے فردوا ایدیهم فی افواههم ای الیٰ افواههم ۔ زائدہ جیسے
ارکبوا فیها ای ارکبوها۔ رکب صله فی کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔

والکاف للتشبیة نحو زید کالاسد

ترجمہ : سترہ جو کاف وغیرہ ہیں پنج تراجم مثل سابق۔ اور کاف ثابت ہے وہ کاف ثابت جو ہے تو واسطے تشبیہ دینے کے مثال اسکی مثل زید کالاسد کے ہے۔ زید ثابت ہے وہ زید ثابت جو ہے تو مثل شیر کے۔

ضابطہ حروف جارہ بعض وہ ہیں جو حرفیت اور اسمیت میں مشترک ہیں اور وہ پانچ ہیں.
۱ : کاف ۲: عن ۳: علیٰ ٤: مذ ٥: منذ ۔

(۱): کاف اسمیت علی المذهب الاصح شعر کے ساتھ مختص ہے جیسے یضحکن عن کالبرد المنهم . اور عند البعض کلام نثر میں بھی ہے جیسے (محمد کالاسد) . ای مثل کالاسد ۔ علامہ زمخشری کهیئة الطیر فانفخ فیه ۔ میں کاف اسمیہ بناتے ہیں۔

(۲) عن (۳). علیٰ ۔ جب ان پر (من) داخل ہو جائے جیسے (من) عن یمینی ۔ اس میں عن اسم ہے. بمعنی جهت من علیه اس میں علیٰ اسم ہے۔ بمعنی فوق اور ان پر علیٰ بھی داخل ہوتا ہے (۴) : مذ (۵) منذ یہ دو مقام پر اسم ہوں گے (پہلا مقام) اسم مرفوع پر داخل ہوں جیسے ما رأیته مذ یومان او منذ یوم الجمعة ۔ اس وقت یہ دونوں مبتداء اور مابعد خبر ہوگی اور عند البعض برعکس اور عند البعض یہ ظرف مابعد فاعل ہوگا۔ (دوسرا مقام) جب یہ جملہ پر داخل ہو۔ خواہ جملہ اسمیہ ہو خواہ جملہ فعلیہ ہو اس صورت میں بالاتفاق اسم ظرف ہوں گے۔

ترکیب : والکاف للتشبیہ :اس جملہ میں بھی وہی سات ترکیبی احتمال ہیں ۔جو(اللام) میں ہیں. (للتشبیہ) میں بھی ترکیبی سات احتمال ہیں۔مشہوردو ہیں۔اس کو اللام للاختصاص میں دیکھ لیں۔

ترکیب : نحو زید کالاسد: نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (کاف) حرف للتشبیہ جار (اکالاسد:) مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے ثابت کے۔ثابت صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جو کہ اعنی ہے۔

وقد تکون زائدۃً نحو قولہٖ تعالیٰ لیس کمثلہٖ شئی

ترجمہ : اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ لفظ کاف زائدہ وہ لفظ کاف۔مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے اس اللہ تعالیٰ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئ کے ہے نہیں کوئی چیز۔مثل اس اللہ تعالیٰ کے۔

ترکیب : ﴿قد تکون زائدۃ﴾ واو عاطفہ قد حرف تعلیل (تکون) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم۔ناصب خبر۔(ھی) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے الکاف مرفوع محلاً اسم (ز ائدۃ) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔فعل ناقصہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نحو قولہٖ تعالیٰ ......:نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (قولہٖ تعالیٰ) بشرح سابق قول ہوا۔ (لیس) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر (کاف) حرف جار (مثل) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم (شئی) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم مؤخر (لیس) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مقولہ ہوا قول کا قول اپنے مقولہ سے مل کر مجرور محلاً مضاف الیہ ہے نحو مضاف کا۔مضاف

اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جولہ (اعنی) ہے۔

ومذ منذ لابتداء الغاية فی الزمان الماضی نحو ما رائیته مذ یوم الجمعة او منذ یوم الجمعة ای ابتدائیة عدم رؤیتی ایاه کان یوم الجمعة الیٰ الآن۔

ترجمہ : سترہ جو مذ وغیرہ ہیں الخ پنج تراجم مثل سابق۔اور مذ ثابت ہے وہ مذ ثابت جو ہے واسطے فاصلے کی ابتدا کے ابتدا جو ہے تو زمانے میں ایسا زمانہ کہ ماضی یا فاصلہ ایسا فاصلہ کہ ثابت ہے وہ فاصلہ ثابت جو ہے تو زمانے میں ایسا زمانہ کہ ماضی۔یا فاصلہ درانحالیکہ ہونے والا ہے وہ فاصلہ ہونے والا جو ہے تو زمانے میں ایسا زمانہ کہ ماضی مثال اس کی مثل ما رأیته مذ یوم الجمعة یا ما رأیته منذ یوم الجمعة کے ہے۔نہیں دیکھا میں نے اس کو دیکھا جو نہیں تو جمعہ کے دن سے یعنی ابتدا میرے نہ دیکھنے کی اس کو ہوئی وہ ابتدا جمعہ کے دن سے اب تک۔

ضابطہ مذ ومنذ :یہ دو مقامات پر اسم ہوتے ہیں۔

(**پہلا مقام**) جب یہ اسم مرفوع پر داخل ہوں جیسے ما رائیته مذ یومان اومنذ یوم الجمعة . اس وقت یہ دونوں مبتداء اور مابعد خبر ہوگی اور عند البعض برعکس اور عند البعض یہ ظرف ما بعد فاعل ہوگا۔

(**دوسرا مقام**) جب یہ جملہ پر داخل ہوں خواہ وہ جملہ فعلیہ ہو یا اسمیہ۔اس صورت میں بالاتفاق اسم ظرف ہوں گے۔ان دو مقامات کے علاوہ یہ جارہ ہوں گے۔

قولہ ومذ ومنذ لا بتداء الغاية فی الزمان الماضی۔

ترکیب : ان میں بھی ترکیبی احتمال حسب سابق چھ ہیں۔(۱): (مذ) بتاویل هذا اللفظ مرفوع محلاً معطوف علیہ (منذ) بتاویل هذا اللفظ مرفوع محلاً معطوف۔معطوف علیہ اپنے

معطوف سے مل کر مبتداء۔ باقی اس میں بھی مذکورہ چھ ترکیبی احتمال ہیں اور لا بتداء الغایۃ میں بھی وہی ترکیبی احتمالات ہیں۔

ترکیب : نحو ما رأیتہ مذ یوم الجمعۃ......الخ

(نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ما) نافیہ رأیت فعل بافاعل (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ مذ حرف جار یوم مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الجمعۃ مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور معطوف علیہ (او) حرف عطف (منذ یوم الجمعۃ) حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف متعلق ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر (ای) حرف تفسیر (ابتداء) مصدر مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (عدم) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی۔ (رؤیۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثالث۔ (ی) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ (ایاہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ رؤیۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہو عدم مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ابتداء کا۔ ابتداء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء۔ (کان) فعل از افعال ناقصہ (ھو) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً اسم (یوم) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (الجمعۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر (الی) حرف جار (الآن) مبنی برفتحہ مجرور محلاً۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے کان کے۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ مفسّر اور مفسّر سے مل کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جو اعنی ہے۔

ضابطہ : الآن۔ الثٰن۔ یہ مبنی برفتحہ ظرف زمان مفعول فیہ بنتے ہیں فعل محذوف کے لیے جیسے الآن وقد عصیت یہاں مفعول فیہ ہے فعل محذوف کا جو کہ اتؤمن ہے۔

وقد تكونان بمعنى جميع المدة نحو ما رأيته مذ يومين او منذ يومين اى جميع مدت انقطاع رؤيتى اياه يومان

ترجمہ : اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ دونوں مذ اور منذ ثابت وہ دونوں ثابت جو ہیں تو ساتھ معنی تمامی مدت کے مثال اسکی مثل ما رأيته مذ الخ کے ہیں نہیں دیکھا میں نے اس کو نہیں جو دیکھا تو دو دن سے یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی تمام مدت دو دن ہے۔

ترکیب : واو عاطفہ یا مستانفہ .قد برائے تقلیل (تكونان) فعل از افعال ناقصہ (الف) ضمیر مرفوع محلاً اسم (با) حرف جار (معنى) مجرور بالکسرہ تقدیراً (جميع) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ مضاف (المدة) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ (جميع) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہو معنیٰ کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب : ﴿**نحو ما رائيته مذ يومين**﴾ (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ما) نافیہ (رأيت) فعل بافاعل (ه) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ (مذ) حرف جار (يومين) مجرور بالیاء لفظاً۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (منذ يومين) جار مجرور معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسر (اى) حرف تفسیر (جميع المدة انقطاع رؤيته اياه) حسب ترکیب سابق مبتداء۔ (يومان) خبر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحو ه ہے یا مفعول بہ فعل مقدر کا جو کہ اعنی ہے۔

ضابطہ (مذ ومنذ) یہ دونوں معنوں کے لیے آتا ہے۔

(۱) اول مدت کے لیے۔ جس وقت (متی) کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں جیسے کوئی سوال کرے۔ متی ما رأيت زيداً جواب ما رائيته مذ يوم الجمعة ۔ یہاں اول مدت والا

معنی ہے۔(۲) جمع مدت والا معنی ہو۔ جب کہ (کم) کے جواب بننے کی صلاحیت ہو جیسے کم مدۃً ما رأیت زیداً ۔ ما رأیت مذ یو مان ۔ (مذ و منذ) کے بارے میں مزید تفصیل تنویر صفحہ نمبر ۳۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ورب للتقلیل ولا یکون مجرور ھا الا نکر ۃ موصوفہ ولایکون متعلقۃ .... نحو رجل کر یم لقیتہ

ترجمہ : سترہ جورب وغیرہ جو ہیں الخ پنج تراجم مثل سابق۔ اور رب ثابت ہے وہ رب ثابت جو ہے تو واسطے تقلیل کے اور نہیں ہوتا مجرور اس رب کا مگر نکرہ ایسا نکرہ کہ موصوفہ وہ نکرہ اور نہیں ہوتا متعلق اس رب کا مگر فعل۔ ایسا فعل کہ ماضی۔ مثال اس کی مثل رب رجل کریم لقیتہ کے ہے۔ بہت کم مرد۔ ایسے مرد کہ سخی وہ مرد ملا میں ان میں سے۔

ضابطہ (رُبَّ) کا مدخول نکرہ موصوفہ ہوگا۔ یا ضمیر غائب جس کی تمیز نکرہ موصوفہ ہو گی۔ اور یہ ضمیر علیٰ مذھب البصرین ہمیشہ واحد مذکر غائب ہوگی۔ اور علیٰ مذھب الکوفیین بدلتی رہے گی۔ (خلاصہ) رُبَّ بالواسطہ یا بلا واسطہ نکرہ موصوفہ پر ہی داخل ہوگا۔

ضابطہ (رُبَّ) کے لیے جواب کا ہونا ضروری ہے جو ہمیشہ فعلیہ ماضیہ ہوگا۔

ضابطہ (رُبَّ) کا مدخول اپنے مابعد کے لیے مفعول بنے گا اگر مابعد میں عمل کی استعداد ہو جیسے رب رجل کریم لقیت اور اگر استعداد نہ ہو تو مبتداء بنے گا جیسے رب رجل کریم لقیتہ ۔ مزید ضوابط قدۃ العا مل صفحہ نمبر ۴۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ربّ للتقلیل﴾

پہلی ترکیب : (رُبَّ) مرفوع بالضمہ لفظاً بدل ہے ۔ (سبعۃ عشر) سے۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہے ھی مبتداء محذوف کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب : (رُبَّ) مرفوع محلاً مبتداء۔ (ل) لام حرف جار (تقلیل) مرکب اضافی مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثابت کے ۔ (ثابت) صیغہ صفت

معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعله (هو) ضمیر در و مستتر راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب: (رُبَّ) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو (احدھا) یا (بعضھا) ہے۔ پھر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

چوتھی ترکیب: (رُبَّ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر جس کے لیے (منھا) ظرف مستقر خبر مقدم ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہے۔

پانچویں ترکیب: (منھا) ظرف مستقر خبر مؤخر ہے۔ (رُبَّ) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مقدم۔

چھٹی ترکیب: (رُبَّ) مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال (للتقلیل) ظرف مستقر متعلق ہے کائناً کے (کائناً) اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء نحو رب رجل کریم لقیتہ مرکب اضافی خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ساتویں ترکیب: (رُبَّ) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لئے۔ اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

﴿نحو رب رجل کریم لقیتہ﴾

اس میں بھی ترکیبی احتمالات چار ھیں

پھلی ترکیب: (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (رُبَّ) حرف جار برائے تقلیل (رجل) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (کریم) صیغہ صفت (ھو) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے (لقیت) مؤخر کے (لقیت) فعل بافاعل (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے

مبتداءمحذوف کی جوکہ (نحو ہ) ہے

دوسری ترکیب : نحورب رجل کریم لقیتہ یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے(اعنی فعل محذوف کے لیے . (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔(انا) ضمیر درومستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداءمؤخر اور للتقلیل خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للتقلیل ظرف کے لئے۔

﴿ ولا یکون مجرورھا الا نکرۃ موصوفۃ ﴾

ترکیب : واوعاطفہ (لا) نافیہ (یکون)فعل مضارع ازافعال ناقصہ مجرور مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف(ھا)ضمیر مجرورمحلاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کراسم (الا)حرف استثناء(نکرۃٍ)منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (موصوفۃٍ)منصوب بالفتحہ لفظاً صفت۔موصوف صفت مل کرمستثنیٰ مفرغ ہوکرمعطوف علیہ ولایکون متعلقۃ الا فعلاً ما ضیاً حسب ترکیب مذکورمعطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وقد تدخل علیٰ الضمیر المبھم ولا یکون تمیزہ الا نکرۃ موصوفہ نحو ربہ رجلا جواداً

ترجمہ : اور کبھی کبھی داخل ہوتا ہے وہ رُبَّ داخل جوہوتا ہے تواوپر ضمیر کے۔ایسی ضمیر کے مبہم وہ ضمیر۔نہیں ہوتی تمیزاس رُبَّ) کی مگرنکرہ ایسا نکرہ کہ موصوفہ وہ نکرہ۔مثال اس کی مثل ربہ رجلا جواد اً کے ہے۔بہت کم وہ ازروئے مرد کے ایسے مرد کے سخی وہ مرد ملا میں ان سے۔

﴿وقد تدخل علیٰ الضمیر المبھم﴾

ترکیب : و او عاطفہ یامستانفہ قد برائے تقلیل(تدخل) فعل مضارع ھی ضمیر درومستتر مرفوع محلاً فاعل (علیٰ) حرف جار(الضمیر) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف(المبھم) مجرور بالکسرہ

صفت۔موصوف صفت ملکر مجرور۔جار مجرور ظرف لغو متعلق تدخل فعل کے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ ۔

﴿ ولا یکون تمیزہ الا نکرۃ موصوفۃ ﴾

واو عاطفہ (لا) نافیہ (یکون) فعل ازافعال ناقصہ (تمیز) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم (الا) حرف استثناء (نکرۃ) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (موصوفۃ) منصوب بالفتحہ لفظاً صفت۔موصوف صفت مل کر خبر۔فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ نحو ربہ رجلا جوادا ﴾: (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (رُبَّ) حرف جار برائے تقلیل (ہ) ضمیر مجرور محلاً ممیز (رجلاً) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (جَوَّاداً) صیغہ صفت (ھو) ضمیر درو مستتر فاعل۔صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔موصوف صفت مل کر تمیز۔ممیز تمیز سے مل کر مجرور۔جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوا (لقیت) فعل مقدر کے۔فعل فاعل اپنے مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا (نحو) مضاف کا (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جو کہ (اعنی) ہے۔پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ۔

والواو للقسم وھی لا تدخل الا علی الاسم الظاھر لاعلی المضمر نحو واللہ لاشربن اللبن۔

ترجمہ: بیچ تراجم مثل سابق۔اور واؤ ثابت ہے وہ واؤ ثابت جو ہے تو واسطے قسم کے اور وہ واؤ داخل نہیں ہوتا مگر داخل جو ہوتا ہے تو اوپر اسم کے ایسا اسم کہ ظاہر ہونے والا وہ اسم نہیں داخل ہوتا وہ واؤ نہیں جو داخل ہوتا تو اوپر ضمیر کے۔مثال اس کی مثل واللہ لاشربن اللبن کے ہے۔قسم کھا

تاہوں میں قسم جو کھاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی کہ البتہ ضرور بضرور پیؤں گا میں دودھ کو۔

قولہ ۔ لا علی المضمر

ضابطہ حتی . لکن . بل . لا . (حتی) کے عاطفہ ہونے کے لیے شرائط چار ہیں۔

(۱): اسم ہو۔(۲): اسم ظاہر (۳): معطوف معطوف علیہ کا بعض ہو (۴): ماقبل سے زیادتی ہو جیسے مات الناس حتی الانبیاء یا ماقبل سے نقص ہو جیسے المؤمن یجزی بالحسنات حتی مثقال الذرة .

لکن: کے عاطفہ ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں (۱): معطوف مفرد ہو۔(۲): مقرون بالواو نہ ہو (۳): نفی اور یا نہی کے بعد ہو۔ جیسے ما مررت برجل صالح لکن طالح۔

بل : کے لیے دو شرطیں ہیں۔(۱): معطوف مفرد ہو۔(۲) اثبات یا نفی یا امر یا نہی کے بعد ہو جیسے قام زید بل عمر ۔

لا: کے عاطفہ ہونے کے لیے چار شرطیں ہیں۔

(۱): معطوف مفرد و جملہ محل اعراب ہو۔

(۲): اثبات یا امر۔ دعا یا تخصیص کے بعد ہو۔

(۳): اور حرف عطف متصل نہ ہو۔

(۴): معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان عناد نہ ہو۔ جیسے جاءنی رجل لا امرأة.

قولہ وهی لا تدخل الخ: (واو) عاطفہ (هی) ضمیر مرفوع محلا مبتداء (لاتدخل) فعل مضارع منفی (هی) ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل (الا) حرف استثناء (علیٰ) حرف جار (الاسم) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (الظاهر) مجرور بالکسرہ لفظاً صفت موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور معطوف علیہ (لا) عاطفہ (علیٰ المضمیر) جار مجرور معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے (لا تدخل) کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مراد لفظاً اسم تاویلی مرفوع محلا خبر مبتداء (هی) کی مبتداء خبر

جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ الواو للقسم ﴾

پہلی ترکیب : (الواو) مرفوع بالضمہ لفظاً بدل ہے ۔ (سبعة عشر) سے۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہے ھی مبتداء محذوف کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب : (الواوُ) مرفوع محلاً مبتداء۔ (ل) لام حرف جار (قسم) مرکب اضافی مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثابت کے ۔ (ثابت) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ (ھو) ضمیر درو مستتر راجع بسوئے مبتداء مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت کا اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب : (الواو) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو (احدھا) یا (بعضھا) ہے۔ پھر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبرئیہ۔

چوتھی ترکیب : (الواو) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر جس کے لیے (منھا) ظرف مستقر خبر مقدم ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہے۔

پانچویں ترکیب : (منھا) ظرف مستقر خبر مؤخر ہے۔ (الواو) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مقدم۔

چھٹی ترکیب : (الواو) مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال (للقسم) ظرف مستقر متعلق ہے کائناً کے (کائناً) اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء نحو رب رجل کریم لقیته مرکب اضافی خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ساتویں ترکیب : (الواو) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ ہے (اعنی) فعل محذوف کے لئے۔ اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

﴿نحو واللہ لا شربن اللبن﴾ احتمالات چار ھیں

پھلی ترکیب : (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف **قولہ** واللہ لا شربن اللبن:(نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف(واو) قسمیہ جارہ(اللہ) مقسم بہ مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور متعلق ہے فعل(اقسم) مقدر کے فعل با فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر قسم(لا شربن) فعل مضارع معلوم مؤکد بنون ثقیلہ (اللبن) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم قسم اپنی جواب قسم سے جملہ انشائیہ ہوکر مضاف الیہ(نحو) مضاف کا(نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے

دوسری ترکیب :نحو واللہ لا شربن اللبن یہ مرکب اضافی منصوب محلاً مفعول بہ ہے(اعنی فعل محذوف کے لیے. (اعنی)) فعل مضارع مرفوع تقدیراً۔(انا) ضمیر در ومستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مبتداء مؤخر اور للقسم خبر مقدم ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ مرکب اضافی فاعل ہے للقسم ظرف کے لئے۔

وقد تکون بمعنی رُبَّ نحو وعالم یعمل بعلمہٖ ای رب عالم یعلم بعلمہٖ

ترجمہ : اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ واؤ ثابت وہ واؤ۔ ثابت جو تو ساتھ معنی رُبَ کے۔ مثال اسکی مثل وعالم یعمل بعلمہ کے ہے۔ بہت کم عالم ایسا عالم کہ عمل کرتا ہو وہ عالم عمل جو کرتا ہو تو ساتھ علم اپنے کے۔ ملا میں اس سے یعنی بہت عالم الخ۔

وقد تکون بمعنی رُبَ: اس کی ترکیب بعینہٖ وقد تکون علیٰ بمعنی البا کی طرح ہے۔

ترکیب : قولہ نحو وعالم یعمل ......الخ :نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف واو جارہ (عالم) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف یعمل فعل مضارع معلوم (ھو) ضمیر در ومستتر مرفوع محلاً فاعل باحرف جار(علمہٖ) مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق یعمل کے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مفسر۔

(ای) حرف تفسیر (ب) حرف جار عالم مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (یعمل بعلمہٖ) حسب ترکیب صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مفسر۔ مفسر مفسر سے مل کر متعلق ہوا (لقیت) مقدر کے۔ (لقیت) فعل مقدر جملہ فعلیہ ہوکر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ ہوا نحو کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر اعنی کا۔

والتاء للقسم

ترجمہ : پنج تراجم مثل سابق۔ اور تاء ثابت ہے وہ تاء ثابت جو ہے تو واسطے قسم کے۔

ترکیب : **قولہ** والتاء للقسم :اس کی ترکیب بعینہٖ (وعلیٰ للاستعلاء) کی طرح ہے۔

وھی لاتدخل الا علیٰ اسم اللہ تعالیٰ

ترجمہ : اور وہ تاء داخل نہیں ہوتی مگر داخل جو ہوتی ہے تو اوپر اللہ تعالیٰ کے نام کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ۔

ترکیب : **قولہ لا تدخل** ......الخ :واو عاطفہ (ھی) مرفوع محلاً مبتداء (لاتدخل) فعل مضارع منفی معلوم (ھی) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (الا) حرف استثنا۔ (علیٰ) حرف جار (اسم) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ (لفظ اللہ) ذوالحال۔ (تعالیٰ) جملہ حال ذوالحال حال مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق لا تدخل کے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ نحو تاللہ لاضربن زیدا ﴾

ترجمہ : مثال اس کی مثل تاللہ لاضربن زیداً کے ہے۔ قسم کھاتا ہوں میں۔ قسم جو کھاتا ہوں تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کہ البتہ ضرور بضرور ماروں گا میں زید کو۔

ترکیب : نحو تاللہ الخ:(نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (تا) قسمیہ جار لفظاً (اللہ) مقسم بہ مجرور لفظاً۔ جار مجرور متعلق سے مل کر قسم (لا ضربن) فعل مضارع واحد متکلم مؤکد

اعلم انه لا بد للقسم من الجواب وان وكان جوابه جملة اسمية ـفان واجب ان تكون مصدرة ـ بان او لام الا بتداء نحو والله ان زيداً قائم و والله لزيد قائم

ترجمہ : یقین کرتو اے طالب علم اس بات پر کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں کوئی چارہ چارہ جو نہیں تو واسطے قسم کے موجود وہ چارہ موجود جو نہیں تو جواب سے۔ پس اگر ہو جواب اس قسم کا جملہ ایسا جملہ کہ اسمیہ۔ پس اگر ہو وہ جملہ اسمیہ مثبتہ وہ جملہ اسمیہ تو واجب ہے یہ بات کہ ہو وہ جملہ اسمیہ شروع کیا ہوا وہ جملہ اسمیہ شروع جو کیا ہوا تو ساتھ لفظ ان کے یا ساتھ لام ابتداء کے۔ مثال اس کی مثل واللہ ان زیداً قائم اور واللہ لزید قائم کے ہے۔ قسم کھاتا ہوں میں قسم جو کھاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی کہ تحقیق زید کھڑا ہونے والا ہے وہ زید۔ اور قس کھاتا ہوں میں قسم جو کھاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی کہ البتہ زید کھڑا ہونے والا ہے وہ زید۔

ترکیب : اعلم فعل امر حاضر معلوم (انت) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل ان حرف از حروف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر شان منصوب محلاً اسم۔ لانفی جنس (بد) منصوب بالفتحہ لفظاً اس کا اسم (لام) حرف جار بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور با متعلق بد (من) حرف جار (الجواب) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لا کی خبر۔ لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ ہوا اعلم فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ضابطہ لفظ لا بد کا لا نافیہ اور بد بمعنی مفارقت سے مرکب ہے اس اعتبار سے لا بد بمعنی لا مفارقت ہے اور اس کو وجوب اور لزوم والا معنی لازم ہے۔ اب اس کا معنی ہوگا

ضروری اور لازمی۔

ترکیبی حیثیت ۔(ا):سیبویہ کے نزدیک لا بد شدت اتصال کی وجہ سے حبذ کی طرح مفرد بن گیا ہے لہذا لا بد مبتداء ہے اور مابعد خبر ہے اور یہی ترکیب بعض نحویوں سے حبذا زید کی منقول ہے۔

(۲):لانفی جنس بد مبنی بر فتحہ اسم ہوتا ہے اور اس کی خبر فی کے بعد آتی ہے کبھی مذکور ہوتی ہے اور کبھی منہ یا موجود محذوف ہوتی ہے اور اس کے بعد لام جارہ بھی آتا ہے وہ ہمیشہ بد کے متعلق ہوتا ہے۔

﴿ فان كان جوابه ﴾

ترکیب : فاتفصیلہ ان حرف شرط (کان) فعل ماضی ناقص جواب مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم (جملة) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (اسمية) منصوب بالفتحہ لفظاً صفت موصوف صفت سے مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فا جزائیہ ان حرف شرط کانت فعل ناقص ھی ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً اسم (مثبتة) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (اسمية) منصوب بالفتحہ لفظاً اس کی صفت موصوف صفت مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط دوم ﴿ وجب ان تكون مصدرة با ن او لام الابتداء ﴾ (وجب) فعل ماضی معلوم (ان) مصدریہ (تكون) فعل مضارع ناقص (ھی) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً اسم (مصدرة) منصوب بالفتحہ لفظاً (مصدرة) صیغہ صفت (ھی) ضمیر مرفوع محلاً اس کا نائب فاعل (با) حرف جار (ان) مجرور محلاً معطوف علیہ (او) حرف عطف (لام) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (الابتداء) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ۔ جار مجرور متعلق (مصدرة) کے صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی تکون کی ۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل

مفرد ہوکر فاعل ہوا (وجب) کا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء شرط دوم اپنی جزاء سے مل کر معطوف علیہ۔

﴿ وان کانت منفیة کانت مصدرة بما ولا وان ﴾

ترجمہ : اوراگر ہو جملہ اسمیہ منفیہ وہ جملہ اسمیہ تو ہوگا وہ جملہ اسمیہ شروع کیا ہوا وہ جملہ اسمیہ شروع جو کیا ہوا ہوگا تو ساتھ لفظ ما اور ساتھ لفظ لا کے اور ساتھ لفظ ان کے۔

ترکیب : (واو) عاطفہ (ان کانت منفیة) حسب ترکیب جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط (کانت مصدرة بما ولا وان) بشرح سابق جزاء۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر جزاء ہوئی شرط اول کی۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ تفصیلیہ ہوا۔

(۱): نحو واللہ ان زیداً قائم (۲): واللہ لزید قائم (۳): مثل واللہ مازید قائم (٤): واللہ لا بد فی الدار ولا عمرو (٥): واللہ ان زید قائم۔

ترجمہ : مثال اس کی مثل واللہ مازید قائماً وغیرہ کے ہے۔ قسم کھاتا ہوں میں قسم جو کھاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی کہ نہیں زید کھڑا ہونے والا وہ زید۔ اور قسم کھاتا ہوں میں قسم جو کھاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی کہ نہ زید موجود ہے وہ زید موجود جو نہیں تو گھر میں اور نہ عمرو۔ اور قسم کھاتا ہوں میں قسم جو کھاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی کہ نہیں زید کھڑا ہونے والا وہ زید۔

﴿ نحو و اللہ ان زیداً قائم ﴾

ترکیب : نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف و اللہ بشرح سابق قسم ان حرف ازمشبہ بالفعل زیداً منصوب بالفتحہ لفظاً اسم قائم مرفوع بالضمہ لفظاً خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر معطوف علیہ۔

(۲): واو حرف عاطفہ (واللہ) حسب سابق قسم (لام) برائے ابتداء (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (قائم) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب

قسم۔قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہوکر معطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

(۳): (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (واللہ) قسم (ما) مشبہ بلیس (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔قائما منصوب بالفتحہ لفظاً خبر (ما) مشبہ بلیس۔اسم اور خبر سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ۔

(۴):واو عاطفہ (واللہ) قسم لانفی (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ۔واو عاطفہ (لا) برائے تاکید (عمرو) مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء (فی) حرف جار (الدار) مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار اپنے مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر ہوئی مبتداء کی۔مبتداء خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم۔قسم جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اول

(۵): (واو) عاطفہ (واللہ) قسم (ان) نافیہ (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (قائم) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جواب قسم قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوکر معطوف ۔معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر مضاف الیہ ہوا (مثل) مضاف کا۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہوا فعل مقدر اعنی کا۔

ان كان جوابه جملة فعلية فان كانت مثبتة...........

ترجمہ : اور اگر ہو جواب اس قسم کا جملہ ایسا جملہ کہ فعلیہ تو پس اگر ہو وہ جملہ فعلیہ مثبتہ وہ جملہ فعلیہ تو ہوگا وہ جملہ فعلیہ شروع کیا ہوا وہ جملہ فعلیہ شروع جو کیا ہوا ہوگا تو ساتھ لفظ لام اور لفظ قد کے یا ساتھ لفظ لام کے درانحالیکہ اکیلا ہونے والا وہ لام۔مثال اس کی مثل لقد قام زید وغیرہ کے ہے۔قسم البتہ تحقیق کھڑا ہے زید اور قسم کھاتا ہوں میں کہ البتہ ضرور بضرور کروں گا میں اس طرح۔

ترکیب: (واو) عاطفه (ان کان) حسب ترکیب مذکور شرط اول (فان کانت مثبتة (فا) جزائیہ برائے تفصیل (ان کانت ......الخ) حسب ترکیب مذکور شرط دوم (کانت مصدرة با لـلام وقد او بـا لـلام وحده) (کانت) فعل ناقص (هی) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً اسم (مصدرة) صیغہ صفت (با) حرف جار (اللام) مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف (قد) معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف (با) حرف جار (اللام) مجرور بالکسرہ لفظاً ذوالحال (وحد منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ـــــ (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر حال ذوالحال حال سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق ہوا (مصدرة) کے صیغہ صفت کا اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی (کانت) فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔

وان كانت منفية فان كانت فعلاً ماضياً كانت مصدرة بما والله ما قام زيد

ترجمہ: اور اگر ہو وہ جملہ فعلیہ منفیہ وہ جملہ فعلیہ تو پس اگر ہو وہ جملہ فعلیہ فعل ایسا فعل کہ ماضی تو ہوگا وہ جملہ فعلیہ شروع کیا ہوا وہ جملہ فعلیہ شروع جو کیا ہوا ہوگا تو ساتھ لفظ ما کے۔ مثال اس کی مثل والله ما قام زيد کے ہے۔ قسم کھاتا ہوں میں کہ نہیں کھڑا زید۔

ترکیب: (واو) عاطفہ (وان كانت) حسب ترکیب مذکور شرط اول (فا) جزائیہ برائے تفصیل (كانت) فعل ماضی ناقص (هی) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً اسم ہے فعلاً منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف ماضياً منصوب بالفتحہ لفظاً صفت موصوف صفت مل کر (كانت) کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر حسب ترکیب مذکورہ جزاء۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر

معطوف علیہ (وان کانت فعلاً مضارعاً) (واو) عاطفہ (ان کانت ....الخ) حسب ترکیب مذکور شرط (کانت مصدرة بما ولا ولن) حسب ترکیب مذکور جزاء۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزاء۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزاء شرط اول کی (ان کانت جوابه جملة فعلية) ہے شرط جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

(۱)۔ مثل والله لقد قام زيد (۲)۔ والله لا فعلن كذا (۳)۔ مثل والله ما قام زيد (٤) مثل والله ما افعلن كذا ۔(٥) والله لا افعلن كذا (٦)۔ والله لن افعل كذا

وان كانت فعلاً مضارعاً

ترجمہ : اور اگر ہو وہ جملہ فعلیہ فعل ایسا فعل کہ مضارع تو ہو گا وہ جملہ فعلیہ شروع کیا ہوا وہ جملہ فعلیہ شروع جو کیا ہوا ہو گا تو ساتھ لفظ ما اور ساتھ لفظ لا اور ساتھ لفظ لن کے۔ مثال اس کی مثل ما افعلن كذا وغیرہ کے ہے۔ قسم کھاتا ہوں میں قسم جو کھاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی کہ ضرور بضرور میں نہیں کروں گا ایسا اور قسم کھاتا ہوں میں کہ ضرور بضرور نہیں کروں گا میں اس طرح اور قسم کھاتا ہوں میں ہرگز نہیں کروں گا میں اس طرح۔

ان تمام مثالوں کی ترکیب کو ماقبل پر قیاس کر لیں۔

ضابطہ وحده یہ لفظ ہمیشہ منفرداً کی تاویل میں ہو کر ماقبل سے حال ہوتا ہے۔

وقد يكون جواب للقسم محذوفاً ـ ان كان قبل القسم جملة كالجملة التى وقعت جوابه ـ

ترجمہ : اور کبھی کبھی ہوتا ہے جواب قسم کا محذوف وہ جواب اگر ہو جملہ ایسا جملہ کہ ثابت ہے وہ

جملہ ثابت جو ہے تو مثل اس جملہ کے ایسا جملہ کہ وہ جملہ واقع ہے وہ جملہ جواب اس قسم کا ثابت ہے وہ جملہ ثابت جو ہے تو پہلے اس قسم کے۔

ترکیب : (واو) عاطفہ یا مستانفہ (قد یکون الخ) حسب ترکیب سابق دال برجزاء (ان کان قبل القسم جملۃ کا لجملۃ التی وقعت جوابہ) (ان) حرف شرط کان فعل ناقص (قبل) ظرف زمان منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (القسم) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر خبر مقدم (جملۃ) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف۔ (کاف) للتشبیہ جارہ (الجملۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (التی) اسم موصول (وقعت) فعل ماضی (ھی) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ (جواب) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر اسم مؤخر کان کا۔ کان فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

او کان القسم واقعاً بین الجملۃ المذکورۃ

ترجمہ : یا ہو قسم واقع ہونے والی وہ قسم واقع ہونے والی جو ہو تو درمیان جملہ کے ایسا جملہ کہ ذکر کیا ہوا وہ جملہ۔

ترکیب : (او) حرف عطف (کان) فعل ناقص (القسم) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (واقعاً) صیغہ صفت (ھو) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل بین ظرف مضاف (الجملۃ) مجرور با لکسرہ لفظاً موصوف (المذکورۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا واقعاً کا۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط مؤخر ۔شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿مثل زید عالم واللہ ای واللہ ان زید عالم﴾

(مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (عالم) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مشابہ جواب قسم واللہ حسب ترکیب سابق قسم۔ جواب قسم (وجوباً) محذوف ہے۔ قسم عوض جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مفسر۔ (ای) حرف تفسیر (واللہ) قسم (ان زیداً عالم) بحسب ترکیب سابق جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر مفسر۔ مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہے مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ مثالہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جو کہ اعنی ہے۔

اس جملہ کی ترکیب بعینہ ماقبل والے جملہ جیسی ہے۔

وحاشا وخلا وعدا کل واحد منھا للاستثناء مثل جاءنی القوم حاشا زید وخلا زید وعدا زید

ترجمہ : پنج تراجم بہرسہ مثل سابق۔ اور حاشا اور خلا اور عدا ہر ایک ایک جو ہے تو ان تینوں حاشا وغیرہ سے ثابت ہے وہ ہر ایک ثابت جو ہے تو واسطے استثناء کے۔ مثال اس کی مثل جاءنی القوم حاشا زید وغیرہ کے ہے۔ آئی میرے پاس قوم آئی جو بھی تو سوائے زید کے۔ وھکذا خلا زید وعدا زید۔

ضابطہ (خلا عدا حاشا) کے علاوہ باقی حروف حرفیت کے ساتھ مختص ہیں۔

ضابطہ حاشا . خلا . عدا ۔کے بعد اسم مجرور ہو تو یہ حرف جار ہوں گے اور اگر منصوب ہو تو یہ فعل ہوں گے بہر صورت استثناء والا معنی ہوگا۔

ضابطہ فعل ہونے کی صورت میں ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوگا۔

ضابطہ خلا . عدا . اگر ما کے بعد ہو یا کلام کے شروع میں ہوں تو یقیناً فعل ہوں گے۔ تو پھر خلا . عدا کے بعد اسم مرفوع ہوگا۔ بنا بر فاعلیت کے ما خلا ما عدا کے بعد اسم منصوب ہوگا بنا بر مفعولیت کے۔

ترکیب : (واو) عاطفہ لفظ (حاشا) مرفوع محلاً معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف (خلا) مرفوع محلاً معطوف اول (واو) حرف عطف (عدا) مراد لفظ مرفوع محلاً معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مبتداء اول (کل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (واحد) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ صیغہ صفت (من) حرف جار (ھا) ضمیر مجرور محلاً۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق واحد کے صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء ثانی۔ (للاستثناء) جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر ہے مبتداء اول کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مثل جاء نی القوم حاشا زید وخلا زید وعدا زید ﴾

(مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (جاء نی) فعل (ی) ضمیر متکلم مفعول بہ (القوم) مر فوع بالضمہ لفظاً مستثنیٰ منہ۔ (حاشا) حرف جار برائے استثناء (زید) مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔ (واو) عاطفہ (خلا زید) حسب ترکیب مذکور معطوف اول۔ (واو) عاطفہ (عدا زید) معطوف دوم۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مستثنیٰ متصل۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا (جاء نی) فعل کا فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہو مثل مضاف کا۔

وقال بعضهم ان الا سم الواقع بعدها يكون منصوباً على مفعولية فحينئذ تكون هذه الالفاظ افعالاً و الفاعل فيها ضمير مستتر دائماً فالمثال المذكور فی معنی جاء نی القوم حاشا زيدًا وخل يذاوعدازيدًا۔

ترجمہ : اور کہاان نحویوں کے بعض نے کہ تحقیق اسم ایسا اسم کہ واقع ہونے والا وہ اسم واقع جو ہونے والا تو بعدان مذکورہ الفاظ حاشا وغیرہ کے بعد ہوگا وہ اسم منصوب وہ اسم منصوب جو تو اوپر مفعول ہونے کے پس اس وقت ہوں گے یہ ایسے یہ کہ الفاظ یا جو کہ الفاظ افعال اور فاعل ضمیر ہو گی ایسی ضمیر کہ چھپی ہوئی وہ ضمیر چھپی ہوئی جو تو ان الفاظ حاشا وغیرہ میں ایسا چھپنا کہ ہمیشہ رہنے والا ہے وہ چھپنا یا زمانے میں ایسا زمانہ کہ ہمیشہ رہنے والا وہ زمانہ یا چھپی ہوئی وہ ضمیر درانحالیکہ ہمیشہ رہنے والی ہے وہ ضمیر پس مثال ایسی مثال کہ وہ مثال ذکر کی ہوئی مثال ثابت ہے وہ مثال ثابت جو تو جاء نی القوم حاشا زیدًا وغیرہ کے معنی میں۔آئی میرے پاس قوم درانحالیکہ خالی تھی وہ قوم زید سے۔

ضابطہ (حینئذ) اصل میں (حین اذ کان کذا) تھا (کان کذا) کوحذف کر کے اس کے عوض (اذ) پر تنوین لائے اس کی ترکیب یہ ہوگی۔(فا) تفریعیہ (حین) مضاف (اذ) کی طرف اور (اذ) مضاف ہے (کان کذا) کی طرف (کان) فعل ناقص ضمیر اس کا اسم (کذا) اس کی خبر ہے۔(کان) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ ہے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر یہ مضاف الیہ ہے (حین) کا (حین) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم۔

ضابطہ اگر (حینئذ) پر (فا) داخل ہو تو یہ ہمیشہ مفعول فیہ مقدم ہوتا ہے فعل مؤخر کے لیے اور اگر بغیر (فا) کے ہو تو کبھی فعل مقدم اور کبھی مؤخر کے لئے مفعول فیہ ہوتا ہے۔

ضابطہ اسم اشارہ کے بعد اگر معرف باللام ہو۔تو اکثر اس کی صفت ہوتی ہے ذلک الکتاب ۔نکرہ کی صفت جملہ خبریہ ہو سکتی ہے جیسے قام زید ابو ہ عالم ۔

ترکیب : (واو) مستانفہ (قال) فعل ماضی (بعض) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ھم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر قول ہوا (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (الاسم) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (الواقع) منصوب بالفتحہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت سے مل کر اسم ہوا (ان) کا (بعد) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہے (الواقع) کا (یکون) فعل ناقص (ھو) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً اس کا اسم منصوبا منصوب بالفتحہ لفظاً صیغہ صفت (ھو) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل (علی) حرف جار (المفعولیۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور متعلق ہے (منصوبا) کے صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر یہ خبر ہوئی (یکون) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی (ان) کی۔ (ان) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب : (فا) تفریعیہ (حینئذ) اس کی اصل (حین اذ نصب الاسم الواقع بعدھا علی المفعولیۃ) ہے (حین) ظرف مبدل منہ (اذ) بدل الکل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر مضاف (نصب) فعل ماضی مجہول (الاسم) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (الواقع) (بعدھا) حسب ترکیب سابق صفت۔ موصوف صفت سے مل کر نائب فاعل ہوا (نصب) کا (علی المفعولیۃ) حسب ترکیب مذکور (نصب) کے متعلق فعل مجہول۔ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مقدم (تکون) کا (ھذہ) مرفوع محلاً موصوف (الالفاظ) مرفوع بالضمہ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر اسم (افعالاً) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ س فعل ناقص اسم خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ والفاعل منه ضمير مستتر دائماً ﴾

ترکیب : (واو) عاطفہ (الفاعل) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (فی) حرف جار (ھا) ضمیر مجرور محلاً جار مجرور متعلق مقدم ہے (مستتر) کا (ضمیر) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (مستتر) صیغہ صفت (ھو) ضمیر درو مستتر فاعل (دائماً) منصوب بالفتحہ لفظاً صفت مفعول مطلق تقدیر عبارت یوں ہوگی (استتاراً دائماً) صفت۔ تقدیر عبارت یہ ہوگی (زماناً دائماً) موصوف صفت سے مل کر یا مفعول مطلق ہوا مستتر صیغہ صفت کا یا مفعول فیہ کا صیغہ فاعل مفعول مطلق یا مفعول فیہ اور متعلق مقدم سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

مستتر دائماً کی دوسری ترکیب: (مستتر) صیغہ صفت (ھو) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا ذوالحال (دائماً) منصوب بالفتحہ لفظاً حال۔ ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل ہوا مستتر کا۔

﴿ فالمثال المذكور فی معنی جاء نی القوم حاشا زیداً ﴾

ترکیب : (فا) تفریعیہ (المثال) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف۔ موصوف صفت سے مل کر مبتداء (فی) حرف جار (معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً (جاء نی القوم ......الخ) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ۔

ضابطہ دائماً کی تین ترکیبیں ہو سکتیں ہیں۔

(۱) یہ صفت ہو زماناً یا وقتاً محذوف کے لیے اور موصوف صفت مل کر مفعول فیہ بنے گا۔

(۲) یا یہ صفت بنے گی مصدر محذوف کے لیے پھر موصوف صفت مل کر مفعول مطلق۔

(۳) یہ ماقبل سے حال۔

واذا وقعت خلا وعدا بعد ما مثل ما خلا زيدا وما عدا زيدا او فی صدر الكلام مثل خلا البيت زيداً وعدا القوم زيداً تعينتاً للفعلية۔

ترجمہ : اورجب واقع ہولفظ خلا اورلفظ عدا واقع جوہوتو بعدلفظ ما کے یاشروع کلام میں تومتعین ہوتے ہیں یہ دونوں خلااور عدا متعین جوہوتے ہیں تو واسطے فعل ہونے کے۔مثال اسکی مثل جاءنی القوم ما خلا زيدًا وما عدا زيدًا اور خلاالبيت زيدًا وعدا القوم زيدًا کے ہے۔آئی میری پاس قوم درانحالیکہ خالی تھاان کاآنا یاخالی تھاان کا آنے والا یا خالی تھابعض ان کازید سے۔یاآئی میرے پاس قوم ان کی مجیئت کے خالی ہونے کے وقت یاآنے والے کے خالی ہونے وقت یابعض کے خالی ہونے کے وقت زید سے (یہی احتمالات ما عدا زیدًا میں بھی ہیں) خلا البيت زيدًا خالی ہوگیا گھرزید سے۔

قولہ واذا وقعت......الخ **ترکیب** : (واو) مستانفہ (اذا) حرف شرط (وقعت) فعل ماضی لفظ (خلا) معطوف علیہ (واو) عاطفہ عدا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل بعد مضاف لفظ (ما) مجرورمحلا مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمعطوف علیہ (او) حرف عطف (فی) حرف جار (صدر) مجرور بالکسرہ مضاف الكلام مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمجرور۔جارمجرورمل کرمعطوف علیہ۔معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کرمفعول فیہ ہوافعل کا۔فعل فاعل مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔تعينتا للفعلية فعل فاعل اورمتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکرجزاء۔شرط جزاء سے مل کرجملہ شرطیہ ہوا۔

(۱)۔ مثل خلا البيت زيدًا (۲)۔ وعدا القوم زيدًا ان دونوں کی ترکیب پہلی ترکیب پر قیاس فرمائیں۔

تمت النوع الاول

﴿ النوع الثانی ﴾

الحروف المشبهة بالفعل وهی تدخل علی المبتداء والخبر تنصب المبتداء وترفع الخبر۔

ترجمہ : نوع ایسا نوع کہ دوسرا حروف ہیں ایسے حروف کہ تشبیہ دیئے گئے ہیں تو ساتھ فعل کے۔ اور وہ حروف داخل ہوتے ہیں وہ حروف۔ داخل جو ہوتے ہیں تو اوپر مبتداء کے اور خبر کے نصب دیتے ہیں وہ حروف مبتداء کو اور رفع دیتے ہیں وہ حروف خبر کو۔

ضابطہ : جہاں تشبیہ ہو۔ وہاں پانچ چیزیں ہوتی ہیں۔(۱): مشبہ (۲): مشبہ (۳): مشبہ بہ (٤): آله تشبیه (٥) : وجه تسمیه یہاں پر مشبّہ نحوی حضرات ہیں۔ مشبہ یہ حروف ہیں اور مشبہ بہ فعل ہے اور وجہ تسمیہ چار چیزیں ہیں۔(۱) لفظاً (۲) معناً (۳) اقساماً (۴) عملاً۔

مشابهت لفظیه ۔ یہ ہے کہ (اِنّ) مثل (فِرّ) (اَنّ) مثل (مَدّ) (کَأنَّ) مثل (ضربن) (لیت) مثل (لیس) (لکن) مثل ضاربن (لعل) مثل دحرج کے ہیں۔

مشابهت معنویه ۔ ان ان بمعنی حققت . کا ن بمعنی شبهت . لکن بمعنی استدرکت . لیت بمعنی تمنیت . لعل بمعنی ترجیت .

مشابهت تقسیمیه : فعل کی طرح ان حروف کی بھی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ثلاثی جو کہ یہ ہیں ۔ان .ان. کان . لکن. لیت ۔۲: رباعی جو کہ لعل جو کہ مشابهت لفظیه سے واضح ہو چکا ہے۔

مشابهت عملیه : فعل کا عمل یہ ہے کہ ایک اسم کو رفع دوسرے کو نصب اس طرح یہ حروف بھی ایک اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب البتہ ان کا عمل فرعی ہے اس لیے یہ پہلے اسم کو نصب اور دوسرے کو نصب دیتے ہیں جیسے ان زیدا قائم .

ضابطہ : ان دو حروف کا عمل چونکہ فرعی ہے اس لیے ان کی خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں

الا یہ ہے کہ خبر ظرف ہو جیسے ان من البیان لسحرًا .

ترکیب : (النوع) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (الثانی) مرفوع بالضمہ تقدیراً صفت۔ موصوف صفت مل کر مرکب توصیفی مبتداء ہوا (الحروف) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (ال) بمعنی (التی) اسم موصول (مشبهة) مرفوع بالضمہ لفظاً صیغہ صفت جو معتمد بر موصول ہے (ھی) ضمیر مرفوع محلاً نائب فاعل (با) حرف جار (الفعل) مجرور بالکسرہ لفظاً یہ جار مجرور ظرف لغو متعلق (مشبهة) کے۔ یہ صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر صفت ہے (الحروف) کی۔ موصوف صفت مل کر مرکب توصیفی خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

﴿ تنصب المبتداء وترفع الخبر ﴾

(واو) عاطفہ (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء (تنصب) مرفوع بالضمہ لفظاً (ھی) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (المبتداء) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ (و) عاطفہ (ترفع) مرفوع بالضمہ لفظاً (ھی) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (الخبر) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء کی مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ۔

وھی ستة حروف

ترجمہ : اور یہ چھ حروف ہیں۔

ترکیب : (واو) عاطفہ (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء (ستة) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم عدد مبہم ممیز مضاف (حروف) مجرور بالکسرہ لفظاً تمیز مضاف الیہ۔ ممیز تمیز مل کر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ۔

اِنَّ واَنَّ : یہاں پر وہی ضابطہ منطبق کریں جو کہ لفظیة و معنویة پر کیا گیا ہے۔

ان وأن وهما لتحقيق مضمون الجملة الاسمية

ترجمہ: (۱) چھ جو اِنّ وغیرہ ہیں (۲) ایک ان چھ کا اِنّ ہے (۳) بعض ان چھ کا اِنّ ہے (۴) اِنّ ثابت ہے وہ اِنّ ثابت جو ہے تو ان چھ میں سے (۵) مراد لیتا ہوں میں اِن کو۔ (یہی چھ ترجمے اَنّ کے بھی ہوں گے) اور وہ دونوں اِنّ و اَنّ ثابت ہیں وہ دونوں ثابت جو ہیں تو واسطے تحقیق مضمون جملہ کے ایسا جملہ کہ اسمیہ۔

ضابطہ: اِنَّ ۔ اَنَّ دونوں مضمون جملہ کی تاکید کا افادہ کرنے میں اگرچہ برابر ہیں لیکن کچھ فرق ہے۔ وہ یہ ہے کہ اِن مکسورہ نسبت تامہ کی تاکید کرتا ہے جبکہ اَن مفتوحہ نسبت ناقصہ کی یعنی اس مرکب تاکیدی کی جو کہ اسم وخبر سے منتزع ہو۔

فائدہ: مضمون جملہ کا لغوی معنی ہے جملہ کا خلاصہ۔ جملہ فعلیہ کے مضمون کا نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل سے مصدر نکال کر فاعل کی طرف مضاف کر دیں جیسے قام زید سے قیام زید . اور جملہ اسمیہ کے مضمون نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ دیکھیں خبر مشتق ہے یا جامد۔ اگر مشتق ہو تو اس مشتق سے مصدر نکال کر اس کی اضافت کر دیں مبتداء کی طرف جیسے زید قائم سے قیام زید۔ ان زیدا قائم سے حقیقت قیام زید۔ اور اگر خبر اسم جامد ہو تو خبر کے آخر میں یائے نسبت کا اضافہ کر کے مبتداء کی طرف اضافت کر دیں جیسے ان هذا زید سے حقیقت زیدیة هذا۔ اور اگر خبر نہ مشتق ہو اور نہ ہی جامد ہو اور ان کا غیر ہو مثلاً ظرف ہو تو ظرف کا متعلق نکال کر مبتداء کی طرف مضاف کر دیں۔ جیسے ان زید فی الدار سے حققت استقرار زید فی الدار .

ضابطہ: اِنَّ مکسورہ اور اَنَّ مفتوحہ کے کتنے کتنے مقامات ہیں تنویر شرح نحو میر دیکھیں

ترکیب: اس عبارت کے ترکیبی احتمالات آٹھ ہیں۔

پہلی ترکیب: یہ مرفوع محلاً بدل ہے ستة حروف سے۔

دوسری ترکیب: یہ مجرور محلاً بدل ہے حروف سے

تیسری ترکیب : (ان) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلا معطوف علیہ (واو) عاطفہ (ان) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (بعضھا) کی یا اول خبر ہے (احدھا) کی اور دوسرا خبر ہے (ثانیھا) کی۔

چوتھی ترکیب : یہ دونوں مبتداء ہیں یہ مرفوع محلاً مبتداء ہے جس کے لیے خبر ہے (وھما)

پانچویں ترکیب : جن کی خبر آگے ہے (مثل) مرکب اضافی ہے (وھما لتحقیق) جملہ معترضہ ہے۔

چھٹی ترکیب : یہ معطوف علیہ اور معطوف مل کر مرفوع محلاً مبتداء مؤخر ہیں۔ جن کی خبر (منھا) محذوف ہے۔

ساتویں ترکیب : یہ معطوف علیہ اور معطوف مل کر منصوب محلاً مفعول بہ ہیں ۔(اعنی) فعل مقدر کے لیے۔

اٹھویں ترکیب : (إنّ و أنّ) مرفوع محلاً ذوالحال (وھ للتشبیہ) جملہ حالیہ ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء ہے اور (نحو) مرکب اضافی خبر ہے۔

﴿ **وھما لتحقیق مضمون الجملة الاسمیة** ﴾ (و) عاطفہ یا استنافیہ (ھما) ضمیر مرفوع محلا مبتداء (ل) حرف جار (تحقیق) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (مضمون) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی (الجملة) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (الاسمیة) مجرور بالکسرہ صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہے (مضمون) کا مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ہے (تحقیق) کے لیے پھر مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

مثل ان زیدًا قائم ای حققت قیام زیدًا وبلغنی ان زیدًا منطلق
ای بلغنی ثبوت انطلاق زید

ترجمہ : مثال اس کی مثل ان زیدًا قائم کے ہے۔ تحقیق زید کھڑا ہونے والا ہے وہ زید۔

یعنی تحقیق کی میں نے زید کے قیام کی اور پہنچی مجھ کو یہ بات کہ تحقیق زید چلنے والا ہے وہ زید یعنی پہنچا مجھ کو زید کے چلنے کا ثبوت۔

ضابطہ : لفظ (مثل) جہاں بھی ہو اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) خبر محذوف المبتداء جس کے لیے مبتداء (ھو) یا (مثالہ) ہوتا ہے۔

(۲) مفعول مطلق ہو فعل محذوف (مثلت) یا (امثل) کے لئے۔

(۳) مفعول بہ ہو (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔

ترکیب : اس کی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ اِنّ حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (زیدًا) منصوب بالفتحہ لفظاً اسم۔ (قائم) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسر (ای) حرف تفسیر۔ (حققت) فعل بافاعل (قیام) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔ (زید) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسر (و) عاطفہ (بلغ) فعل (ن) وقایہ (ی) ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ مقدم اِنّ حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر زیدًا منصوب بالفتحہ لفظاً اسم (منطلق) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ ان اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر بتاویل مفرد فاعل مؤخر ہے۔ فعل اپنے مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ (ای) حرف تفسیر (بلغ) فعل (ن) وقایہ (ی) ضمیر متکلم منصوب محلا مفعول بہ مقدم (ثبوت) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (انطلاق) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی (زید) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ہے انطلاق کے لیے۔

یہ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہے ثبوت کے لیے پھر مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل مؤخر ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ ہے مثل کے لیے مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء کے لیے جو کہ (مثالہ) ہے۔

(۲): یہ مرکب اضافی مفعول مطلق ہے فعل محذوف (مثلت) کے لئے۔
(۳): یہ مرکب ہے مفعول بہ ہے۔ (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔

وكأن وهى للتشبية نحو كأن زيدًا اسد

ترجمہ: چھ جو کأنّ وغیرہ ہیں الخ بیچ تراجم مثل سابق۔ اور کأن اوروہ کأن ثابت ہے اوروہ کأن ثابت جو ہے تو واسطے تشبیہ کے مثال اس کی مثل کأن زیدًا اسد کے ہے گویا کہ زید شیر ہے۔

فائدہ: (کأنّ) یہ کاف تشبیہ اور ان تحقیقیہ سے مرکب ہے کأن زیدًا اسد کا اصل ہے ان زیداً کا لاسد .لہذا اسکا موجب تشبیہ مؤکد ہے۔(علی قول الاکثر)

ضابطہ: (کأنّ) کا تشبیہ کے لیے ہونا مشروط ہے۔
(۱) خبر ارفع یا اسط (گھٹیا) ہو جیسے کائن زید ملک . کائن عمروا حمار
(۲) خبر اپنے اسم کے صفات میں سے نہ ہو۔ (۳) خبر جامد ہو۔

ضابطہ: (کائن) ہمیشہ عامل ہوتا ہے خواہ مثقلہ ہو یا مخففہ ہو۔ جس کا اسم اکثر ضمیر محذوف ہوتا ہے اور یہ فعل پر داخل ہوتا ہے جیسے کأن لم تغن بالامس۔ کائہ لم تغن با لامس اور کبھی کبھی اسم ظاہر میں بھی عمل کرتا ہے۔

ترکیب: (کأن) میں حسب سابق آٹھ ترکیبی احتمال ہیں۔

پہلی ترکیب: کأن یہ مرفوع محلاً بدل ہے ستۃ حروف سے۔

دوسری ترکیب: یہ مجرور محلاً بدل ہے حروف سے

تسیری ترکیب: (کأن) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (بعضھا) کی یا اول خبر ہے (احدھا) کی اور دوسرا خبر ہے (ثا نیھا) کی۔

چوتھی ترکیب: یہ مرفوع محلاً مبتداء ہے جس کے لیے خبر ہے (وھی).

پانچویں ترکیب : یہیہ مرفوع محلاً مبتداء ہے۔جن کی خبر مقدم (منھا) محذوف ہے۔

چھٹی ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء اور جسکے لیے خبر (نحو) مرکب اضافی ہے (وھی للتشبیہ) جملہ معترضہ ہے۔

ساتویں ترکیب : یہ منصوب محلاً مفعول بہ ہیں ۔(اعنی) فعل مقدر کے لیے

اٹھویں ترکیب : (کا ن) مرفوع محلاً ذوالحال (وھی للتشبیہ) جملہ حالیہ ہے۔ذوالحال حال مل کر مبتداء ہے اور (نحو) مرکب اضافی خبر ہے۔

﴿وھی للتشبیہ﴾ واو عاطفہ یا حالیہ (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء (ل) حرف جار (تشبیہ) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے (ثا بتۃ) کے (ثا بتۃ) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی ۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ یا حالیہ ہوا۔

﴿نحو كأ ن زيدًا اسد﴾

(نحو) کی حسب سابق وہی دو ترکیبیں ہیں ۔(۱):(نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (کا ن) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر ــــ(زیدًا) منصوب بالفتحہ لفظاً اسم (اسد) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ کا ن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

(۲): یہ مرکب اضافی مفعول بہ ہے اعنی فعل محذوف کے لیے۔

ضابطہ : کأن کی خبر اگر جامد ہو تو تشبیہ والا معنی ہوتا ہے۔اور اگر خبر اسم جامد نہ ہو تو کا ن کا سوائے افادہ ظن کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتا جیسے کا ن زیدًا قا ئم اور کا ن زیدًا فی الدار میں تشبیہ کہاں سے ہے۔ان مثالوں میں کأن کے ذریعے خبر کی مظنو نیت بتائی ہے یعنی یہ خبریں محض ظنی ہیں یقینی نہیں۔

لکن وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق ولھذا لا تقع بین الجملتین اللتین تکونان متغایرتین بالمفھوم مثل غاب زید ولکن بکرًا حاضر وما جاءنی زید لکن عمرو أجاءنی

ترجمہ: اور چھ جو لکن وغیرہ ہیں الخ بغ تراجم مثل سابق۔اور لکن اور وہ لکن ثابت ہے اور وہ لکن ثابت جو ہے تو واسطے استدراک کے یعنی واسطے دور کرنے تو ہم کے ایسا تو ہم کہ پیدا ہونے والا وہ تو ہم پیدا جو ہونے والا تو کلام سے ایسا کلام کہ پہلا وہ کلام اور واقع نہیں ہوتا وہ لکن واقع جو نہیں ہوتا تو اس وجہ سے مگر واقع جو ہوتا ہے تو درمیان دو جملوں کے ایسے دو جملے کہ وہ جملے متغایر ہیں وہ دو جملے متغایر جو ہیں تو ساتھ مفہوم کے۔مثال اس کی مثل غاب زید لکن عمرو بکر احاضر کے ہے۔غائب ہوگیا زید لیکن عمرو بکر حاضر ہے۔اور نہیں آیا میرے پاس زید لیکن عمرو آیا وہ عمرو میرے پاس۔

فائدہ: حرف (لکن) استدارک کے لیے آتا ہے جس کا معنی ہے تدارک اور تدارک ہمیشہ کسی سابق غلطی کے رفع کے لیے آتا ہے یا کسی رہی ہوئی بات کی تکمیل کے نقصان کو پورا کیا جاتا ہے۔استدراک کا (سین) زائد ہے کلب کے معنی لینا خامی تکلف ہے۔اور شارح نے اپنے الفاظ میں خود فرمائی ہیں ای لدفع التواھم ......الخ کلام سابق سے جو ایک قسم کا توہم سامع کو پورا ہو جاتا ہے۔(لکن) اس کی دفع ہوتی ہے اس کی بنا پر لکن دو جملوں کے درمیان میں واقع ہو جاتا ہے۔پہلے جملہ موھمہ (یعنی وھم پیدا کرنے والا) اور دوسرا جملہ دافعہ (جن کے ذریعے وھم کو دفع ہو جاتا ہے)۔یاد رکھیے یہ دو جملہ مفہوم میں ایک دوسرے سے متغایر مختلف ہوتے یعنی معنی کے لحاظ سے ایک ایجابی تو دوسرا سلبی اگرچہ صورت میں دونوں ایجابی ہوں جیسے (غاب زید لکن بکرا حاضر) یا دونوں سلبی ہو جیسے ما سافر زید لکن عمر الم یجئی یا ایک ایجابی اور دوسرا سلبی ہو جیسے ما جاءنا زید لکن عمراً یا جاء

نی زید لکن لم یکن .جاء نی زید لکن عمروًا لم یجی.

ضابطہ : یہ رفع چونکہ استثناء منقطع سے مشابہت رکھتا ہے اس لیے اسکو (لکن) استثناء منقطع کے واسطے مقرر کردیا گیا ہے۔

فائدہ : بعض مقام پر یہ استدراک کا معنی نہیں رکھتا ہے جیسے (ما ھذا ساکن لکن متحرک) اس میں استدراک کا معنی نہیں کیونکہ نفی سکون سے نفی متحرک ہونا متوھم نہیں ہوتا اسی وجہ سے بعض نے استدراک کے معنی بدل دیا ہے یعنی (لکن) کا مابعد ماقبل کے لیے (لکن) کے خلاف حکم ثابت کیا گیا ہے خواہ کسی توھم ناشی کا دفع مقصود ہو یا نہ ہو۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ لکن میں استدراک اور تحقیق دونوں معنی ہوتے ہیں۔

امام لغت شیخ مجدوالدین وطن آبادی قاموس میں دونوں معنی لکھیں ہیں

ضابطہ : کبھی (لکن) سے پہلے واو عاطفہ یا اعتراضیہ ہوتی ہے ولکن اللہ یھدی من یشاء

ضابطہ : اس کی ترکیب ہمیشہ اس طرح ہو (لام) جارہ اسم اشارہ محلاً مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مابعد والا فعل یا شبہ فعل کو متعلق ہوتا ہے۔

ضابطہ : (عمرو) عمرو بالفتحہ اور عمر بالضمہ کے درمیان التباس ہوتا ہے۔اس التباس کو دور کرنے میں بطور علامت کے عمرو بالفتحہ کے ساتھ واو لکھی جاتی ہے اور نصب کے حالت میں الف سے فرق ہو جاتا ہے کہ عمر کے بعد الف لکھا جاتا ہے جبکہ (عمر) بالضمہ کے بعد نہیں لکھا جاتا ہے اس لیے نصب کی حالت میں واو نہیں لکھی جاتی۔

ترکیب : واو عاطفہ یا استنافیہ (لکن) کے اندر کائن کی طرح آٹھ ترکیبی احتمالات ہیں

(وھی للاستدراک) واو عاطفہ یا زائدہ یا حالیہ یا واو اعتراضیہ یا ضمیر مرفوع محلاً مبتداء (لام) حرف جر (استدراک) مجرور بہ بالکسرہ لفظاً یہ جار مجرور ظرف مستقر مفسر۔(ای) حرف تفسیر (لام) حرف جار (دفع) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (توھم) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف ناشی صیغہ صفت معتمد بر موصوف یا یعمل عمل فعلہ ضمیر در و مستتر بہ ھو مرفوع محلاً فاعل (من) جار

(کلام) مجرور بالکسرہ لفظاً (سابق) مجرور بالکسرہ لفظاً صفت صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو یہ صفت ہے کلام کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ۔ظرف لغو متعلق ناشی کی ناشی صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہے توھم کی۔ موصوف صفت مل کر یہ مضاف الیہ دفع کے لیے مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا یہ جار مجرور مل کر ظرف مستقر مفسر مفسر اپنی تفسیر سے مل کر ظرف متعلق ثابتۃ کی ثابتۃ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق مل کر شبہ جملہ خبر ہے مبتداء کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ یا جملہ حالیہ یا جملہ معطوفہ۔

ترکیب : (واو) عاطفہ (لام) حرف جار (ھذا) اسماء اشارہ مجرور محلاً یہ جار مجرور ظرف لغو مقدم متعلق ہے تقع فعل تک (تقع) فعل مضارع بالضمہ لفظاً ضمیر در و مستتر راجع ہوئے (لکن) محلاً مرفوع فاعل (بین) مضاف (الجملتین) مجرور بالیاء لفظاً موصوف (اللتین) اسم موصول (تکونان) فعل مضارع مرفوع الف ضمیر مرفوع محلاً اسم ہے (متغایرتین) منصوب بالیاء لفظاً (باء) حرف جار (المفھوم) مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے (متغایرتین) کی (متغایرتین) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ یہ خبر ہے (تکونان) کی (تکونان) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ یہ صلہ ہے موصول کا (اللتین) موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت (الجملتین) کی ۔موصوف اپنے صفت سے مل کر مضاف الیہ (بین) کا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ مستثناء مفرع مفعول بہ (لا تقع) فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مثل غاب۔

ترکیب : حسب سابق ضابطہ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔

پہلی ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف غاب واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم زید مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ مستدرک منہ (لکن) حرف مشبہ بالفعل برائے استدراک ناصب اسم رافع خبر بکراً منصوب بالفتحہ لفظاً اسم (حاضر) صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر یہ خبر ہے (لکن) کی (لکن) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ بنا کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ بن کر معطوف علیہ (واو) عاطفہ مانافیہ غیر عامل غیر معمول (جاء نی) فعل نون وقایہ یا ضمیر متکلم مفعول بہ زید مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل جاء فعل اپنے مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستدرک منہ (لکن) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع اسم خبر استدراک عمراً منصوب لفظاً اسم ہے (لکن) (جاء نی) فعل نون وقایہ (یاء) ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ ضمیر در و مستتر محلاً مرفوع فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ محلاً مرفوع خبر (لکن) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستدرک۔ مستدرک منہ اپنے مستدرک سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتاویل ھذا الترکیب مجرور محلاً مضاف الیہ مثل کے لئے مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ مثالہ ہے مثالہ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب : (مثل) منصوب بالفتحہ لفظاً یہ منصول بہ (اعنی) کی۔

تیسری ترکیب : (مثل) منصوب بالفتحہ لفظاً یہ مرکب اضافی ہو کر مفعول مطلق فعل محذوف مثلت یا امثل کے لئے۔

فائدہ: (لکن) اصح قول پر مستقل برأسہ ہے کسی سے مرکب نہیں البتہ فراء کے نزدیک (لکن) (لکن) اور (ان) قانون بھی اجتماع کے تین سے گرا دیا (لکن) ہو گیا۔ جب کہ کوفین کا زعم یہ ہے لا اور ان سے مرکب ہے درمیان میں کاف لکھا گیا ہے اور ہمزہ کو تخفیف سے گرا دیا گیا۔

ولیت وھی للتمنی مثل لیت زیدًا قائم

ترجمہ: چھ جولیت وغیرہ ہیں الخ پنج تراجم مثل سابق۔ اور لیت اور وہ لیت ثابت ہے۔ وہ لیت ثابت جو ہے تو واسطے تمنی کے۔ مثال اس کی مثل لیت زیدًا قائم کے ہے۔ کاش زید کھڑا ہونے والا ہوتا وہ زید۔

فائدہ: لیت تمنی کے لیے آتا ہے تمنی کا معنی ہے محبت حصول الشیٔ سواء کان مع

ارتکاب حصوله اولا ۔یاد رکھیئے حصول اور عدم حصول کے لحاظ سے اشیاء کئی قسم ہیں

(۱) ممتنع الحصول جیسے عود الشباب.

(۲) ممکن بعید الوقوع جیسے بخیل کا سخی ہونا۔

(۳) ممکن قریب الوقوع جیسے قیام زید.

(۴) واجب الوقوع ۔ پہلے تین قسم میں لیت کا استعمال جائز ہے۔

پہلی قسم کی مثال لیت الشباب یعود ۔کاش کہ جوانی واپس لوٹ آئے۔

دوسری قسم کی مثال (لیت البخیل یجود) بہت اچھا ہوتا کہ بخیل سخی ہو جائے۔

تیسری قسم مثال. لیت زیداً قائم .

چوتھی قسم پر لیت کا دخول ہرگز جائز نہیں جیسے یوں کہنا لیت غداً یجاؤ. یجیئی البتت واجب کسی وجہ سے بعید الوقوع تصور کر کے اس پر بھی لیت کا دخول جائز ہو جاتا ہے۔

جیسے عاشق فراق کے درد سے چور ہو کر رات کو طویل سمجھتا ہو۔

لیت کے ترکیبی احتمالات آٹھ ہیں۔

پہلی ترکیب : یہ مرفوع محلاً بدل ہے ستة حروف سے۔

دوسری ترکیب : یہ مجرور محلاً بدل ہے حروف سے

تیسری ترکیب : (لیت) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (بعضها) کی۔

چوتھی ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء ہے جس کے لیے خبر (وهی) ہے۔

پانچویں ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء ہے جس کی خبر (مثل) مرکب اضافی ہے۔ او(وهی للتمنی) جملہ معترضہ ہے۔

چھٹی ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء مؤخر ہیں۔جن کی خبر (منها) محذوف ہے۔

ساتویں ترکیب : یہ معطوف علیہ اور معطوف مل کر منصوب محلاً مفعول بہ ہیں ۔(اعنی)

فعل مقدر کے لیے۔

اٹھویں ترکیب : یہ مرفوع محلاً ذوالحال وھی للتمنی) جملہ حالیہ ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء ہے اور (نحو)مرکب اضافی خبر ہے۔

(وھی للتمنی) اسکی ترکیب (وھی للتشبیہ) کی طرح ہے

﴿ مثل لیت زیداً قائم ﴾ . تین تراکیب۔

پہلی ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف لیت حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر زیداً اسم منصوب بالفتحہ لفظاً اسم قائم مرفوع بالضمہ لفظاً یہ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ خبر ہے لیت کی لیت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بن کر مفسرای حرف تفسیر اتمنی صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم مرفوع تقدیراً ضمیر در و مستتر معبر بہ انا مرفوع محلاً فاعل قیام منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ مفسر مفسر اپنے مفسر سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ خبر ہے مبتداء کی جو کہ مثالہ ہے ۔

دوسری ترکیب : مثل مرکب اضافی مفعول بہ ہے فعل محذوف (اعنی)۔

تیسری ترکیب : مثل یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف مثلت یا امثل کے لیے۔

ولعل للترجی مثل لعل السلطن یکرمنی

ترجمہ : چھ جو لعل وغیرہ ہیں الخ پنج معانی بشرح سابق۔ اور لعل اور وہ لعل ثابت ہے اور وہ لعل ثابت جو ہے تو واسطے امید کے مثال اس کی مثل لعل السلطا ن یکرمنی کے ہے ۔شاید کہ بادشاہ اکرام کرے وہ بادشاہ میرا۔

فائدہ : لعل ترجی کے لئے آتا ہے ترجی کا معنی ہے ارتقاب شئ لا وثو ق بحصولہ

فائدہ : ترجی دو قسم پر ہیں (۱) طمع (۲) اشفاق۔ شئی محبوب کے انتظار کو طمع شئی مکروہ کو

اشفاق ۔اول کی مثال (لعل السلطان یکرمنی) دوم کی مثال (لعل الرقیب حاضر لعل المریض هالک) اور چونکہ زیادہ استعمال اول ہی ہے اسی لیے مصنف نے اسی ایک مثال پر اکتفاء فرمایا ہے۔

ترکیب : (لعل) کی وہی آٹھ ترکیبیں ہونگی کاَن کی طرح (وهی للترجی) اس کے بھی بعینہ وہی ترکیب ہے (وهی للتشبیه) کی طرح

﴿ مثل لعل السلطان یکرمنی ۔﴾

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (لعل) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (السلطان) اسم منصوب بالفتحہ لفظاً (یکرمنی) واحد مذکر غائب مرفوع بالضمہ لفظاً (هو) ضمیر مرفوع محلاً فاعل نون وقایہ یاء منصوب محلاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر خبر ہے لعل کی ۔لعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مراد لفظ اسم تاویلی محلاً مجرور مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ مثالہ ہے۔

الفرق بین التمنی والترجی ان لا یستعمل فی الممکنات کما مروا لممتنعات مثل لیت الشباب یعود والترجی مخصوص بالممکنات فلا یقال لعل الشباب یعود۔

ترجمہ:

فائدہ: تمنی اور ترجی میں فرق ماقبل میں گذر چکا ہے۔

عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ تمنی کا استعمال ممتنعات اور ممکنات میں آتا ہے جیسا کہ مثال گذر چکے ہیں اور ترجی ممکنات کے ساتھ خاص ہے۔

تفصیل مقام : یہ ہے کہ ترجی اور تمنی میں عموم اور خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ کہ من وجہ تمنی

عام ہے جیسا کہ گذر چکا ہے ممکن اور غیر ممکن دونوں کے لیے اور ترجی ممکن کے لئے اور من وجہ ترجی عام ہے محبوب اور مکروہ دونوں میں استعمال اور تمنی کا استعمال صرف محبوب اشیاء میں۔

ترکیب : واو عاطفہ (الفرق) مصدر مرفوع بالضمہ لفظاً بین مضاف (التمنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف الیہ معطوف علیہ (والترجی) مجرور بالکسرہ تقدیراً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف علیہ سے مل کر مفعول فیہ کی فرق کر لیے۔ فرق اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتداء (ان) حرف مشبہ ناصبہ اسم رافع خبر (الاول) منصوب لفظاً اسم (یستعمل) مرفوع بالضمہ لفظاً ھو ضمیر نائب فاعل (فی) حرف جار (الممکنات) مجرور بالکسرہ لفظاً مجرور معطوف علیہ واو عاطفہ (ممتنعات) مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق یستعمل کے یستعمل اپنے نائب فاعل اور اپنے متعلق کے خبر ہے ان کی (ان) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ یہ خبر ہے (الفرق) کی۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (کما مر) کی ترکیب یہ جملہ معترضہ ہے عبارت یوں ہوگی (ھو ثابت کما صر) یا مثالہ ثابت۔

﴿فلا یقال لعل الشباب یعود﴾

فاء تفریعیہ یا فصیحہ جس کے لیے شرط اذا کان الامر کذا لک محذوف ہے (لا) نافیہ (یقال) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً لعل حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر الشباب منصوب بالفتحہ لفظاً اسم (یعود) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہے لعل کی۔ لعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزائیہ۔

وتدخل ما الکافة علی جمیعها فتکفها عن العمل کقوله تعالیٰ انما الحکم اله واحد وانما زید منطلق۔

ترجمہ : اور داخل ہوتا ہے ما ایسا ما کہ روکنے والا وہ ما داخل جو ہوتا ہے تو اوپر ان تمام کے

(ان۔ان وغیرہ) پس روک دیتا ہے وہ ما کافہ ان حروف کو روک جو دیتا ہے تو عمل سے۔ مثال اس کی مثل فرمائے ہوئے۔اس اللہ کے درانحالیکہ تحقیق بلند ہے وہ اللہ تعالیٰ انما الھکم الہ و احد وغیرہ کے ہے۔جز ئیں نیست الہ تمہارا الہ ہے ایسا الہ کہ ایک اور جز ئیں نیست زید چلنے والا ہے وہ زید۔

ضابطہ: ان حروف کے بعد ما زائدہ آتی ہے جو کافہ ہوتی ہے یعنی جو عمل سے روک دیتی ہے

ضابطہ: ان حروف کے بعد ما ہمیشہ کافہ نہیں ہوتی بلکہ کبھی موصولہ یا موصوفہ ہوتی ہے جو عمل سے نہیں روکتی یعنی عمل باقی رہتا ہے۔

ضابطہ: ما کافہ ہمیشہ ان حروف کے ساتھ متصلاً لکھی جاتی ہے اور موصولہ اور موصوفہ منفصلاً لکھی جاتی ہے تا کہ ان دونوں میں فرق باقی رہ جائے۔

یادرکھیں یہی ان کی پہچان اور علامت ہے۔

ضابطہ: ان حروف کے اسم پر عطف ڈالنا ہو تو عطف بالنصب ہوگا خواہ وہ خبر سے مقدم ہو یا مؤخر جیسے ان سعیدًا وخالدًا مسافران وان سعیدا مسافر وخالدًا . لیکن کبھی مبتداء محذوف الخبر ہونے کی بنا پر مرفوع بھی پڑھا جاتا ہے جبکہ معطوف خبر سے مؤخر ہو جیسے ان اللہ بریٔ من المشرکین و رسولہ۔

یادرکھیں یہ ان۔ان۔لکن کے ساتھ مختص ہے اور کبھی خبر سے پہلے بھی جیسے ان الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون الی آخرہ . اس میں والصابئون مبتداء محذوف الخبر ہے اور یہ جملہ معترضہ ہے۔

ترکیب: واو عاطفہ (تدخل) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً (ما) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً موصوف (الکافۃ) صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ صفت۔موصوف صفت مل کر فاعل (علیٰ) جار (جمیع) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور ظرف متعلق ہے تدخل کے۔تدخل فعل اپنے

فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ فاء فصیحیہ تکف فعل (ھی) ضمیر مرفوع محلا فاعل (ھا) ضمیر منصوب محلا مفعول بہ (عن العمل) ظرف متعلق ہے تکف کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ کقوله تعالی ﴾ اس کی ترکیب بارہا گذر چکی ہے۔

﴿ انما الهکم اله واحد ﴾ (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (ما) کافہ ہے (اله) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ (کم) مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء (الـه) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (واحد) مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ واو عاطفہ (ان حرف مشبہ بالفعل (زیدًا) منصوب بالفتحہ اسم منطلق شبہ جملہ خبر ہے۔ یہ جملہ اسمیہ خبریہ معطوف۔

ضوابط برائے تخفیف

ان حروف مشبہ بالفعل میں سے چار حروف ایسے ہیں جن میں نون مشدد ہے ان کو مخفف بھی پڑھنا بھی جائز ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کونسے حروف بعد از تخفیف عامل بنتے ہیں اور کونسے نہیں۔ جس کے لیے یہ ضوابط یاد رکھیں۔

ضابطہ : اِنْ مخففہ من المثقلہ فعل پر داخل ہو تو غیر عامل ہوگا جس کے لیے لام تاکید کا ہونا ضروری ہے اور یہی ان مخففہ کی علامت ہے ۔وان کنت من قبلہ لمن الغافلین اور اگر اسم پر داخل ہو تو غیر عامل ہونا کثیر ہے اور عامل ہونا قلیل ہے جیسے وان کلا لما لیوفینھم۔

ضابطہ : (اَن) مخففہ من المثقلہ ہمیشہ عامل ہوتا ہے اور جس کا اسم ہمیشہ ضمیر شان محذوف ہوتی ہے جیسے علم ان سیکون .

ضابطہ : (اَن) مخففہ من المثقلہ ہمیشہ جملہ پر داخل ہوتا ہے خواہ اسمیہ ہو جیسے آخر دعواھم ان الحمدللہ رب العالمین یا جملہ فعلیہ جیسے وان لیس للانسان الا

ماسعٰی .

ضابطه : اگر(اَن) فعل یقین کے بعد ہوتو ان مخففه من المثقله ہوتا ہےاوراسکے بعد رفع واجب ہوگا۔جیسے علم ان سیکون . اوراگر فعل مفید للظن کے بعد ہوتو(ان) کودونوں وجه جائز ہے(۱):مخففه من المثقله(۲):ناصبہ جیسے وحسبوا ان لا تکونُ .اور ان لا تکونَ دونوں قراٗتیں ہیں۔

ضابطه : لکنّ مشدد ہمیشہ حرف مشبہ بالفعل عامل ہوتا ہےاور لکنْ مخففه ہمیشہ غیر عامل حرف عاطفہ ہوتا ہےاوراس صورت میں اسم اور فعل دونوں پرداخل ہوتا ہے۔

ضابطه : کأنْ ہمیشہ عامل ہوتا ہےخواہ مشدد ہو یامخفف جس کا اسم اکثرضمیر محذوف ہوتی ہےاور یہ فعل پرداخل ہوتا ہے۔ کان لم تغن بالامس . جوکہ اصل میں کانه لم تغن بالامس اور کبھی اسم ظاہر میں بھی عمل کرتا ہے۔

تمت النوع الثانی

النوع الثالث

ماولا المشبهتان بليس فی النفی والدخول علی المبتداء والخبر ترفعان الاسم وتنصبان الخبر۔

ترجمہ : نوع ایسا نوع کہ تیسرا لفظ ما اور لفظ لا ہیں ایسے ما اور لا کہ تشبیہ دیئے ہوئے ہیں وہ ما اور لا تشبیہ جو دیئے ہوئے ہیں تو ساتھ لفظ لیس کے تشبیہ جو دیئے ہوئے ہیں تو نفی میں اور دخول میں دخول جو ہے تو اوپر مبتداء اور خبر کے۔ درانحالیکہ رفع دیتے ہیں وہ دونوں ما اور لا اسم کو اور نصب دیتے ہیں وہ دونوں ما اور لا خبر کو۔

فائدہ : (۱) وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح (لیس) نفی کا معنی دیتا ہے اسی طرح یہ دونوں بھی نفی کا معنی دیتے ہیں۔

(۲): مشابہت ثانیہ۔ لیس کی طرح یہ دونوں بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتداء کو اسمیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں اور خبر کو خبریت کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔

یاد رکھیں پہلی وجہ تشبیہ دوسری کے لیے علت ہے۔

ضابطہ : حروف مشبہ بلیس چار ہیں۔ (۱) ما (۲) لا (۳) لات (٤) اِن جن کے عمل کے لئے شرائط اور تفصیل تنویر شرح نحو میر میں دیکھیں۔

ضابطہ : بعض الفاظ ایسے ہیں جو مبتداء اور خبر کے لیے نواسخ ہیں جن کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) افعال جیسے افعال ناقصہ۔ افعال مقاربہ۔

(۲) اسماء جیسے افعال ناقصہ کے مشتقات۔

(۳) حروف جیسے حروف مشبہ بالفعل اور مشبھتین بلیس اور لانفی جنس وغیرہ

ترکیب : (النوع) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (الثالث) مرفوع وبالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتداء (ما) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً معطوف علیہ واو عاطفہ (لا) مرفوع محلاً معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر موصوف۔ (المشبھتان) صیغہ صفت معتمد بر مو

صوف ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل (باء) جار (لیس) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے مشبہتان کے (فی) جار (النفی) مجرور بالکسرہ لفظاً (علی) جار (المبتداء) مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف علیہ (واو) عاطفہ (الخبر) مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف۔ مرکب عطفی مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف متعلق ہے دخول کے۔ دخول اپنے متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے (مشبہتان) کے (مشبہتان) اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوئی موصوف کی۔ یہ مرکب توصیفی خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

﴿ ترفعان الاسم وتنصبا ن الخبر ﴾

ترکیب : (ترفعان) صیغہ تثنیہ مرفوع باثبات نون (الف) مرفوع محلاً فاعل (الاسم) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ واو عاطفہ (تنصبان الخبر) بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔

وتدخل ما علیٰ المعرفة والنكرة مثل ما زيد قائما ولا تدخل لا الا علیٰ النكر ة نحو لا رجلٌ ظريفاً۔

ترجمہ : اور داخل ہوتا ہے لفظ ما داخل جو ہوتا ہے تو اوپر معرفہ کے اور اوپر نکرہ کے مثال اس کی مثل ما زيد قائماً کے ہے۔ نہیں زید کھڑا ہونے والا وہ زید۔ اور داخل نہیں ہوتا لفظ لا مگر داخل جو ہوتا ہے تو اوپر نکرہ کے مثال اس کی مثل لا رجل ظريفاً کے ہے نہیں مرد زیرک وہ مرد

ضابطہ (ما) معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور (لا) فقط نکرہ پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ (ما) اور (لیس) یہ دونوں نفی حال کے لیے آتے ہیں جبکہ خلاف پر قرینہ نہ ہو ورنہ نفی قرینہ کے مطابق ہوگی جیسے وما نحن بمبعوثين میں نفی استقبال کے لئے ہے۔ بخلاف (لا) کے یہ مطلق نفی کے لئے آتا ہے اسی وجہ سے اس کی مشابہت لیس کے

ساتھ ضعیف ہے (ما) کبھی ایسا ہوگا جس کے اسم اور خبر دونوں معرفہ ہونگے۔ (۲) کبھی دونوں نکرہ ہونگے جیسے ما رجل افضل منک (۳) کبھی اول معرفہ ثانی نکرہ ہوگا۔

ضابطہ: (لیس) اور (ما) کی خبر اکثر باء زائدہ داخل ہوتی ہے جیسے الیس اللہ بکاف عبدہ . ما ربک بظلام للعبید

فائدہ: کلام عرب میں کوئی حرف زائد بے فائدہ نہیں ہوتا۔ یہاں زیادۃ باء میں کیا فائدہ ہے۔ کوفین کے نزدیک یہ باء تاکید نفی کے لیے ہے اور یہ راجح ہے اور بصریین کے نزدیک یہ باء دفع توھم الباث کے لیے زائد لائی جاتی ہے کیونکہ کبھی سامع اول کلام کو نہیں سنتا مثلاً ما زید بعالم میں (ما) کو نہیں سنتا تو باء کے داخل کرنے سے سمجھ جائے گا کہ یہ کلام منفی ہے کیونکہ کلام مثبت میں باء زائدہ نہیں آتی (حاشیۃ الصبان علی الاشمونی)

فائدہ: (لا) کی چند قسمیں ہیں۔

پہلا قسم: لا مشبہ بلیس اس کی علامت یہ ہے کہ یہ اسم وخبر کو چاہتا ہے اور وہ اسم وخبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں۔

تیسرا قسم: لانفی جنس ۔اس کی علامت یہ ہے کہ اس کا اسم نکرہ مفرد مبنی بر فتح ہوتا ہے جیسے لا رجل فی الدار . لا الہ الا اللہ.

تیسرا قسم: لا زائدہ۔ یہ چند مقام پر ہوتا ہے۔ (۱) قسم سے پہلے لا زائدہ ہوتا ہے جیسے لا اقسم بھذا البلد (۲) ان مصدریہ کے بعد جیسے ما منعک ان لا تسجد (۳) اگر واو عاطفہ نفی کے بعد واقع ہو تو اس کے بعد بھی لا زائد ہوتا ہے جیسے ما جاءنی زید ولا عمرو

چوتھا قسم: لا نافیہ یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور غیر عامل ہوتا ہے اور کبھی ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے۔اس وقت عموماً اس کا تکرار ہوتا ہے جیسے فلا صدق ولا صلی ۔اور کبھی تکرار نہیں بھی ہوتا جیسے فلا اقتحم العقبۃ .

پانچواں قسم: لا ناہیہ یہ عاملہ ہوتا ہے جو کہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔

چھٹا قسم: لا عاطفہ جیسے شرح مأتہ عامل میں **وھی لا تدخل الا علی الاسم الظاھر لا علی المضمر** . اس میں **لا علی المضمر** کا **لا** عاطفہ ہے۔

فائدہ: لا ناھیہ اور لا نافیہ میں دو فرق ہیں (۱) لفظی فرق یہ ہے کہ لا ناھیہ ہمیشہ عامل جبکہ لا نافیہ غیر عامل ہوتا ہے (۲) معنوی فرق یہ ہے کہ لا ناھیہ سے کسی کام سے روکنا مقصود ہوتا ہے۔

ترکیب: واو عاطفہ (تدخل) فعل مضارع (ما) مرفوع محلا فاعل (علیٰ) حرف جار (المعرفة) مجرور بالکسرہ معطوف علیہ واو عاطفہ (النکرہ) مجرور بالکسرہ معطوف۔ یہ مرکب عطفی مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور متعلق ہے تدخل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿مثل ما زید قائما﴾ (مثل) کی حسب سابق تین ترکیبیں (۱) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ما) حرف مشبہ بلیس رافع اسم ناصب خبر (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (قائما) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ (ما) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی خبر ہے مبتداء کی جو کہ (مثالہ) ہے۔

(۲) مفعو بہ ہے اعنی فعل مقدر کے لیے۔

(۳) مفعول مطلق ہے فعل محذوف (مثلت) کیلئے.

ترکیب: واو عاطفہ (لا) نافیہ غیر عامل غیر معمول (تدخل) فعل مضارع مرفوع بالضمہ (لا) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا فاعل (الا) حرف استثناء (علیٰ) حرف جار (النکرۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ یہ ظرف مستثنیٰ مفرغ متعلق ہے (تدخل) کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿نحو لا رجل ظریفا﴾ (نحو) کی وہی ترکیبیں ہیں (۱) (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (لا) مشبہ بلیس رافع اسم ناصب خبر (رجل) مرفوع بالضمہ اسم (ظریفاً) منصوب بالفتحہ خبر۔ (لا) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ۔

یہ مرکب اضافی خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحو ہ) ہے۔

(۲) مفعول بہ ہے اعنی کے لیے۔

النوع الرابع

حروف تنصب الاسم فقط وهی سبعة احرف

ترجمہ: نوع ایسا نوع کہ چوتھا حروف ہے ایسے حروف کونصب دیتے ہیں وہ حروف اسم کو پس بس یعنی جب نصب دیا تو نے نصب جو دیا ساتھ ان حروف کے اسم کو تو کافی تجھ کو نصب یا جب نصب دیا تو نے نصب جو دیا تو ساتھ ان حروف کے اسم کو تو کافی ہے تجھ کو نصب یا جب نصب دیا تو نے نصب جو دیا ساتھ ان حروف کے اسم کو تو رک جا تو رک جو جا تو سوائے جر نصب سے اور حروف سات ہیں از روئے حرف کے۔

ترکیب: (النوع الرابع) یہ مرکب تو صیفی مبتداء (حروف) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (تنصب) فعل مضارع مرفوع ھی ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (الاسم) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (فقط) اس کی تفصیل وترکیب نوع اول کی ابتداء میں گذر گئی ہے یہاں تقدیر عبارت یہ ہوگی اذا نصبت بھا فحسبہ النصب یا یہ ہوگی فیکفیک النصب یا یہ ہوگی فا نتھہ عن غیر النصب بنا بر اقوال ثلاثہ۔ اور اگر (فقط) کا تعلق اسم سے ہو تو تقدیر عبارت یہ ہوگی اذا نصبت بھا الاسم فحسبک الاسم یا یہ ہوگی فیکفیک الاسم یا یہ ہوگی فا نتھہ عن غیر الاسم . واو عاطفہ یا استنافیہ (ھی) مرفوع محلاً مبتداء (سبعة حروف) مرکب اضافی خبر ہے۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔

الواو وھی بمعنی مع نحو استوی الماء والخشبة

ترجمہ: (۱) سات جو واؤ وغیرہ ہیں (۲) ایک ان سات کا واؤ ہے (۳) بعض ان سات کا واؤ ہے (۴) واؤ ثابت ہے وہ واؤ ثابت جو ہے تو ان سات میں سے (۵) مراد لیتا ہوں میں واؤ کو۔ اور وہ واؤ ثابت ہے وہ واؤ ثابت جو ہے تو ساتھ معنی مع کے۔ مثال اس کی مثل استوی

الماء والخشبة کے ہے۔ برابر ہو گیا پانی لکڑی کے ساتھ۔

ضابطہ: یہ واو معیت پر دلالت کرتی ہے اور یہ معیت کہیں تو زمانی ہوتی ہے اور کہیں مکانی

فائدہ: مفعول معہ کے عامل ناصب میں اختلاف ہے۔

(۱) شیخ جرجانی کے نزدیک بھی واو بمعنی مع ناصب ہے۔

(۲) کوفیین کے نزدیک واو کے بعد عامل معنوی عمل کرتا ہے ان کے نزدیک جس طرح عامل معنوی رفع دیتا ہے ایسے نصب بھی دیتا ہے یہاں عامل معنوی خلاف ہے یعنی مابعد کا ماقبل کے مخالف ہونا۔ جیسے استوی الماء والخشبة میں الماء کو استوی کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے لیکن الخشبة کو نہیں ورنہ معنی ہوگا لکڑی سیدھی ہوگئی جو کہ صحیح نہیں۔

(۳) زجاج کے نزدیک واو کے بعد عامل مقدر ہوتا ہے وہی نصب دیتا ہے جیسے سرت والنیل یہ اصل تھا سرت وصاحبت النیل.

(۴) مفعول معہ کا انتصاب ظرفیة کی بناء پر ہے اور (مع) چونکہ ظرفیت کی بناء پر منصوب ہے تو اس واو پر قائمقام ہونے کی وجہ سے نصب آنی چاہیئے تھی لیکن حرف ہونے کی وجہ سے اعراب کی صلاحیت نہیں رکھتی تو یہ نصب علی الظرفیة واو کے مابعد والے اسم کو دے دی اس کی مثال ایسے ہے جیسے الا جو (غیر) کے معنی میں آتا ہے اس پر وہ اعراب آنا چاہیئے تھا جو کہ (غیر) پر آتا ہے لیکن حرف ہونے کی وجہ سے اعراب کی صلاحیت نہیں رکھتا تو وہ اعراب مابعد کو دے دیا گیا یہاں بھی ایسے ہے۔

(۵) جمہور کے نزدیک ماقبل والا فعل عامل ہے۔

ترکیب: (الواو) کی ترکیب آٹھ احتمال ہیں۔

پہلی ترکیب: الواو یہ مرفوع محلاً بدل ہے سبعة حروف سے۔

دوسری ترکیب: یہ مجرور محلاً بدل ہے حروف سے

تیسری ترکیب: (الواو) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو

کہ (بعضھا) کی یا اول خبر ہے (احدھا) کی اور دوسرا خبر ہے (ثانیھا) کی۔

چوتھی ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء ہے جس کے لیے خبر ہے (وھی). اور مبتداء خبر کے درمیان واو زائدہ ہے۔

پانچویں ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء ہے۔ جن کی خبر مقدم (منھا) محذوف ہے۔

چھٹی ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء اور جسکے لیے خبر (نحو استوی) یہ مرکب اضافی ہے (وھی للتشبیہ) جملہ معترضہ ہے۔

ساتویں ترکیب : یہ منصوب محلاً مفعول بہ ہیں۔(اعنی) فعل مقدر کے لیے

اٹھویں ترکیب : (الواو) مرفوع محلاً ذوالحال (وھی بمعنی مع) جملہ حالیہ ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء ہے اور (نحو) مرکب اضافی خبر ہے۔

ناویں ترکیب : یہ مجرور بجو جوار ہے۔

﴿وھی بمعنی مع﴾ ۔واو عاطفہ ھی ضمیر مرفوع محلا مبتداء (باء) حرف جار (معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف (مع) مبنی بر فتح مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر اپنے متعلق سے مل کر خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿نحو استوی الماء والخشبة﴾

(نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (استوی) فعل (الماء) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل واو بمعنی (مع) عامل ناصب علی مذھب الشیخ (الخشبة) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے یا مرکب اضافی مفعول بہ ہے اعنی فعل محذوف کے لیے۔

ضابطہ : واو عاطفہ بھی ہوتی اور بمعنی مع بھی ہوتی ہے جس کے لیے ضابطہ یاد رکھیں واو کے بعد اسم کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) اس اسم کو ماقبل کے حکم میں شریک کرنا درست نہ ہوتو واو بمعنی مع اور نصب واجب ہوگی شریک کرنا درست ہومگر مانع عن العطف موجود ہو نصب بھی بمعنی مع ہوگی شرکت درست ہو اور مانع عن العطف موجود نہ ہومگر مقصود متکلم معیت ہوتو نصب علی المعیة واجب ہوگی اور واو بمعنی مع ہو۔

والا وهى للاستثناء نحو جاء نى القوم الا زيدًا

ترجمہ: پنج تراجم مثل الواؤ بشرح سابق۔ اور الا اور وہ الا ثابت ہے وہ الا ثابت جو ہے تو وا سطے استثناء کے مثال اس کی مثل جاء نی القوم الا زیدًا کے ہے۔ آئی میرے پاس قوم سوائے زید کے۔

فائدہ: الا استثنائیہ کے عامل ہونے میں بھی اختلاف ہے۔

پہلا مذہب: شیخ عبدالقاہر اور زجاج اور مبرد کے نزدیک یہی الا عامل ہے جو کہ استثنی کے قائم مقام ہے جس طرح حروف نداء (ادعو) کے قائم مقام ہوکر عامل ہیں اسی طرح (الا) بھی عامل ہے۔

دوسرا مذہب: بصریین کے نزدیک یہ عامل نہیں بلکہ مستثنیٰ کا وہی عامل ہے جو مستثنیٰ منه کا ہے۔

تیسرا مذہب: امام کسائی کے نزدیک مستثنیٰ میں (ان) عامل ہے جو کہ مقدر ہے۔

چوتھا مذہب: بعض نحویوں کے نزدیک مستثنیٰ منه عامل ہوتا ہے۔

ضابطہ: (الّا) کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) الا استثنائیہ جس کا ترجمہ اردو میں اگر کیا جاتا ہے اور اس کا مابعد مستثنیٰ ہوتا ہے

(۲) الا شرطیہ۔ یہ ان اور لا سے مرکب ہوتا ہے اور اس کا اردو میں ترجمہ اگر نہیں کیا جاتا ہے پھر بقانون یرملون نون کو لام میں ادغام کردیا الا ہوگیا۔ جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد شرط وجزاء ہوتی ہے جیسے الا تفعلوه تكن فتنة فى الا رض.

(۳) الا مرکبہ۔ یہ شرط و جزاء دونوں سے مرکب ہوتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد (فلا) ہوتا ہے۔ عبارت یوں ہوتی ہے و الا فلا ۔ الا میں شرط اور فلا میں جزاء محذوف ہوتی ہے اور فاء جزائیہ ہوتی ہے۔

فائدہ: الا مرکبہ کی دو صورتیں ہیں (۱) اس کی شرط و جزاء افعال عامہ سے مقدر مان لی جائے جیسے الا یکن کذالک فلا یکن کذالک

(۲)۔ ماقبل والے فعل کی مناسبت سے شرط و جزاء کو محذوف مانا جائے۔

ترکیب: (الا) کی ترکیب بعینہ الواو والی ہے اور (وھی للاستثناء) کی ترکیب وہی (وھی بمعنی مع) والی ہے۔ (و جاء نی القوم الا زیدًا) (نحو) کی وہی دو ترکیبیں (جاء) فعل (ن) وقایہ (یا) ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (القوم) مرفوع بالضمہ لفظاً مستثنی منہ الا استثنائیہ عامل ناصب بنا بر مذھب شیخ (زیدًا) منصوب لفظاً مستثنی. مستثنی منہ اپنے مستثنی سے مل کر فاعل مؤخر۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ اور یہ مرکب اضافی خبر ہے یا مفعول بہ ہے۔

ویا وھی لنداء القریب و البعید۔ و ایا و ھیا وھما لنداء البعید۔ و ای والھمزۃ المفتوحۃ وھما لنداء القریب۔ وھذہ الحروف الخمسۃ الاسم اذا کان مضافاً الیٰ اسم آخر۔ نحو یا عبداللہ و ایا غلام زید

ترجمہ: پنج تراجم بہر یک مثل سابق۔ اور یا وہ یا ثابت ہے وہ یا ثابت جو ہے تو واسطے نداء قریب و نداء بعید کے۔ اور ایا اور ھیا اور وہ دونوں ایا اور ھیا ثابت ہیں وہ دونوں ثابت جو ہیں تو واسطے نداء بعید کے اور ای اور ہمزہ مفتوحہ ایسی ہمزہ کہ مفتوحہ وہ ہمزہ وہ دونوں ثابت ہیں وہ دونوں ثابت جو ہیں تو واسطے نداء قریب کے۔ اور یہ جو کہ حروف یا یا یا ایسے یہ کہ حروف ایسے

حروف کہ پانچ نصب دیتے ہیں وہ حروف اسم کو جبکہ ہووہ اسم مضاف کیا ہوا وہ اسم مضاف کیا ہوا جوطرف اسم کے ایسا اسم کہ دوسرا وہ اسم۔ مثال اس کی مثل یــا عبـدا اللہ وغیرہ کے ہے۔ اے بندے اللہ کے اور لڑکے زید کے اور او شریف قوم کے اور اے افضل قوم کے۔ اور اے بندے اللہ کے۔ اور رفع دیتے ہیں وہ حروف اسم کو اگر نہ ہووہ اسم جو کہ اسم یا وہ ایسا وہ کہ اسم مضاف کیا ہوا وہ اسم۔ مثال اسکی مثل یــا زیـد اوریــا رجـل کے ہے۔ اے زید اور اے آدمی (مرد)۔

فائدہ: ان حروف کے عامل ہونے میں بھی اختلاف ہے۔

پہلا مذہب: شیخ عبدالقاہر کے نزدیک یہ حروف نداء خود عامل ہیں اپنے مابعد میں عمل کرتے ہیں

دوسرا مذہب: امام سیبویہ کے نزدیک یہ حروف قائم مقام فعل محذوف کے ہیں لیکن عامل وہ فعل محذوف ہے۔

تیسرا مذہب: ابوعلی فارسی کے نزدیک یہ اسماء الافعال ہیں بمعنی ادعو ہوکر عمل کرتے ہیں جیسے (ھا) بمعنی خذ ہوکر عمل کرتا ہے۔

فائدہ: نداء کا معنی پکارنے کے ہیں۔ پکارنے والے کو منادی اور جس کو پکارا جائے اسکو منادی کہا جاتا ہے اور جس مقصد کے لیے پکارا جائے اس کو مقصود بالنداء اور جواب نداء کہا جاتا ہے اور جس کے ذریعے نداء کی جائے اس کو حرف نداء کہتے ہیں۔ خلاصہ جہاں نداء ہو وہاں چار چیزیں ہوتی ہیں۔

فائدہ: کبھی تو قریب کو پکارا جاتا ہے اور کبھی بعید کو اسی وجہ سے حروف نداء میں بھی تفصیل ہے

(۱) ایا (۲) ھیا یہ دونوں نداء بعید کے لیے خاص ہیں۔ (۳) ای (٤) ھمزہ مفتوحہ یہ دونوں نداء قریب کے لئے پہلے خاص ہیں اور (۵) یــا یہ نداء قریب اور بعید دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے اسی وجہ سے حروف نداء میں بھی (یا) اصل ہے۔

ضابطہ: حروف نداء میں سے اصل (یا) ہے اسی وجہ سے اس کو فقط حذف کیا جاتا ہے باقی

کسی اور حرف نداء کا حذف کرنا ہرگز جائز نہیں۔

ضابطہ: حروف نداء میں سے لفظ اللہ پر حرف یاء داخل ہوسکتا ہے۔ اور ایہا۔ ایتھا پر بھی

ضابطہ: حرف (یا) کبھی تنبیہ کے لیے بھی داخل کیا جاتا ہے اس وقت فعل اور حرف پر بھی داخل ہوجاتا ہے یالیت قومی یعلمون۔ الا یااسجدوا۔

ضابطہ: جب لفظ اللہ منادی ہو اس کی پانچ خصوصیات ہوتی ہیں۔

پہلی خصوصیت: اس پر حرف (یا) داخل ہوتا ہے۔

دوسری خصوصیت: ہمزہ قطعی ہوجاتا ہے۔ تیسری خصوصیت: حرف (یا) حذف کرکے اس کے عوض آخر میں کبھی میم مشدد لائی جاتی ہے جیسے اللھم۔

چوتھی خصوصیت: حرف (یا) لفظ اللہ پر بلا فاصلہ ایہا کے داخل ہوتا ہے۔

پانچویں خصوصیت: لفظ اللہ کی ترخیم جائز نہیں۔

وهيا شريف القوم واى افضل القوم واعبد الله ۔وترفع الاسم ان لم يكن ذالك الاسم مضافا مثل يا زيد ويا رجل

فائدہ: منادی کے اعراب کی تفصیل۔ منادی کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) منادی مضاف جیسے یا عبداللہ (۲) منادی شبہ مضاف جیسے یا طالعا جبلا (۳) منادی نکرہ غیر معین جیسے نابینا کا قول یا رجلا خذ بیدی ان تینوں کا حکم یہ ہے کہ تینوں منصوب ہوتے ہیں

(۴) منادی مفرد معرفہ۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ مبنی ہوتا ہے علامت رفع پر یعنی رفع ضمہ کے ساتھ جیسے یا زید یا الف کے ساتھ جیسے یا زیدان یا واو کا ساتھ جیسے یا زیدون یا ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے یا موسیٰ۔ یاد رکھیں کہ مفرد یہاں مضاف۔ شبہ مضاف کے مقابلے میں ہے لہذا تثنیہ و جمع اس میں داخل ہے اور معرفہ سے مراد تمام ہے قبل از نداء معرفہ ہو جیسے یا زید یا بعد از نداء جیسے یا رجل۔ (۵) منادی مستغاث باللام یہ مجرور ہوتا ہے جیسے یا لزید۔

(۶) منادی مستغاث بالالف یہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے جیسے یا زیداہ۔

النوع الخامس

حروف تنصب الفعل المضارع وهی اربعة احرف (ان۔لن۔کی۔اذن)

ترجمہ : نوع ایسا نوع کہ پانچواں حروف ہیں ایسے حروف کے نصب دیتے ہیں وہ حروف فعل کو ایسا فعل کہ مضارع اور وہ حروف چار ہیں از روئے حرف کے۔ (۱) چار جو ان وغیرہ ہیں (۲) ایک ان چار کا ان ہے (۳) بعض ان چار کا ان ہے (۴) ان ثابت ہے وہ ان ثابت جو ہے تو ان چار میں سے (۵) مراد میری ان ہے۔ ولن وکی واذن ہر سہ مثل ترجمہ ان۔

ترکیب : (النوع) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (۔ الخامس) مرفوع بالضمہ لفظاً صفت موصوف صفت مل کر مبتداء (حروف) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (تنصب) صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر در و مستتر راجع بسوئے (حروف) مرفوع محلاً فاعل (الفعل) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (المضارع) منصوب بالفتحہ لفظاً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صفت ہے موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وهی اربعة احرف﴾ (واو) عاطفہ یا استنافیہ (هی) ضمیر مرفوع محلا مبتداء (اربعة) مرفوع بالضمہ لفظاً ممیز مضاف (احرف) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ تمیز۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

(أن۔لن۔کی۔اذن) کے ترکیبی احتمالات آٹھ ہیں۔

پھلی ترکیب : (أن) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا معطوف علیہ (واو) عاطفہ (لن) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً معطوف اول۔ (واو) عاطفہ (کی) معطوف ثانی (واذن) معطوف ثالث۔ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر مرفوع محلاً بدل ہے ستہ حروف سے۔

دوسری ترکیب : یہ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر مجرور محلاً بدل ہے حروف سے

تیسری ترکیب : (ان) مراد لفظ مرفوع محلاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (اولها) ہے

(لن) خبر ہے مبتداء محذوف کی جوکہ (ثانیھا) ہے (کی) خبر ہے مبتداء محذوف کی جوکہ (ثالثھا) ہے (اذن) خبر ہے مبتداء محذوف کی جوکہ (رابعھا) ہے۔

چوتھی ترکیب : یہ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر مبتداء جن کی خبر (منھا) محذوف ہے۔

پانچویں ترکیب : یہ معطوف علیہ اور معطوف مل کر منصوب محلاً مفعول بہ ہیں۔(اعنی) فعل مقدر کے لیے

چھٹی ترکیب : (ان) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر مجرور محلاً بجو جوار یعنی (احرف) پڑوس کیوجہ سے مجرور پڑھا گیا ہے۔

فان للاستقبال وان دخلت على الماضى نحو اسلمت ان انه ادخل الجنة وان دخلت الجنة وتسمى هذه مصدرية

ترجمہ : پس لفظ ان ثابت ہے وہ لفظ ان ثابت جو ہے تو واسطے استقبال کے اگرچہ داخل ہو وہ لفظ ان داخل جو ہوتا اوپر ماضی کے۔ مثال اس کی مثل اسلمت ان ادخل الجنة اور اسلمت ان دخلت الجنة کے ہے۔ اسلام لایا میں تاکہ داخل ہو جاؤں میں جنت میں۔ اور نام رکھا جاتا ہے یہ ان مصدریہ۔

ضابطہ : ان بمعنی اگر بغیر واو کے ہو تو شرطیہ ہوتا ہے اور ان وصلیہ بمعنی اگرچہ واو کے ساتھ ہوت تو وصلیہ ہوتا ہے۔

ضابطہ : (ان) اور (لو) وصلیہ کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ نقیض شرط کے لئے وقوع حکم میں تاکید اور مبالغہ پیدا کرتا ہے۔

ضابطہ : (ان) وصلیہ اور (لو) وصلیہ کی پہچان عموماً کتابوں میں ان کے نیچے وصلیہ لکھا جاتا ہے اور دوسری ان کی نشانی یہ ہے کہ اس کے اردو معنی میں لفظ (اگرچہ) آتا ہے۔

ضابطہ : (ان) (لو) وصلیہ کیساتھ واو لکھی جاتی ہے اس واو کے بارے میں تین مذاہب ہیں

پہلا مذہب: جمہور کے نزدیک واؤ حالیہ ہوتی ہے تو شرط اپنی جزاء محذوف کے ساتھ مل کر ماقبل سے حال ہوتی ہے جیسے یہاں پر (للاستقبال) متعلق (ثابت) کی ضمیر سے فاعل حال ہے۔

دوسرا مذہب: جزری کے نزدیک واؤ عاطفہ ہے اور (اِن) اور (لو) وصلیہ کے بعد جو شرط محذوف ہوتی ہے اس کی نقیض مقدر پر عطف مقدم ہوتا ہے۔ اب یہاں پر یہ عبارت بنے گی (ای ان لم یدخل الماضی وان دخلت علی الماضی فان للاستقبال)

تیسرا مذہب: رضی کے نزدیک ماقبل والا جملہ جزاء مقدم اوران وصلیہ کا مابعد شرط موخر ہوتا ہے اور شرط و جزا کے درمیان واو اعتراضیہ ہوتی ہے۔ یہی اقوال لو وصلیہ کے بارے میں ہیں ان اور لو وصلیہ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ شرط مذکور کی نقیض کے لئے حکم بطریق اولی ثابت ہے پس یہ وقوع حکم میں تاکید ومبالغہ کا فائدہ دیتا ہے جیسے اکرم خاك وان جاھلا اس لئے ان اور لو وصلیہ کیلئے شرط یہ ہے کہ ان کی مذکور شرط کے لئے حکم کا ثبوت بعید اور اس شرط کی نقیض کیلئے حکم کا ثبوت اقرب وانسب ہو پس یہ مثال درست نہیں کرم اخاك وانكان عالما۔

(مزید ضوابط نحو یہ صفحہ پر دیکھئے)

فائدہ: (وان دخلت علی الماضی) کا معنی یہ ہے کہ اگر۔(اَن) ماضی پر داخل ہو تو تب بھی زمانہ استقبال کے ساتھ مخصوص ہو جائیگا بلکہ ماضی پر داخل ہو تو اس وقت یہ ماضی کو مصدر کی تاویل میں کردے گا لیکن زمانہ ماضی میں تغیر پیدا نہیں کرے گا جیسے قرآن مجید میں ہے (لولا ان من اللہ علینا لخسف بنا) دوسری مثال (عبس وتولیٰ ان جآءہ الاعمٰی)

فائدہ: امام خلیل کے نزدیک حرف ناصب فعل مضارع کے لیے ایک (اَن) ہے باقی کوئی عامل ناصب نہیں۔ اور باقی حروف کے بعد بھی جو فعل مضارع منصوب آتا ہے تو اس میں (ان) مقدر ہے اور (اَن) کی تفصیل تنویر شرح نحو میر صفحہ ۶۹ پر دیکھئے۔

ترکیب: (فاء) تفصیلہ (ان) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً مبتداء (لام) جار (استقبال) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق (ثابت) کے (ثابت) صیغہ صفت اپنے فاعل

اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ۔

(وان دخلت علی الماضی) اس کی تین ترکیبیں ھیں۔

پہلی ترکیب: (واؤ) حالیہ (ان) حرف شرطیہ (دخلت) فعل ماضی معلوم ضمیر در مستتر راجع بسوئے (ان) مرفوع محلا فاعل (علی) حرف جار (الماضی) مجرور بالکسرہ تقدیرًا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے (دخلت) کے۔ (دخلت) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ جس کی جزاء محذوف ہے۔ شرط اور جزاء مل کر منصوب محلا یہ حال ہے (للاستقبال) کے متعلق (ثابت) کی ضمیر سے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر یہ فاعل ہے (ثابت) کا (ثابت) اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے۔

دوسری ترکیب: یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا معطوف علیہ مقدر کا۔ جزری کی ساری عبارت یہ ہوگی (ان لم تدخل علی الماضی وان دخلت علی الماضی) معطوف علیہ جملے کی مختصر ترکیب یہ ہے۔ کہ (ان) حرف شرط (لم) جحد یہ (تدخل) فعل مضارع مجزوم بسکون لفظاً ضمیر در ومستتر معبر بہ (ھی) مرفوع محلا فاعل (علی الماضی) جار مجرور ظرف لغو متعلق (تدخل) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ (وان دخلت علی الماضی) (واو) عاطفہ۔ یہ شرط اپنی جزاء محذوف سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔ جس کے لیے جزاء محذوف ہے۔

تیسری ترکیب: (وان دخلت علی الماضی) (واو) عاطفہ (دخلت الخ) جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ۔ رضی کے نزدیک اور جملہ معترضہ ماقبل کا مابعد سے ترکیبی تعلق نہ ہو تو اس کے لیے یہ شرط مؤخر اور جزا مقدم (نحو اسلمت ان ادخل الجنة وان دخل الجنة) وہی دو ترکیبیں ہیں۔ (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (اسلمت) فعل بفاعل (ان) ناصبہ (ادخل) واحد متکلم فعل مضارع منصوب لفظاً ضمیر در ومستتر معبر بہ (انا) (الجنة) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر معطوف علیہ

(واؤ) عاطفہ (ان دخلت الجنۃ الخ) وہی ترکیب۔ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتاویل مصدر منصوب محلاً مفعول بہ (اسلمت) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مجرور محلاً مضاف۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحو ہ) ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وتسمی ھذہ مصدریۃ﴾: (واؤ) عاطفہ یا استنافیہ (تسمّٰی) صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ مرفوع بالضمہ تقدیراً (ھذہ) اسم اشارہ مرفوع محلاً نائب فاعل (مصدریۃ) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی جملہ فعلیہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ۔

ولن لتاکید نفی المستقبل مثل لن ترانی

ترجمہ: اور لَن ثابت ہے وہ لن ثابت جو ہے تو واسطے مستقبل کی نفی کی تاکید کے۔ مثال اس کی مثل لن ترانی کے ہے۔ ہرگز نہ دیکھ سکے گا تو مجھ کو۔

فائدہ: (لَن) کی تفصیل تنویر شرح نحو میر میں صفحہ ۵۹ میں دیکھئے۔

ترکیب: (لَن) مراد لفظ مرفوع محلاً مبتداء (لام) حرف جار (تاکید) مجرور لفظاً مضاف (نفی) مجرور تقدیراً مضاف ثانی (مستقبل) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ مضاف الیہ ہے تاکید کے لیے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور برائے جار۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثابت کے۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل لن ترانی﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہوں گی (ا) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (لن) حرف ناصب (تری) فعل مضارع منصوب بالفتحہ تقدیراً ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل (نون) وقایہ (یاء) ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء کی جو کہ (مثالہ) ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

(۲) (مثل لن ترانی) مثل منصوب بالفتحہ لفظا مضاف۔ مرکب اضافی مفعول مطلق ہے مثلت یا امثل کے لئے۔

(۳) ترکیب: یہ (مثل) مفعول بہ ہے فعل محذوف اعنی کے لیے۔

واصلها لان عند الخليل فحذفت الهمزة تخفيفاً فصارت لان ثم حذفت الالف لالتقاء ساكتين فبقيت لن

ترجمہ: اوراصل اس لَنْ کی لاَاَنْ ہے نزدیک خلیل کے پس حذف کردی گئی ہے ہمزہ واسطے تخفیف کے پس ہوگیا لان پھر حذف کردیا گیا الف کو حذف جو کیا گیا تو واسطے ملنے سا کنین کے پس باقی رہ گیا لن۔

ترکیب: (واؤ) عاطفہ (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء (لا ان) مراد لفظاً مرفوع محلاً خبر ہے (عند الخلیل) ظرف مبتداء خبر اور ظرف کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (فاء) تفصیلہ (حذفت) فعل ماضی مجہول (الھمزۃ) مرفوع لفظاً نائب فاعل (تخفیفاً) منصوب لفظاً مفعول لہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ (فصارت) (فاء) نتیجہ (صارت) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً اسم اور لفظ (لان) مراد لفظ اسم تاویلی منصوب محلاً خبر۔ (صارت) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ (ثم) حرف عاطفہ (حذفت) فعل ماضی مجہول (الالف) مرفوع بالضمہ نائب فاعل (لام) جارہ (التقاء) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (ساکنین) مجرور بالیاء لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق (حذفت) فعل کے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ۔ (فبقیت) (فاء) نتیجہ (بقیت) فعل (لن) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وكى للسببية اى يكون ما قبلها سببا لما بعدها مثل واسلمت كى ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة

ترجمه : اور کی ثابت ہے وہ کی ثابت جو ہے تو واسطے سببیت کے یعنی ہوگی وہ چیز کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے تو پہلے اس لفظ کی کے مسبب اس چیز کے لیے کہ واقع ہے وہ چیز واقع جو ہے تو بعد اس لفظ کی کے۔ مثال اسکی مثل اسلمت کی ادخل الجنة کے ہے ۔اسلام لایا میں تاکہ داخل ہو جاؤں میں جنت میں اسلئے کہ تحقیق اسلام سبب ہے ایسا سبب کہ ثابت ہے وہ سبب ثابت جو ہے تو واسطے داخل ہونے جنت کے۔

ضابطه : موصول دو قسم پر ہے۔(۱) موصول اسمی (۲) موصول حرفی۔ موصول حرفی پانچ ہیں (ان مخففه یا مثقله .ما . کی . لو)

ضابطه : موصول اسمی دو قسم پر ہیں۔ خاص اور عام۔ خاص چھ ہیں موصول اور صلہ کے لیے (ضوابط نحویہ ص: ۲۰۔۲۱ میں تقریباً دس ضوابط ہیں) موصول اسمی اور موصول حرفی میں تقریباً پانچ فرق لکھے گئے ہیں انہیں بھی خوب یاد کرنا چاہیے۔

ترکیب : (واؤ) عاطفه (کی) مراد لفظ مرفوع محلاً مبتداء للسببية (لام) حرف جار (السببية)۔ مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہے (ثابتة) کے (ثابتة) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ (ای) حرف تفسیر (یکون) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر (ما) موصولہ (قبلها) (قبل) مضاف (ها) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق (ثبت) کے (ثبت) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مرفوع محلاً اسم ہوا (یکون) فعل ناقص کا (سببا) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (لما) (لام) جار (ما) موصولہ (بعد) مضاف (ها) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا حرف جار

کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق (ثابت) کے (ثابت) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوئی موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی (یکون) فعل ناقص کی (یکون) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسر (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (اسلمت) فعل مرفوع بالضمہ لفظاً (ت) ضمیر مرفوع محلاً فاعل (کی) حرف ناصبہ برائے سببیت (ادخل) فعل مضارع معلوم بالفتحہ لفظاً ضمیر درو مستتر معبر بہ (انا) مرفوع محلاً فاعل (الجنة) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ۔ (فان الاسلام سبب لدخول الجنة) (فاء) حرف تعلیل (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (الاسلام) منصوب بالفتحہ لفظاً اسم (سبب) مرفوع لفظاً موصوف (لام) حرف جار (دخول) مجرور لفظاً مضاف (الجنة) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق (ثابت) کے (ثابت) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوئی (سبب) موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی (ان) کی (ان) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

واذن للجواب والجزاء وهو لايتحقق الا فى الزمان المستقبل فهى لا تدخل الا على الفعل المستقبل مثل اذن ادخل الجنة فى جواب من قال اسلمت

ترجمہ : اور اذن ثابت ہے وہ اذن ثابت جو ہے تو واسطے جواب کے اور جزاء کے۔ اور وہ جواب اور جزاء متحقق (ثابت) نہیں ہوتے مگر ثابت جو ہوتے ہیں تو زمانے میں ایسا زمانہ کہ مستقبل پس وہ اذن داخل نہیں ہوتا وہ لفظ اذن مگر داخل جو ہوتا ہے تو اوپر فعل کے ایسا فعل کہ مستقبل مثال اس کی مثل اذن تدخل الجنة کے ہے دارانحالیکہ ہونے والا ہے وہ لفظ اذن

تدخل الجنة ہونے والا جو ہے تو اس شخص کے جواب میں جس نے کہا اسلمت میں اسلام لایا اذن میں حسب سابق آٹھ ترکیبی احتمال ہیں۔

پهلی ترکیب : اذن یہ مرفوع محلاً بدل ہے اربعة حروف سے۔

دوسری ترکیب : یہ مجرور محلاً بدل ہے حروف سے۔

تیسری ترکیب : (اذن) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (بعضها) یا (احدها) کی۔

چوتهی ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء ہے جس کے لیے خبر ہے (وهی).

پانچویں ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء ہے۔ جن کی خبر مقدم (منها) محذوف ہے۔

چهٹی ترکیب : یہ مرفوع محلاً مبتداء اور جسکے لیے خبر (مثل..) مرکب اضافی ہے (وهو لایتحقق) جملہ معترضہ ہے۔

ساتویں ترکیب : یہ منصوب محلاً مفعول بہ ہیں ۔(اعنی) فعل مقدر کے لیے

اٹھویں ترکیب : (اذن) مرفوع محلاً ذوالحال (وهو لایتحقق) جملہ حالیہ ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء ہے اور (مثل.) مرکب اضافی خبر ہے۔

ترکیب : (واؤ) عاطفہ (اذن) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا مبتداء (لام) حرف جار (جواب) مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف علیہ (واؤ) عاطفہ (الجزاء) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق (ثابتة) (ثابتة) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ (واؤ) عاطفہ (هو) ضمیر مرفوع محلا مبتداء (لا) نافیہ غیر عامل غیر معمول (یتحقق) فعل مضارع معلوم مرفوع لفظاً ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل۔

(الا) حرف استثناء (فی) حرف جار (الزمان) (المستقبل) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف موصوف (یتحقق) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی

خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

﴿**فھی لا تدخل الا علی الفعل المستقبل**﴾ اس کی ترکیب بھی بعینہ پہلے کی طرح

﴿**مثل اذن تدخل الجنۃ فی جواب من قال اسلمت**﴾

پہلی ترکیب : (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (اذن) ناصبہ (تدخل الجنۃ) جملہ فعلیہ خبریہ ذوالحال (فی) جار (جواب) مضاف (من) موصول (قال) فعل بفاعل جملہ فعلیہ ہوکر قول (اسلمت) فعل بفاعل مقولہ۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ (جواب) کے لیے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر حال ہوا ذوالحال کے لیے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مثل) مضاف کے لیے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کے لیے جو کہ (مثالہ) ہے۔

دوسری ترکیب : (مثل ......الخ) یہ مرکب اضافی مفعول بہ (اعنی) فعل کے لئے۔

تیسری ترکیب : یہ مرکب اضافی مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا جو کہ (مثلت) یا (امثل) ہے (اذن) کی تفصیل (اس کے عمل کرنے کیلئے شرائط تنویر شرح نحو میر ص: ۶۰ پر دیکھئے)

فائدہ : (ان) مصدریہ بمشابھت (ان) مفتوحہ۔ حرف مشبہ بالفعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ جس طرح (ان) مفتوحہ جملہ کو مفرد کی تاویل میں کر دیتا ہے اسی طرح (ان) مصدریہ بھی فعل مضارع کو مفرد کی تاویل میں کر دیتا ہے۔ باقی ان تین حرف (لن. کی. اذن) ان کی مشابھت بھی (ان) کے ساتھ ہے۔ یہ بھی فعل مضارع کو معنی استقبالیہ کے ساتھ مخصوص کر دیتے ہیں۔

النوع السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهی خمسة احرف لم ولما ولام الامرولا النهی وان للشرط والجزاء

ترجمہ : نوع ایسا نوع کہ چھٹا حروف ہے ایسے حروف کہ جزم دیتے ہیں ایسا فعل کہ فعل مضارع اوروہ حروف پانچ ہیں ازروئے حرف کے۔(۱) پانچ جو لم وغیرہ ہیں (۲) ایک ان پانچ کا لم ہے (۳) بعض ان پانچ کا لم ہے (۴) لم ثابت ہے وہ لم ثابت جو ہے تو ان پانچ میں سے (۵) مرادمیری لم ہے۔اور لما اور لام امرلائے نہی اوران شرطیہ درانحالیکہ مقتضی ہے وہ ان مقتضی جو ہوتو واسطے شرط کے اور جزاء کے۔باقی پنج پنج تراجم بہریک لفظ مثل لم بشرح گزشتہ۔

ترکیب : (النوع السادس) مرکب توصیفی مبتداء (حروف) موصوف (تجزم الفعل المضارع) یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت ہے موصوف کی۔موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔(وهی خمسة احرف)۔(واؤ) عاطفہ (ھی) ضمیر مرفوع محلا مبتداء (خمسة) مرفوع لفظاً مضاف (احرف) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء (لم . لما . لام امر . لام نهی وان للشرط والجزاء) اس کے اندر بھی بعینہ (ان ولن......الخ) کی طرح پانچ ترکیبی احتمالات ہیں۔

دوسری ترکیب : ۔(لم) مرادلفظ تاویلی اسم معطوف علیہ (ولما) معطوف اول۔(ولام امر) معطوف ثانی (ولا النهی) معطوف ثالث یہ مرکب اضافی ہے (وان للشرط) (ان) مرادلفظ اسم تاویلی مرفوع محلا ذوالحال (لام) حرف جار (شرط) مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف علیہ (واؤ) عاطفہ (الجزاء) معطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق (ثابت) کے (ثابت) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حال۔ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف رابع۔معطوف علیہ اپنے چاروں

معطوفات سے مل کر یہ خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (ھی) ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

دوسری ترکیب ان میں سے ہر ایک خبر ہے مبتداء محذوف کے لیے جو کہ (احدھا وثانیھا) ہے الخ (وان للشرط والجزاء) کے لیے (خامسھا) ہے۔

تیسری ترکیب: لم معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر یہ بدل ہے (خمسۃ احرف) سے۔

چوتھی ترکیب: (لم) معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر منصوب محلا مفعول بہ (اعنی) فعل محذوف کے لیے۔

پانچویں ترکیب: (لم) معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر مجرور ہے بجر جوار یعنی (احرف) کے جوار اور اتصال سے۔ مجرور پڑھا جاتا ہے۔

فلم تجعل المضارع ماضیاً منفیاً مثل لم یضرب بمعنی ماضرب

ترجمہ: پس لفظ لم بنا دیتا ہے مضارع کو ماضی ایسی ماضی کہ منفی وہ ماضی۔ مثال اس کی مثل لم یضرب کے ہے۔ نہیں مارا اس نے درانحالیکہ ہونے والا وہ لفظ لم یضرب ہونے والا جو ہے تو ساتھ معنی ما ضرب کے۔ نہیں مارا اس ایک مرد نے۔

ضابطہ: (جعل) افعال تصییر میں سے ہے اور تسہیل میں سے بھی۔ افعال قلوب کی طرح دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے یعنی دو مفعولوں کا مقتضی ہوتا ہے۔

ترکیب: (فاء) عاطفہ (لم) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا مبتداء (تجعل) فعل مضارع مرفوع لفظاً ضمیر در و مستتر معبر بہ (ھی) مرفوع محلا فاعل راجع بسوئے مبتداء (المضارع) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ (ماضیا) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (منفیا)۔ منصوب بالفتحہ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔

پہلی ترکیب: (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً (لم یضرب) مجرور محلاً ذوالحال (بمعنی ما ضرب) (باء) جار (معنی) مضاف (ماضرب) مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق (ثابت) کے (ثابت) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال ہوا ذوالحال کے لئے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مثل) مضاف کے لئے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء کے لیے جو کہ (مثالہ) ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب: (مثل) مفعول بہ (اعنی) فعل محذوف کے لئے۔

تیسری ترکیب: (مثل) مفعول مطلق (مثلت) یا (امثل) کے لئے۔

ولما مثل لم لکنها مختصة بالاستغراق مثل لما یضرب زید ای ما ضرب زید فی شئی من الازمنة الماضیة

ترجمہ: اور لما مثل لم کے ہے لیکن وہ لفظ لما خاص ہے وہ لفظ لما خاص جو ہے تو ساتھ استغراق کے۔ مثال اس کی مثل لما یضرب زید کے ہے۔ ابھی تک نہیں مارا زید نے یعنی نہیں مارا زید نے مارا جو نہیں تو کسی چیز میں ایسی چیز کہ ثابت ہے وہ چیز ثابت جو ہے تو زمانوں سے ایسے زمانے کہ ماضی وہ زمانے۔

فائدہ: (لما) تین قسم پر ہے۔

پہلا قسم: لما عاملہ جازمہ جیسے لما یقض ما امرہ ۔ لما یعلم اللہ ۔

دوسرا قسم: لما شرطیہ غیر عاملہ۔ جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں۔ پہلا شرط دوسرا جزا ہوتا ہے۔ (لما) کی شرط ہمیشہ فعل ماضی ہوتی ہے خواہ معناً ہو یا لفظاً۔

تیسرا قسم: لما استثنائیہ۔ یہ ان کے معنی میں ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ یہ ان نافیہ کے بعد آتا ہے جیسے (ان کل نفس لما علیها حافظ)

فائدہ: (لم اور لما) میں فرق: (لم) اور (لما) میں چار فرق ہیں۔

پہلا فرق (لم) پر حرف شرط داخل ہوتا ہے جبکہ (لما) پر نہیں جیسے قرآن مجید میں ہے (وان لم تفعل فما بلغت رسالته)

دوسرا فرق (لما) کے بعد فعل کا حذف کرنا درست ہے جبکہ (لم) کے بعد جائز نہیں جیسے قاربت المدینۃ ولما

تیسرا فرق (لما) کی نفی کی صورت میں ثبوت کی توقع ہوتی ہے جبکہ (لم) میں نہیں ہوتی جیسے (لما یضرب زید) ابھی تک نہیں مارا زید نے۔

چوتھا فرق (لم) (لما) اور (ما) نافیہ تینوں زمانہ ماضی کی نفی کرنے میں مشترک ہیں لیکن تینوں میں فرق یہ ہے وہ یہ کہ (لما) کے نفی کرنے میں استغراق ہوتا ہے زمانہ تکلم تک (لم) مطلق نفی کرتا ہے (ما) زمانہ ماضی کو حال کے قریب کرتا ہے۔ جیسے (لما یضرب . لم یضرب . ما ضرب).

ضابطہ (لما) شرطیہ اصل کے اعتبار سے ظرف ہے لیکن شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اس لیے ترکیب میں جواب (لما) کے لئے مفعول فیہ بنتا ہے۔

پہلی ترکیب : (واؤ) عاطفہ (لما) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً مبتداء (مثل) مرفوع لفظاً مضاف (لم) مراد لفظ مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ (لکن) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (ھا) منصوب محلاً اسم ہے اور (مختصة) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء ضمیر در و مستتر معبر بہ (ھی) مرفوع محلاً فاعل (بالاستغراق) جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق (مختصة) کے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے (لکن) کی۔ (لکن) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استثنائیہ ہوا (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔ مرفوع محلاً مضاف (لما) جازمہ (یضرب) فعل مضارع مجزوم لفظاً (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ۔

(ای ما ضرب زید فی شیء من الازمنة الماضية)

ترکیب : (ای) حرف تفسیر (ما) نہ عامل نہ معمول (ضرب) فعل (زید) فاعل (فی) جار (شیء) موصوف (من) جار (الازمنة) مجرور لفظاً موصوف (الماضی) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق (کائن) کے صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت (شیء) کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا (فی) جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق (ضرب) کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسر۔ مفسر اپنی تفسیر سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ (مثل) کے لیے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی مبتداء کی جو کہ مثالہ محذوف ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ولام الامر وهي لطلب الفعل اما عن الفاعل الغائب مثل ليضرب اوعن الفاعل المتكلم مثل لاضرب والضرب اوعن المفعول الغائب مثل ليضرب او عن المفعول المخاطر مثل لتضرب او عن المفعول المتكلم مثل لاضرب لنضرب

ترجمہ : اور لام امر اور وہ لام امر ثابت ہے وہ لام امر ثابت جو ہے تو واسطے طلب کرنے فعل کے۔ طلب جو ہے یا فاعل سے ایسا فاعل کہ غائب ہونے والا وہ فاعل۔ مثال اس کی مثل لیضرب کے ہے۔ چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد۔ یا فاعل سے ایسا فاعل کہ متکلم وہ فاعل مثال اسکی مثل لاضرب ولنضرب کے ہے۔ چاہیے کہ ماروں میں ایک مرد۔ اور چاہیے کہ ماریں ہم سب مرد۔ یا مفعول سے ایسا مفعول کہ غائب ہونے والا وہ مفعول مثال اس کی مثل لیضرب کے ہے۔ چاہیے کہ مارا جائے وہ ایک مرد۔ یا مفعول سے ایسا مفعول کہ خطاب کیا ہوا وہ مفعول مثال اسکی مثل لتضرب کے ہے۔ چاہیے کہ مارا جائے تو ایک مرد۔ یا مفعول سے ایسا مفعول کہ کلام کرنے والا وہ مفعول۔ مثال اس کی مثل لاضرب ولنضرب کے ہے۔ چاہیے کہ مارا جاؤں

میں ایک مرد اور چاہیئے کہ مارے جائیں ہم سب مرد۔

ضابطہ: لام امر سے پہلے (واو)(فاء)(ثم) آجائے تو شھد والا قانون سے لاء امر ساکن پڑھا جاتا ہے جیسے ولیضرب فلنضرب.

ضابطہ: (لام امر) امر حاضر معلوم پر داخل نہیں ہوتا بصریین کا یہ مذہب ہے۔اس لیے مصنف نے (عن الفاعل المخاطب) نہیں کہا۔ بانون ثقیلہ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل (زیداً) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ ہے نحو مضاف کا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے (اعنی) فعل مقدر کا۔

فائدہ: فعل فاعل سے صادر ہوتا ہے مفعول سے طلب کرنے کا کیا مطلب ہے یاد رکھیے فعل سے مراد معنی مصدری خواہ من اللفاعل ہو یا من المفعول ہو۔ لیَضرِب مطلوب ضرب بمعنی ضاربیت اور لیُضرَب زید میں مطلوب ضرب بمعنی مضروبیت ہے اور یہ در حقیقت طلب ضرب فاعل محذوف سے ہے۔ یعنی لیضرب احد .

ضابطہ: (اِمَّا) اور (اَمَّا) میں فرق اگر جواب میں فاء ہو تو (اَمَّا) ہے اگر جواب میں فاء نہ ہو تو (اِمَّا) ہے جیسے اما زید فقائم . ان ھدینٰہ اما شاکرا و اما کفورا.

ترکیب: ﴿ولام الامر وھی لطلب الفعل﴾ واو عاطفہ (لام) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (الامر) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ واو زائد (ھی) مبتداء (لام) جار (طلب) مجرور لفظاً مضاف (الفعل) مضاف الیہ۔۔

اما تردیدیہ (عن) جار (الفاعل) مجرور لفظاً موصوف (الغائب) مجرور لفظاً صفت موصوف مل کر معطوف علیہ (او) حرف عاطف (عن الفاعل المتکلم) مرکب توصیفی مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر معطوف اول (او عن المفعول الغائب) یہ بھی مرکب توصیفی۔ جار

اپنے مجرور سے مل کر معطوف ثانی۔(او عن المفعول المخاطب) یہ بھی اس کی طرح معطوف ثالث۔ (او عن المفعول المتکلم) یہ معطوف رابع۔معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفاتوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق (طلب) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ثا بتة .(ثا بتة) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء کی جو کہ (ھی) ہے۔مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ یہ خبر ہے(لام الامر) کی۔مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ۔

ضابطہ : صغریٰ کبریٰ دیگر جملہ ترکیبیں ضوابط نحویہ پر دیکھئے۔

ترکیب : مثل لیضرب مثل کی وہی تین ترکیب ہیں۔(۱)۔مثل مرفوع لفظاً مضاف لام امر لیضرب فعل مضارع مجزوم بالسکون ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ بتا ویل ھذا التر کیب مجرور محلاً مضاف الیہ (مثل) کسی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتداء محذوف کی جو کہ (مثالہ) ہے یا مفعول بہ فعل محذوف کے لیے جو کہ اعنی یا مفعول مطلق مثلت یا امثل کے لیے۔مثل۔مضاف۔لام امر جازم (اضرب) فعل مجزوم لفظاً ضمیر درو مستتر ہے معبر بہ انا یہ مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ مثل کے لیے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر وہی تین ترکیب خبر مبتداء محذوف کے لیے مثالہ کے لئے یا مفعول بہ اعنی یا مفعول مطلق مثلت۔مثل لیضرب اسی طرح (مثل اتضرب) وہی طرح(مثل لا ضرب ولنضرب) یہ بھی۔

ولاالنھی وھی ضد لام الامر ای لطلب ترک الفعل اما عن الفاعل الغا نب او المخاطب اوالمتکلم مثل لا یضرب ولا تضرب ولا تضرب

ترجمہ : اورلائے نہی کااوروہ لائے نہی ضد ہے لام امر کی یعنی واسطے طلب کرنے ترک فعل کے طلب جو ہےتو یا تو فاعل سے ایسا فاعل کہ غائب ہونے والا وہ فاعل یا مخاطب وہ فاعل یا کلام کرنے والا وہ فاعل مثال اسکی مثل لایضرب وغیرہ کے ہے۔نہ مارے وہ ایک مرد۔نہ مارتو ایک مرد۔نہ ماروں میں ایک مرد یا عورت۔نہ ماریں ہم دومرد یا دوعورتیں۔نہ ماریں ہم سب مرد یا سب عورتیں۔یادرکھئے لائے نہی سے مراد ترک فعل ہوخواہ موجود ہو یا عدم ہو مثال میں آپ کے لئے ظاہر ہوگا

ترکیب : واوعاطفہ(لا النھی) ۔وہی تین ترکیبیں مرکب اضافی مبتداء واوزائدہ(ھی) مرفوع محلاً مبتداء(ضدلام الامر)۔مرکب اضافی مفسر(ای)حرف تفسیر(لطلب ترک الفعل)لام جاراور مرکب اضافی اما تردیہ (عن)جار(الفاعل الغائب) مرکب توصیفی معطوف علیہ او المخاطبہ مجرور لفظاً معطوف (اوالمتکلم) مجرور لفظاً معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار اپنے مجرور سے مل کرظرف لغو متعلق (طلب) مصدر مضاف کے مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کرمفسر ہے۔مفسر اپنے مفسر سے مل کرخبر ہے مبتداء کی جو کہ ھی ہے۔مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغرٰی۔یہ خبر ہے مبتداء کی جو کہ لام النھی ہے۔مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبرٰی اوردوترکیبیں وہی(لام النھی) ذوالحال واوحالیہ(ھی ضدلام الامر) حال ذوالحال اپنے حال سے مل کرمبتداء مثل لا یضرب ولا تضرب الخ یہ خبر بن جائے۔

ترکیب : (لام النھی)مبتداءوا واعتراضیہ مرکب اضافی خبر ہے مثل لا یضرب ولا تضرب الخ(مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف لام امر جازم(یضرب)فعل مضارع مجزوم بالسکون لفظاً ضمیر درو مستتر معبربہ (ھو)مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ ولا تضرب اسی طرح لیکن ضمیر (انت)مستتر فاعل اور جملہ معطوف اول(ولا اضرب) ۔میں ضمیر انا مرفوع محلاً فاعل معطوف ثانی(ولا نضرب

)میں ضمیر نحن ہے یہ جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف ثالث ۔معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر ہتا ویل ھذا لترکیب مضاف الیہ۔ مثل مضاف کی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جوکہ مثالہ ہے مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ یا مرکب اضافی مفعول بہ اعنی فعل کے لیے جو کہ محذوف ہے یا مرکب اضافی مفعول مطلق ہے مثلت یا امثل کے لیے۔

وان وھی تدخل علی الجملتین والجملة الاولیٰ تکون فعلیه والثانی قد تکون فعلیة وقد تکون اسمیة وتسمی الاولیٰ شرطاً والثا نیة جزاء فان کان الشرط والجزاء او الشر وحده فعلاً مضارعاً فتجزمه ان علی سبیل الوجود مثل ان تضرب اضرب وان تضرب ضربته وان تضرب فزید ضارب وان کان الجزاء وحده فعلاً مضارعاً فتجزمه علیٰ سبی الوجوب نحو ان ضربت اضرب

ترجمه : اوران اوروہ ان داخل ہوتا ہے وہ ان داخل جو ہوتا ہے تو اوپر دو جملوں کے اور جملہ ایسا جملہ کہ پہلا وہ جملہ ہوتا ہے وہ جملہ فعلیہ۔اور دوسرا کبھی کبھی ہوتا ہے وہ دوسرا فعلیہ اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ دوسرا اسمیہ۔اور نام رکھا جاتا ہے پہلا وہ جملہ شرط اور دوسرا جزاء۔پس اگر ہو شرط اور جزاء یا درانحالیکہ اکیلی وہ شرط فعل ایسا فعل کہ مضارع تو جزم دے گا اس فعل مضارع کو لفظ ان جزم جودے گا تو اوپر طریقے وجوب کے۔مثال اس کی مثل ان تضرب اضرب اوران تضرب ضربت کے ہے۔اگر مارے گا تو تو میں ماروں گا میں اور اگر مارے گا تو تو ماروں گا میں۔

ضابطه : (انْ) چار قسم پر ہیں۔(ا)۔ ان مخففه من المثقله اس کی علامت یہ ہے۔ کہ اس کی خبر پر لام تاکید مفتوح داخل ہوتا ہے اور یہ عموماً افعال ناقصہ اورافعال مقاربہ افعال قلوب کے شروع میں آتا ہے جیسے وان کنت من قبله لمن الغا فلین وان نظنک لمن الکذ بین وان وجدنا اکثر هم لفا سقین۔

(۲)۔ ان نا فیه :اس کی علامت یہ ہے کہ اسکے بعد عموماً الا استثنا ئیه ہوتی ہے یہ جملہ اسمیہ

اورفعلیہ دونوں پرداخل ہوتا ہے جیسے ان الکفرون الا فی غرور. ان ھو الا ذکر للعالمین .ان انتم الا تکذبون .ان بستم الا قلیلا . ان اردنا الا الحسن.

(۳)۔ان زائدہ : اس کی علامت یہ ہے کہ یہ اکثر ما نافیہ کے بعدزائدہ ہوتا ہے جیسے ما ان زید قائم۔اور کبھی (ما) مصدریہ کے بعدزائدہ ہوتا ہے جیسے ان تنظر ما ان یجلس الامیر اور کبھی (لما) کے بعد بھی جیسے لما ان جلست جلست۔

(۴)۔ان شرطیہ :اس کی علامت یہ ہے کہ دو جملوں پرداخل ہوتا ہے پہلا جملہ علامت ہوتا ہے دوسرے کی۔ پہلے کوشرط دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

ضابطہ : شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہی ہوتی ہے۔

ضابطہ : جزاء کا جملہ فعلیہ ہونا کوئی ضروری نہیں کبھی اسمیہ اور کبھی فعلیہ ہوگا۔

ضابطہ : شرط جزاء مجزوم ہوگی یانہیں کل چار صورتیں بنتی ہیں۔

پہلی صورت:شرط جزاء دونوں فعل مضارع ہوں اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں مجزوم ہونگی۔

دوسری صورت:شرط فعل مضارع تو اس وقت بھی شرط مجزوم ہوتا ہے جیسے ان تنفعو فھو خیر لکم (ان تضرب ضربت) تیسری صورت:فقط جزاء مضارع ہو تو اس صورت میں جزاء پر دووجہ جائز ہے رفع بھی اور جزم بھی جائز ہیں۔جیسے ان ضربت اضربُ بھی جائز اور اضربْ بھی جائز ہے لیکن جزم پڑھنا کثیرالاستعمال ہے

چوتھی صورت:شرط جزاء دونوں ماضی ہوتو تقدیرا جزم ہوگی جیسے ان ضربت ضربت۔

ضابطہ : کل جواب یمتنع جعلہٗ شرطاً فان الفاء تجب فیہ ۔فاء جزائیہ کس صورت میں لانا واجب ہے اور کس صورت میں جائز ہے اور کس صورت میں ممتنع ہے۔تنویر صفحہ نمبر ۸۰ پر دیکھیں۔

ضابطہ : اگر دو اسموں کا عطف ڈالا جائے دو معمولوں پر ایک حرف عطف کے ذریعہ تو سیبویہ کے نزدیک مطلقا ناجائز ہے فراء کے نزدیک مطلقا جائز ہے۔جمہور کے نزدیک تفصیل

ہے کہ اگر معمول مجرور مقدم ہو تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں جیسے فی الدار زید و الحجرۃ بکر۔ الحجرۃ کا الدار پر اور بکر کا زید پر عطف ہے ایک حرف عطف کے ذریعہ اور مجرور مقدم اس لئے جمہور و فراء کے نزدیک جائز ہے سیبویہ کے نزدیک نا جائز ہے۔ اس عبارت میں فراء کے مذہب کے مطابق الثانیہ کا عطف ہے الاولی پر اور جزاءً کا شرطا پر حالانکہ مجرور مقدم نہیں اور جمہور اور سیبویہ کے مذہب پر فعل محذوف ہے ای و تسمی الثانیہ جزاءً اور عطف الجملہ علی الجملہ ہو۔ شرط اور جزاء کے لئے مزید ضوابط تقریباً ۷ اضوابط نحویہ پر دیکھیں صفحہ نمبر ۲۷۔

ترکیب : وہی تین ترکیبیں ہیں (وان و ھی تدخل علی الجملتین) واو عاطفہ یا استنافیہ (ان) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً مبتداء واو زائد (ھی) مرفوع محلاً مبتداء (تدخل) فعل مضارع مرفوع لفظاً (ھی) ضمیر در و مستتر ہے مرفوع محلاً فاعل (علی) جار (جملتین) مجرور بالیاء جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق (تدخل) کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ صغریٰ خبر ہے مبتداء کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ کبریٰ۔ (والجملۃ الاولیٰ تکون فعلیۃ) واو عاطفہ (الجملۃ) موصوف (الاولیٰ) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء (تکون) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر (ھی) ضمیر مرفوع محلاً اسم (فعلیۃ) منصوب لفظاً خبر (تکون) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہے مبتداء کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔ (والثانیۃ قد تکون فعلیۃ وقد تکون اسمیۃ) واو عاطفہ الثانیۃ مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء۔ (قد) حرف تقلیل (تکون) فعل از افعال ناقصہ (ھی) ضمیر مرفوع محلاً اسم (تکون) کی فعلیۃ خبر ہے (تکون) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو حرف عاطف (قد) حرف تقلیل غیر عامل غیر معمول (تکون) فعل از افعال ناقصہ (ھی) ضمیر مستتر اسم (اسمیۃ) خبر ہے (تکون) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف۔ وتسمی۔ واو عاطفہ (تسمی) فعل مضارع مرفوع تقدیراً فعل مجہول (الاولیٰ) مرفوع تقدیراً نائب فاعل

شرطاً مفعول ثانی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ (والثانیۃ)۔ واو عاطفہ (الثانیۃ) مرفوع بالضمہ لفظاً نائب فاعل فعل محذوف کے لیے جو کہ تسمّٰی ہے جزاء مفعول۔ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف۔

﴾ النوع السابع ﴿

اسماء تجزم الفعل المضارع حال كونها مشتملة علی معنیٰ ان وتدخل علی الفعلین ویکون الفعل الاول سببا للفعل الثانی ویسمی الاولیٰ شرطاً او الثانی جزاءً۔

ترجمہ : نوع ایسا نوع کہ ساتواں اسماء ہیں ایسے اسماء کہ جزم دیتے ہیں وہ اسماء فعل کو ایسا فعل کہ مضارع حال ہونا ان اسماء کا کہ شامل ہونے والے وہ اسماء شامل جو ہونے والے تواوپر معنی ان کے۔ اور داخل ہوتے ہیں وہ اسماء داخل جو ہوتے ہیں تو اوپر دو فعلوں کے اور ہوتا ہے فعل ایسا فعل کہ پہلا وہ فعل سبب ایسا سبب کہ ثابت وہ سبب ثابت جو تو فعل کے واسطے ایسا فعل کہ دوسرا۔ اور نام رکھا جاتا ہے پہلا وہ فعل شرط اور دوسرا جزاء۔ پس اگر ہوں دونوں فعل مضارع یا ہو پہلا فعل مضارع سوائے دوسرے کے تو جزم واجب ہے وہ جزم واجب جو ہے تو مضارع میں۔

ترکیب : النوع السابع مرکب توصیفی مبتداء (اسماء) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (تجزم) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً (ھی) ضمیر فاعل (الفعل المضارع) مرکب توصیفی مفعول بہ۔ (حال) مضاف (کون) مصدر مضاف ثانی افعال ناقصہ میں سے ہے (ھا) مجرور محلاً مرفوع معنیٰ اسم (مشتملة) صیغہ صفت (ھی) فاعل (علی) جار (معنی) مضاف (ان) مراد لفظ مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق مشتملة کے۔ یہ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ خبر ہے کون کی۔ کون اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ ہے حال کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ تجزم کا۔ فعل اپنے فاعل اور اپنے مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہے اسماء موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہے مبتداء کی جو کہ النوع السابع ہے مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ **تدخل علی الفعلین** ﴾ واو استنافیہ یا عاطفہ (تدخل) فعل مضارع مرفوع بالضمہ

لفظاً ھی ضمیر مرفوع محلاً فاعل (علی) جار (الفعلین) مجرور بالیاء لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق تدخل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ۔

﴿**ویکون الفعل الاول سببا للفعل الثانی**﴾ واو عاطفہ (یکون) فعل از افعال ناقصہ مرفوع بالضمہ لفظاً رافع اسم ناصب خبر (الفعل) موصوف ا(لاول) صفت ۔موصوف صفت مل کر اسم یکون کا (سببا) موصوف (لام) جار (الفعل) موصوف (الثانی) صفت۔ یہ مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثابتا کے۔ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہے سببا کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ۔

﴿**ویسمی الاولی اشرطلو الثانی جزاء**﴾ واو عاطفہ (یسمی فعل مضارع مرفوع بالضمہ تقدیراً الاولی مرفوع بالضمہ تقدیراً نائب فاعل شرطاً مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ الثانی مرفوع بالضمہ تقدیراً نائب فاعل برائے فعل محذوف جو کہ یسمی ہے ۔جزاء مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ۔

﴿**فان کان الفعلان مضارعاً**﴾: فاء تفصیلہ ان شرطیہ کان فعل از افعال ناقصہ (الفعلان) مرفوع بالالف اسم (مضارعا) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ۔

﴿**او کان الاول مضارعا دون الثانی**﴾ اوعاطفہ کان فعل از افعال ناقصہ (الاول) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (مضارعا) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر (دون الثانی) یہ مرکب اضافی مفعول فیہ۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔

﴿**فالجزم واجب علی المضارع**﴾: فاء جزائیہ الجزم مرفوع لفظاً مبتداء (واجب) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء ھو ضمیر فاعل فی المضارع جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق واجب

کے۔ واجب اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جزاء۔ شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

وهي تسعة اسماء من وما واي ومتى واينما وان مهما حيثما واذما

ترجمہ: اور وہ اسماء نو ہیں از روئے اسم کے۔(۱) نو جو من وغیرہ ہیں (۲) ایک ان نو کا من ہے (۳) بعض ان نو کا من ہے (۴) من ثابت ہے وہ من ثابت جو ہے تو ان نو میں سے (۵) مراد میری من ہے۔

هكذا لكل واحد من هذه التسعة.

فائدہ: (۱) اسماء شرطیہ نو ہیں (۱) من (۲) ما (۳) این (٤) متى (٥) اى (٦) انى (٧) اذما (٨) حيثما (٩) مهما ۔ یہ اسماء اِن شرطيه کے معنی میں ہو کر عمل کرتے ہیں اسی لیے ان کے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلا جملہ دوسرے کے لیے سبب بنتا ہے پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں اگر شرط و جزاء فعل مضارع ہو تو یہ اس کو جزم دیتے ہیں ان کو کلم المجازاة بھی کہا جاتا ہے۔

فائدہ: مصنلیکن تحقیق یہ ہے کہ وہ جازم ہو دو فعلوں کے نئے آتا ہے اس کی چار قسمیں ہیں

اول جو بالاتفاق حرف ہے وہ (ان) ہے۔

دوم جو بالاتفاق اسم ہے وہ (من) ماومتی، و ای و اینما و ایان و انی وحیثما ہے۔

سوم جو اصح مذہب پر حرف ہے وہ (اذما) ہے۔

چہارم جو اصح مذہب پر اسم غیر ظرف ہے وہ (مهما) ہے۔

فائدہ: عند البعض (کیف) اور (لو) کبھی کبھی جزم دیتے ہیں لیکن یہ شاذ و نادر ہے۔

فائدہ (۲) اسماء شرطیہ کے بارے میں ترکیبی ضابطہ اسماء شرطیہ میں سے مَنْ۔ مَا۔ اَیُّ۔ ترکیب میں کبھی مرفوع ہوتے ہیں جب ان کے بعد فعل لازمی ہو یا متعدی ہو لیکن اس کا مفعول بہ مذکور ہو جیسے من یکرمنی اکرمه ۔ماتفعله افعله کبھی منصوب ہوتے ہیں جب ان کے بعد شرط

فعل متعدی ہو لیکن اس کا مفعول بہ مذکور نہ ہو تو یہی منصوب ہو کر مفعول بہ مقدم بنتے ہیں جیسے ماتکرم اکرم ۔ماتفعل افعل کبھی مجرور واقع ہوتے ہیں پھر من اور ما مرفوع ہونے کی صورت میں ہمیشہ مبتداء بنتے ہیں اور خبر میں تین قول ہیں (۱) خبر صرف شرط ہے (۲) صرف جزاء (۳) دونوں ملکر ہیں۔ اور ایٌّ کبھی مبتداء کبھی خبر بنتا ہے اگر یہ منصوب ہوں تو مفعول بہ بنیں گے اگر یہ مجرور ہوں تو مضاف الیہ ہوں گے یا مجرور بحرف الجر ہوں گے ان تین کے علاوہ باقی اسماء شرط ترکیب میں یا منصوب ہوتے ہیں یا مجرور اگر منصوب ہوں تو مفعول فیہ بنیں گے مابعد والے فعل کے لیے۔ اگر مجرور ہوں تو بعد والے فعل کے متعلق ہوں گے جیسے من این تقرء اقرا جہاں سے تو پڑھے گا میں پڑھوں گا۔ ان کے علاوہ اذ ما تو حرف ہے جو کہ صالح اعراب نہیں ۔

ضابطہ : (ای) اس کی ترکیب مدار مضاف الیہ پر ہوتا ہے اگر مضاف الیہ مصدر ہو تو مفعول مطلق اگر ظرف ہو تو مفعول فیہ اگر غیر ظرف ہو تو پھر وہی ترکیب جو پہلے ہم نے بتادی ہے منصوب ہو تو مفعول بہ بن جائے گا اور اگر مرفوع ہوگا تو وہی ترکیب ہے۔

ترکیب : واو استنافیہ یا عاطفہ ھی مرفوع محلا مبتداء (تسعة) مبھم ممیز مضاف (اسماء) تمیز مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے ۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مَنْ وما الیٰ اخرہ :ترکیب میں احتمال وہی پانچ ہیں۔

پہلی ترکیب : مَنْ مرفوع معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر بدل ہے تسعۃ اسماء سے یہ پھر خبر ہے ھی کی۔

دوسری ترکیب : مَنْ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مجرور محلاً بدل ہے اسماء سے مَنْ مرفوع محلا معطوف علیہ الخ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی جو کہ ھی ہے

تیسری ترکیب : مَن مرفوع محلا معطوف علیہ الخ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی جو کہ ھی ہے

چوتھی ترکیب : ہر ایک الگ الگ خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ احدھا و ثانیھا ہے من مرفوع محلاً خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ احدھا الخ

مَنْ منصوب محلاً معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مفعول بہ اعنی فعل محذوف کا۔

پانچویں ترکیب : مَنْ منصوب محلاً معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مفعول بہ اعنی فعل محذوف کا۔

چھٹی ترکیب : مَنْ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مجرور محلاً بجر جوار اسماء کے پڑوس کی وجہ سے مجرور پڑھا گیا۔

فمن وھو لا یستعمل الا فی ذوی العقول نحو من یکرمنی اکرمه ای ان یکرمنی زید اکرمه وان یکرمنی عمرا کرمه

ترجمه : پس مَنْ اور وہ مَنْ استعمال نہیں کیا وہ مَنْ مگر استعمال جو کیا جاتا ہے تو ذوی العقول میں۔ مثال اسکی مثل من یکرمنی اکرمه کے ہے۔ جو اکرام کرے گا وہ میرا اکرام کروں گا میں اس کا یعنی اگر اکرام کرے گا میرا زید تو اکرام کروں گا میں اس زید کا اور اگر اکرام کرے گا میرا عمرو تو اکرام کروں گا میں اس عمرو کا۔

فائدہ : مَنْ یہ اکثر ذوی العقول کے لیے آتا ہے کبھی غیر ذوی العقول کے لیے بھی آتا ہے۔

مَنْ کے اقسام

(۱) مــن شرطیہ اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اول کو شرط ثانی کو جزا کہتے ہیں اور یہ دونوں کو جزم دیتا ہے جیسے ومن یعمل مثقال ذرة خیرا یره پھر ترکیب میں کبھی مبتداء بنتا ہے کبھی مفعول بہ کبھی مجرور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے یا مجرور بحرف الجر۔

(۲) من موصولہ اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ بمعنی الذی ہوتا ہے اگر من موصولہ ابتداء کلام میں ہے تو صلہ سے مل کر مبتدا ہوگا آگے خبر ہوگی جیسے فمنهم من یمشی علی بطنه ۔من موصولہ یمشی صلہ سے مل کر مبتدا مؤخر ہے ومن الناس من یقول من اپنے صلہ سے مل کر مبتداء مؤخر ہے اگر

درمیان کلام میں ہے تو کبھی مرفوع ہوکر فاعل بنے گا جیسے جاء نی من فی الدار اور کبھی منصوب ہوکر مفعول ہوگا جیسے انك لاتهدی من احببت کبھی مجرور ہوتا ہے جیسے مررت بمن یقرء عندك۔

(۳) مَن استفہامیہ یہ استفہام کے معنی میں ہوتا ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے اور یہ ابتداء کلام میں واقع ہوتا ہے اور ترکیب میں مبتداء بنتا ہے جیسے من ربك۔ من ذاالذی یقرض الله۔ فمن یاتیکم بماء معین۔ من اله غیر الله۔ من ذاالذی یشفع۔ کبھی اور من استفہامیہ محلا مجرور ہوکر خبر مقدم بنتا ہے جیسے لمن الملك الیوم۔ قل لمن الارض۔

(۴) مَن موصوفہ یہ من موصولہ کے ساتھ ملتا جلتا ہے اکثر مقامات پر جہاں من موصولہ ہوتا ہے وہاں موصوفہ کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

(۵) مَن نافیہ اس کی نشانی یہ کہ اس کے بعد الا ہوتا ہے جیسے ومن یغفر الذنوب الاالله۔

(۶) من زائدہ یہ زیادہ تر اشعار میں استعمال ہوتا ہے۔

ضابطہ : مَن میں بسا اوقات چند احتمال ہوتے ہیں مَن شرطیہ بھی ہوسکتا ہے موصولہ وغیرہ بھی جیسے من یکرمنی اکرمه اس من میں چار احتمال ہیں۔

(۱) مَن شرطیہ اس صورت میں دونوں جملے مجزوم ہوں گے اول شرط اور ثانی جزاء۔

(۲) مَن موصولہ اس صورت میں دونوں فعل مرفوع ہوں گے ترکیب اس طرح ہوگی من موصولہ یکرمنی جملہ صلہ موصول صلہ مل کر مبتداء اکرمه خبر۔

(۳) مَن موصوفہ اس صورت میں بھی من موصولہ والی ترکیب ہوگی۔

(۴) من استفہامیہ اس صورت میں پہلا فعل مرفوع ہوگا دوسرا مجزوم۔ جس کی ترکیب یہ ہوگی مَن استفہامیہ مبتداء یکرمنی خبر اور اکرمه جواب استفہام ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور اس سے پہلے ان شرطیہ مقدر ہے۔

ترکیب : ﴿فمن وهولا یستعمل الا فی ذوی العقول﴾۔ فاء تفصیلہ

(مَن)ان مرادلفظاً مبتداء واوزائدہ (ھو) مبتداء (لا) نافیہ غیر عامل اور غیر معمول (یستعمل) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر درو مستتر ہے معبر بہ ھو مرفوع محلاً نائب فاعل (الا) حرف استثناء (فی) جار (ذوی) مضاف (عقول) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ظرف لغو متعلق ہے یستعمل کے فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہے مبتداء کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر پھر خبر ہے من مبتداء کی ۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ یا واو اعتراضیہ ہے تو پھر (نحو) اس کی خبر ہے یا واو حالیہ ہے اور (من) ذوالحال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء اور نحوانخ یہ خبر ہے۔

(نحومن یکرمنی اکرمه ای ان یکرمنی زید اکرمه وان یکرمنی عمر اکرمه) نحو کی وہی دو ترکیبیں ہیں۔ مرفوع لفظاً مضاف ۔مَن شرطیہ مبتداء یکرمنی فعل مضارع مجزوم لفظاً نون وقایہ یاءضمیر متکلم منصوب محلا مفعول بہ مقدم ۔ضمیر درو مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ (اکرم) فعل مضارع مجزوم لفظاً (ہ) ضمیر منصوب محلا مفعول بہ مقدم اور ضمیر درو مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔ شرط اور جزاء مل کر خبر ہے مبتداء کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر مفسر۔ (ای) حرف تفسیر (ان) شرطیہ (یکرمنی) فعل اپنے مفعول بہ مقدم اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ اکرمه فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزاء۔ شرط اپنے جزاء سے مل کر معطوف علیہ۔

﴿وان یکرمنی اکرمه﴾ واو عاطفہ ان شرطیہ (یکرمنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ اکرمه) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔

شرط اپنی جزاء سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفسَّر۔ مفسَّر اپنے مفسر سے مل کر بتاویل ھذا التر کیب مضاف الیہ نحو کا۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے۔

دوسری ترکیب: نحو مرکب اضافی منصوب لفظاً مفعول بہ برائے فعل محذوف جو کہ اعنی ہے۔

وما وهو لا يستعمل الا فى غير ذوى العقول غالباً

ترجمہ: اور ما اور وہ ما استعمال نہیں کیا جاتا وہ ما مگر استعمال جو کیا جاتا ہے تو غیر ذوی العقول میں درانحالیکہ غالب ہے وہ ما یا ایسا استعمال کہ غالب وہ استعمال یا زمانے میں ایسا زمانہ کہ غالب وہ زمانہ۔

«ما»۔ یہ اکثر غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے کبھی ذوی العقول کے لیے بھی۔

« ما کے اقسام »

ما کی دو قسمیں ہیں (۱) ما حرفیہ (۲) ما اسمیہ۔ ما حرفیہ ترکیب میں کچھ نہیں بنتا اور ما اسمیہ ترکیب میں مبتداء۔ خبر۔ فاعل۔ مفعول۔ مضاف الیہ بنتا ہے۔

ما حرفیہ کے اقسام۔

(۱) ما نافیہ ۔اس کی علامت یہ ہے کہ عموماً اس کے بعد الا ہوتا ہے جیسے ما انتم الا بشر مثلنا۔ وما من دابة فى الارض الا على الله رزقها۔ اسی طرح ماضی کے شروع میں بھی عموماً ما نافیہ ہوتا ہے جیسے ماودعك ربك وماقلى۔ ما اغنى عنه ماله یہ ما نافیہ غیر عاملہ ہوتا ہے۔

(۲) ما مشبہ بلیس جیسے ما هذا الابشرا اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کی خبر پر اکثر با زائدہ ہوتی ہے جیسے ما زید بقائم۔ وما نحن بمعذبين۔ وما نحن بمنشرين وغیرہ یہ بھی ما نافیہ ہوتا ہے لیکن یہ مشابہ ہوتا ہے۔

(۳) ما مصدریہ غیر زمانیہ جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اس میں وقت کا معنی نہیں ہوتا جیسے وضاقت عليهم الارض بما رحبت ما مصدریہ ہے اس نے رحبت کو رحب مصدر کے معنی میں کر دیا فذوقوا بما نسيتم۔ نسيتم نسيان کے معنی میں ہوگا۔

(۴) ما مصدریہ زمانیہ جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اس میں زمانہ اور وقت کا معنی پایا جاتا ہے اس کو ما مصدریہ حینیہ بھی کہتے ہیں جیسے واوصانى بالصلوة والزكوة مادمت حيا۔

مادمت یہ مدة دوامی حیاکے معنی میں ہے۔ فاتقوالله مااستطعتم یعنی مدة استطاعکم۔

(۵) مازائدہ غیر کافہ یعنی جو اپنے ماقبل کو مابعد میں عمل کرنے سے نہ روکے۔اس کی علامت یہ ہے کہ یہ عموماً حروف شرط اور اسماء شرطیہ کے بعد زائدہ ہوتا ہے جیسے اینما۔ اذما۔ مهما۔ حیثما۔ ما۔ اسی طرح چند حروف جارہ کے بعد بھی زائدہ آتا ہے جیسے فبما رحمة من الله ۔ عن جارہ کے بعد جیسے عما قلیل۔مما خطیئا تھم۔زیدصدیقی کما ان عمرواخی

(۶) مازائدہ کافہ جو اپنے ماقبل کو مابعد میں عمل کرنے سے روک دے۔

پھر اس کی تین قسمیں ہیں (۱) فعل پر داخل ہو کر اس کو عمل سے روک دے یہ تین افعال کے ساتھ خاص ہے طال ۔قل۔ کثر ان کے آخر میں مالاحق ہو کر ان کو عمل سے روک دیتا ہے جیسے طالما انتظرت وغیرہ

(۲) حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ لاحق ہو کر ان کو عمل سے روک دیتا ہے اس کی مثالیں حروف مشبہ بالفعل کی بحث میں گزر چکی ہیں۔

(۳) حروف جارہ کے بعد آ کر ان کو عمل سے روک دیتا ہے یہ ما اکثر رب کے ساتھ متصل ہوتا ہے جیسے ربمایود الذین کفروا۔

ما اسمیہ کے اقسام۔

پہلاقسم: ما موصولہ اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ بمعنی الذی ہوتا ہے اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو ما موصولہ کی طرف لوٹتی ہے جیسے ماعندکم ینفد وما عندالله باق

دوسراقسم: ما موصوفہ یہ شئی یا شئیا کے معنی ہو کر موصوف ہوتا ہے اور مابعد والی کلام اس کی صفت بنتی ہے جیسے ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس یہاں ماموصوفہ ہے۔یاد رکھیں جیسا کہ پہلے بتایا ہے کہ ما موصولہ اور ما موصوفہ آپس میں ملتے جلتے ہیں اس لیے جہاں ما موصولہ ہوتا ہے وہ عموماً ما موصوفہ بننے کا بھی احتمال کر رکھتا ہے۔لیکن ما موصولہ اور

ما موصوفہ میں دو فرق ہیں۔(۱) ما موصولہ معرفہ ہوتا ہے موصوفہ نکرہ ہوتا ہے۔

(۲) ما موصولہ مبتداء بن سکتا ہے لیکن موصوفہ مبتداء نہیں بن سکتا۔

تیسرا قسم: ما شرطیہ اس کی علامت یہ ہے کہ اسکے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلا شرط دوسرا جزائیہ دونوں کو جزم دیتا ہے جیسے وما تفعلوا من خیرفلن یکفروہ ۔ ما اصابك من حسنة فمن الله ۔

چوتھا قسم: ما استفہامیہ جیسے وما تلك بیمینك یاموسی۔ القارعة ماالقارعة۔ یہ عموماً ابتداء کلام میں آتا ہے اور مبتداء بنتا ہے کبھی درمیان کلام میں بھی آجاتا ہے۔

ضابطہ: چند حروف جارہ کے بعد اگر ما استفہامیہ آجائے تو اس کا الف گرادیا جاتا ہے

(۱) فی کے بعد جیسے فیم انت من ذکرھا۔

(۲) الی کے بعد جیسے الی ماتذھب۔

(۳) با کے بعد جیسے فناظرة بم یرجع المرسلون۔

(۴) لام جارہ کے بعد جیسے لم تقولون لم تئوذونني۔

(۵) عن کے بعد جیسے عم یتساء لون۔

(۶) حتی کے بعد جیسے حتام العان المطول۔

(۷) علی کے بعد جیسے علی م تذھب الی البلد۔

پانچواں قسم: ما صفتیہ جیسے اضربہ ضربا ما اس کو مار کچھ نہ کچھ یہاں ضربا موصوف ہے ما صفت ہے اس لیے اس کو ماصفتیہ کہا جاتا ہے۔

چھٹا قسم: ما تامہ جیسے نعما ھی اصل میں نعم ماھی تھا سیبویہ کے نزدیک ما بمعنی الشئی (معرفہ) ہوکر فاعل۔ ابوعلی فارسی کے نزدیک بمعنی شئیا ہوکر تمیز ہے نعم کی ھو ضمیر سے۔

فائدہ: ما شرطیہ ما موصولہ میں فرق یہ ہے کہ ما شرطیہ صدارت کلام کو چاہتا ہے اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں اور ما موصولہ عموماً درمیان کلام میں آتا ہے اور اپنے صلہ سے مل کر ماقبل کے

لیے معمول بنتا ہے مثال علم الانسان مالم یعلم یا موصولہ صلہ سے مل کر کر مفعول بہ ہے۔ فعال لمایرید ماموصولہ صلہ سے مل کر مجرور ہے لام جارہ کا۔ کبھی ماموصولہ ابتداء کلام میں بھی آ جاتا ہے اس وقت مبتداء بنتا ہے جیسے ماجئتم به السحر ما اپنے صلہ سے مل کر مبتداء السحر خبر ہے۔
ماعندالله باق ماموصولہ مبتداء ہے اور باق خبر ہے۔

ضابطہ : غالباً اس لفظ کی چار ترکیبیں ہوسکتیں ہیں۔

پہلی ترکیب : اس سے پہلے ماقبل والے فعل کا مصدر محذوف ہوگا اور وہ موصوف ہوگا اور غالباً اس کی صفت بنے گا موصوف صفت مل کر فعل کے مفعول مطلق بنے گا۔

دوسری ترکیب : اس سے پہلے زماناً موصوف محذوف ہوگا تو یہ موصوف صفت مفعول بہ ہوگا۔ الخ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر ہے مبتداء کی جو کہ ھی ہے

تیسری ترکیب : ماقبل والی فعل سے حال

چوتھی ترکیب : منصوب بنزع الخافض غالباً اصل میں مجرور تھا فی حرف جر کی وجہ سے اصل عبارت یوں ہے فی غالب الاستعمال پھر فی کو حذف کر کے غالباً کو منصوب کر دیا الاستعمال مضاف الیہ حذف کر کے تنوین دے دیا تو غالباً ہو گیا۔

ترکیب : اس کی بعینہ وہی ترکیب ہے جو ابھی گزر چکی ہے (من وهو لا يستعمل الا في ذوى العقول) جو ہم نے ضابطہ بتائے اس کے مطابق ترکیبیں ہوں گی۔ (نحو ما تشتر اشتر) نحو۔ کی وہی دو ترکیبیں ہیں جو ہم نے بتائی ہیں (۱): نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ما منصوب محلاً مفعول بہ مقدم تشتر فعل مجزوم بحذف حرف علت ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ اشتر۔ فعل مضارع مجزوم بحرف علت ضمیر در و مستتر معبر بہ انا مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء شرط۔ شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ مفسر (ای) حرف تفسیر۔ (ان تشتر الفرس اشتر الفرس) ان حرف شرط تشتر فعل انت ضمیر فاعل فرس مفعول بہ شرط اشتر فعل بفاعل فر

س مفعول بہ جملہ فعلیہ جزاء شرط اور جزاء مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ وان تشتر الثوب اشتر الثو ب یہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر مراد لفظ بتاویل هذا التركيب مجرور محلا مضاف الیہ مثل مضاف کے لیے مضاف مضاف الیہ مل کر خبر نحو کے لیے یا مفعول بہ اعنی فعل کے لیے۔

وای وهو لایستعمل الا فی ذوی العقول وتلزم الاضافت مثل ایهم یضربنی اضرب ای ان یضربنی زید اضربه وان یضربنی عمر اضربه

ترجمه : اور ای اور وہ ای استعمال نہیں کیا جاتا وہ ای مگر استعمال جو کیا جاتا ہے تو ذوی العقول میں اور لازم ہوتی ہے اس ای کو اضافت۔ مثال اسکی مثل ایهم یضربنی اضربه کے ہے۔ ان کا جو مارے گا جو مجھ کو ماروں گا میں اس کو یعنی اگر مارے گا مجھ کو زید تو ماروں گا میں اس زید کو اور اگر مارے گا مجھ کو عمر و تو ماروں گا میں اس عمر و کو۔

ضابطه : اسماء شرط میں سے فقط یہی ای معرب ہے وجہ اعراب یہ ہے کہ یہ لازم الاضافت ہے اور اضافت اسم متمکن کی خواص میں سے ہے تو یہ معرب ہوا۔ البتہ اگر اس کے بعد ما آ جائے تو پھر یہ مضاف نہیں ہوتا جیسے ایاما تدعوفله الاسماء الحسنی۔

پھر کبھی ذوی العقول کی طرف مضاف ہوتا ہے اور کبھی غیر ذوی العقول کی طرف ذوی العقول کی مثالیں۔ ای الفریقین احق بالامن ۔ ایهم اشد علی الرحمن عتیا۔ ایکم احسن عملا ۔ غیر ذوی العقول کی مثالیں ایاما تدعو فله الاسماء الحسنی۔ فبای الاء ربکما تکذبان۔ فی ای صورة ماشاء رکبك۔

ضابطه : ای اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر اگر شروع کلام میں ہے تو مبتداء بنتا ہے جیسے ایکم احسن عملا۔ ایکم یاتینی بعرشها۔ ایما اهاب دبغ فقد طهر اگر درمیان کلام میں ہے تو عامل کے موافق اعراب آئے گا جیسے ایاما تدعوا ۔ ایما الاجلین قضیت۔ ایما مفعول فیہ ہے قضیت کے لیے۔ مجرور کی مثالیں فبای حدیث بعده یؤمنون ۔ من ای شئی خلقه

ای منصوب ہونے کی صورت میں مضاف الیہ کے اعتبار سے ترکیب میں کوئی مفعول بنے گا اگر مضاف الیہ مصدر ہے تو ای مفعول مطلق بنے گا جیسے ای منقلب ینقلبون اگر مضاف الیہ ظرف ہے تو مفعول فیہ بنے گا جیسے ای وقت تقراء اقراء اگر مضاف الیہ ان دو کے علاوہ ہو تو مفعول بہ بنے گا جیسے ای شئی تطلب اطلب۔

ترکیب : ﴿وای وھو لا یستعمل الا فی ذوی العقول﴾ کی ترکیب بعینہ (من وھو لا یستعمل) اوپر گزر چکی ہے

﴿و تلزمہ الاضافۃ﴾. (تلزم) فعل مضارع مرفوع بالضمہ فاعل مؤخر (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (الاضافت) مرفوع بالضمہ فاعل مؤخر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ مثل ایھم یضربنی اضربہ ۔مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ای) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف اسم از اسماء شرط مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی مبتداء (یضربنی ۔جملہ فعلیہ شرط اور (اضربہ) جزاء۔شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ خبر ہے ایھم کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ۔مثل مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (مثالہ) ہے یا مفعول بہ ہے اعنی فعل کی یا مفعول مطلق ہے مثلت یا امثل کی ۔ شرط اور جزاء مل کر مفسر ای حرف تفسیر ان یضربنی زید اضربہ ۔شرط اور جزاء مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ و ان یضربنی عمر اضربہ۔شرط اور جزاء مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف مل کر مفسر۔مفسر اپنے مفسر سے مل کر بتاویل ھذا الترکیب خبر ہوئی مبتداء کی جو کہ ایھم ہے مبتداء اپنے خبر سے مل کر اسم تاویلی مضاف الیہ مثل کے لئے پھر پہلے کی طرح ہیں۔

ومتی وھو للزمان مثل متی تذھب اذھب ای ان تذھب الیوم اذھب الیوم وان تذھب غداً اذھب غداً۔

ترجمہ : اور متیٰ اور وہ متیٰ ثابت ہے وہ متیٰ ثابت جو ہے واسطے زمانہ کے۔مثال اس کی

مثل متی تذهب اذهب کے ہے۔ جب جائے گا تو تو جاؤں گا میں یعنی اگر جائے گا تو آج تو جاؤں گا میں آج اور اگر جائے گا تو کل تو جاؤں گا میں کل۔

ضابطہ : متی یہ ظرف زمان کے لیے آتا ہے اور شرط کے معنی میں ہوتا ہے اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں شرط و جزاء دونوں مجزوم ہوتے ہیں جیسے متی تصم اصم جب تو روزہ رکھے گا میں روزہ رکھوں گا۔

(۲) کبھی متی یہ استفہام کے معنی میں آتا ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے اور متی استفہامیہ مبتداء ہوتا ہے اور مابعد خبر ہوتا ہے جیسے متی نصر الله ۔متی محلا مرفوع مبتداء نصر الله مرکب اضافی ہو کر خبر ہے۔

ترکیب : وہی ترکیب متی وھو للزمان بحسب سابق مثل متی تذهب اذهب مثل وہ تین ترکیبیں ہیں ۔(۱): مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف متی جازمہ منصوب محلاً مفعول بہ مقدم تذهب فعل مجزوم بالسکون لفظاً ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر شرط اذهب۔ فعل بفاعل جملہ فعلیہ جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر مفسر ای حرف تفسیر ان تذهب الیوم جملہ فعلیہ شرطیہ اذهب الیوم جزاء شرط فعل شرط اپنے جزاء شرط سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ وان تذهب غداً ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شرط اذهب غداً جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر یہ مضاف الیہ مثل کے لئے حسب سابق وہی تین ترکیبیں (۱): مبتداء (۲): مفعول بہ (۳)

اینما وھو للمکان مثل اینما تمش امش ای ان تمش الی المسجد امش الی المسجد وان تمش الی السوق امش الی السوق۔

ترجمہ : اور اینما اور وہ اینما ا ثابت ہے وہ اینما ثابت جو ہے تو واسطے مکان کے۔ مثال اس کی مثل اینما تمش امش کے ہے۔ جہاں چلے گا تو تو چلوں گا میں یعنی اگر چلے گا تو مسجد کی

طرف تو چلوں گا میں مسجد کی طرف اور اگر چلے گا تو بازار کی طرف تو چلوں گا میں بازار کی طرف۔

فائدہ: اسماء شرطیہ میں (اینما) جو استغراق مکان کے لئے آتا ہے۔

ضابطہ: یہ اینما دو طرح استعمال ہوتا ہے (۱) بمعنی استفہام اس کا معنی ہوتا ہے کہاں جیسے اینما کنت تو کہاں تھا اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جیسے اینما تذهب تو کہاں جاتا ہے۔

(۲) بمعنی ظرف مکان متضمن معنی شرط بمعنی جہاں یا جس جگہ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں شرط و جزاء جیسے اینما تکونو ایدرککم الموت جہاں تم ہو گے موت تمہیں ڈھونڈ لے گی۔ اینما تکونوا یأت بکم الله جمیعا۔

ترکیب: اینما وهو للمکان وہی تین ترکیب مثل یات بکم الله جمیعاً میں بھی وہی تین ترکیب اینما اسم شرط جازم منصوب محلا مفعول فیہ مقدم (تمش) فعل مجزوم بحذف حرف علت ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم جملہ فعلیہ فعل شرط ــــ(امش) جملہ فعلیہ جزاء شرط فعل شرط اپنے جزاء شرط سے مل کر مفسر وان تمش المسجد۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط (امش) جزاء شرط شرط اپنے جزاء سے مل کر معطوف علیہ وان تمشن الی السوق الخ یہ بھی شرط اور جزاء مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفسر مفسر اپنے مفسر سے مل کر بتاویل هذا الترکیب مضاف الیہ مثل مضاف کے لئے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتداء محذوف کے لیے جو کہ مثالہ یا مفعول بہ جو اعنی کا یا مفعول مطلق فعل محذوف کے لیے جو کہ مثلت یا امثل ہے۔

وانّی وهو ایضاً للمکان مثل انّی تکن اکن ای ان تکن فی البلدة اکن فی البلدة وان تکن فی البا دیة اکن فی البا دیة۔

ترجمہ: اور انی اور وہ انی پہلے ثابت ہے وہ انی ثابت جو ہے واسطے مکان کے۔ مثال

اس کی مثل انی تکن اکن کے ہے۔ جہاں ثابت ہوگا تو ثابت ہوں گا میں یا جہاں موجود ہوگا تو موجود ہوں گا میں یعنی اگر ہوگا تو شہر میں تو ہوں گا میں شہر میں اور ہوگا تو جنگل میں تو ہوں گا میں جنگل میں۔

فائدہ: یہ انی تین معنی کے لیے آتا ہے (۱) ظرف متضمن معنی شرط جیسے انی تقعد اقعد اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں اول شرط ثانی جزاء۔

(۲) ظرف مکان بمعنی استفہام اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جیسے انی لک هذا کہاں سے آئے تیرے لیے یہ۔ یا ظرف زمان بمعنی استفہام بمعنی کب یا کس وقت جیسے انی القتال لڑائی کب ہوگی۔

(۳) کبھی انی محض ظرف زمان یا ظرف مکان کے لیے آتا ہے استفہام اور شرط کے معنی کو متضمن نہیں ہوتا

جیسے فأتوا حرثکم انی شئتم تم آؤ اپنی بیویوں کے پاس جس وقت تم چاہو سوائے مخصوص ایام۔ بعض نحویوں نے کا ایک اور معنی بیان کیا بمعنی کیف تو معنی یہ ہوگا کہ تم آؤ اپنی بیویوں کو جیسے چاہو تم۔

ضابطہ: ایضاً یہ ہمیشہ مفعول مطلق ہوتا ہے فعل محذوف کے لیے اصل میں تھا آض ایضاً یہ جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوتا ہے۔

ضابطہ: ایضاً کے استعمال کے لیے تین شرطیں ہیں۔

(۱) دو چیزیں ہو لہذا جاء زید ایضاً کہنا غلط ہے۔

(۲) ان دونوں چیزوں کا حکم ایک ہو لھذا مات و عمر اذن کہنا غلط ہے۔

(۳) ان دونوں چیزوں کا ایک دوسرے کو استعمال بھی ٹھیک ہو لہذا اختصم زید و عمر بھی غلط ہے۔

ترکیب: وانی وهم للمکان . اس کی وہی تین ترکیبیں ہیں وایضاً یہ جملہ معترضہ ہے

مثل کی وہی تین ترکیبیں مرفوع لفظاً مضاف انی) اسم شرط منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم تکن فعل مضارع مجزوم بالسکون ضمیر درو مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر شرط اکن فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر مفسر ای حرف تفسیر انا تکن کی وہی ترکیب فی البلدة جار مجرور متعلق تکن (اکن فی البلدة) جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر معطوف علیہ وانی تکن فی البادیة الخ وہی ترکیب معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (۱) خبر ہے مبتداء محذوف کے لیے جو کہ مثالہ (۲) یا مفعول بہ اعنی کے لئے (۳): یا مفعول مطلق مثلت امثل۔

ومهما وهو للزمان مثل مهما تذهب اذهب اليوم اذهب اليوم وان تذهب غداً اذهب غداً۔

ترجمہ: اور مہما اور وہ مہما ثابت ہے وہ مہما ثابت جو ہے واسطے زمانہ کے۔ مثال اس کی مثل مہما تذهب اذهب کے ہے۔ جب جائے گا تو تو جاؤں گا میں یعنی اگر تو جائے گا آج تو جاؤں گا میں آج اور اگر جائے گا تو کل تو جاؤں گا میں کل۔

فائدہ: مہما کے اصل کے بارے اختلاف ہے (۱) خلیل کے نزدیک مہما اصل ماما تھا پہلا شرطیہ دوسرا زائدہ ہے پہلے ما کے الف کو ھا سے تبدیل کر دیا گیا مہ مہما ہو گیا۔

(۲) زجاج کے نزدیک مہما مرکب ہے مہ اور ما سے مہ اسم فعل بمعنی انکفف کے ہے (رک جا) اور ما شرطیہ ہے اور مہما تفعل افعل گویا سوال مقدر کا جواب ہے کسی نے کہا لا تقدر علی ما افعل جو کام میں کروں گا تو اس پر قادر نہیں ہے تو اس نے جواب میں کہا مہ ما تفعل افعل یعنی اپنی بات سے رک جا جو کچھ تو کرے گا میں کروں گا۔

(۳) بعض نحویوں کے نزدیک مہما بروزن فعلی مستقل کلمہ ہے غیر مرکب ہے۔

فائدہ: امام لغت علامہ مجد الدین فیروز آبادی نے اپنی مشہور کتاب قاموس میں مہما کے تین معنی بیان فرمائے ہیں۔اس میں مصنف کے بیان کردہ معنی بھی شامل ہیں۔

(۱) بمعنی شرط غیر ظرف برائے غیر ذوی العقول اس صورت میں اس کے بعد دو جملے ہوں گے جیسے مهما تأتنا به من اية التسحرنا بها فما نحن لك بمؤمنين جو آیت بھی تم لاؤ ہم تمہاری بات ماننے والے نہیں ہیں۔

اسمیں شرط و جزاء مل کر خبر ہے مہما ابتداء کی۔یعنی من لیۃ۔مہما کا بیان ہے۔

(۲) بمعنی اسم ظرف زمان متضمن معنی شرط جیسے وانك مهما تعط نفسه سؤله بیشک جس وقت دے تو نفس کو اس کا مطلوب۔

وانك مهما تعط بطنك سؤله　　　وفرجك نالا منتهى الذم اجمعا

یعنی اگر تو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی مانگ پوری کرتا رہا تو تو برائیوں کی آخری حد تک پہنچ جائے گا۔

(۳) بمعنی استفہام لیکن بعض نحویوں نے یہ معنی ذکر کیا ہے اور اکثر نے انکار کیا ہے۔

۔بہر حال مصنفؒ کے پیش کردہ معنی بھی مستعمل معنی ہیں۔اور یہاں زیر بحث یہی معنی ہیں۔

ترکیب: ومهما وهو للزمان: وہی ترکیب ہے مثل مهماتذهب اذهب مثل وہی تین ترکیبیں۔ مہما اسم شرط جازم منصوب محلا مفعول فیہ مقدم تذهب اذهب جملہ فعلیہ شرطیہ مفسر ای ان تذهب اذهب جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہ وان تذهب غداً اذهب غداً۔یہ بھی جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر بتاویل هذا الترکیب مضاف الیہ۔

وحيثما وهو للمكان مثل حيثما تقعدا اقعد اى ان تقعد فى القر يةاقعد فى القر ية وان تقعد فى البلدة اقعد فى البلدة ۔

فائدہ: صاحب مغنی نے تصریح کی ہے کہ حیثما ظرف مکان کے لیے بھی آتا ہے لیکن

مصنف نے غلبہ کالحاظ کیا ہے

فائدہ : حیثما کا ما۔ کافہ ہے۔ جو اسکو اضافت سے روک رہا ہے۔ کیونکہ ان شرطیہ کے تضمن کے لیے ابہام کی ضرورت ہے اور اضافت سے ابہام ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ تعیین پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ما کافہ کا اضافہ ضروری ہوا۔ اور یہ جو کہا گیا کہ ان شرطیہ کے لیے ابہام کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تردد کے معنی باقی رہیں۔ جس کے لیے لفظ اگر کا استعمال ہوتا ہے۔ یعنی آخری بات متعین نہ ہو۔ اگر مکرر ہے۔

فائدہ : حیثما یہ حیث ظرف مکان کے لیے آتا ہے اور جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے الله اعلم حيث يجعل رسلاته اگر حیث کے بعد ما آجائے تو یہ شرط کے معنی میں ہو جاتا ہے اور دو فعلوں کو جزم دیتا ہے جیسے حیثما تقعد اقعد جس جگہ تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

ترکیب : مثل کی وہی تین ترکیبیں بحسب سابق گزر چکی ہیں۔ حیثما اسم شرط جازم تقعد اقعد مفسر ای ان تقعد فی القریة اقعدا معطوف علیه وان تقعد فی البلدة اقعد فی البلدة . فی البلدة ظرف لغو متعلق فعل معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ مثل کی مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتداء محذوف مثالہ یا مفعول بہ اعنی فعل محذوف یا مفعول مطلق مثلت یا اَمثل کی۔

واذ ما وهو يستعمل فی غير ذوی العقول مثل اذما تفعل افعل الخيا طة افعل الخيا طة وان تفعل الزراعة ما افعل الزراعة ۔

ترجمہ : اور اذ ما اور وہ لفظ اذ ما استعمال کیا جاتا ہے وہ لفظ اذ ما استعمال جو کیا جاتا ہے تو غیر ذوی العقول میں۔ مثال اس کی مثل اذ ما تفعل افعل کے ہے۔ جو کچھ کرے گا تو کروں گا میں یعنی اگر کرے گا تو سلائی کا کام تو کروں گا میں سلائی کا کام اور اگر کرے گا تو زراعت (کھیتی باڑی) کا کام تو کروں گا میں زراعت کا کام۔

فائدہ: بعض حضرات نے یہ لکھا ہے کہ لفظ اذ کے آخر میں ما کافہ لگنے سے یعنی اذ ما بننے کے بعد اس کا تعلق زمان سے ہوتا ہے جیسا کہ حیثما کا تعلق مکان کے ساتھ ہے۔ شاید مصنفؒ کے نزدیک اذ ما مرکب ہو لفظ اذ۔ اور ما سے۔ اور یہ ما وہی ہو جو غیر ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

امام سیبویہ اذ ما کو مستقل کلمہ شرط مانتے ہیں۔ مائے کافہ نے اس کو اضافت سے روک کر معنی شرط کے لیے تیار کیا۔ ورنہ اصل سے اذ۔ اور حیث دونوں لازم الاضافت ہونے کی بنا پر قابل مجازات نہیں۔ یعنی شرط و جزا کے معنی پیدا کرنے کے لیے جس ابہام کی ضرورت ہے وہ اضافت کی صورت میں مفقود ہے۔ لہذا ما کافہ آخر میں بڑھایا گیا۔ تا کہ اضافت کا احتمال نہ رہے۔ اور معنی شرط کی مناسبت کہ اس میں شئی کے وجود و عدم دونوں کا احتمال ضروری ہے۔ جسکی وجہ سے ابہام پیدا ہو سکیں۔

ترکیب: (واذ ما وھو یستعمل فی غیر ذوی العقول) بحسب سابق تین ترکیبیں اور (مثل) کی بھی وہی تین ترکیبیں (اذما) اسم شرط جازم منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (تفعل افعل) مفسر (ای) (ان تفعل الخیاطة) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مل کر شرط (افعل الخیاطة) جزاء شرط اور جزاء مل کر معطوف علیہ (وان تفعل الزراعة افعل الزراعة) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفسر مفسر اپنے مفسر سے مل کر (بتاویل ھذا الترکیب) مضاف الیہ مثل کی وہی تین ترکیب۔

وان کان الفعل الثانی مضارعاً دون الاول فالوجھان فی المضارع الجزم والرفع مثل اذما کتبت اکتب۔

ترجمہ: اور اگر ہو فعل ایسا فعل کہ دوسرا مضارع نہ کہ پہلا تو دو وجہیں جائز ہیں وہ دو وجہیں جائز جو ہیں تو مضارع میں دو وجہیں جو جزم اور رفع ہیں یا وہ دو وجہیں جزم اور رفع ہیں یا ایک ان

دو وجہوں کی جزم ہے اور دوسری رفع ہے یا مراد میری جزم اور رفع ہے۔ مثال اس کی مثل اذ ما کتبت اکتب کے ہے۔

ضابطہ : (بین) اور (دون) یہ اسماء معرب میں سے ہیں اور لازم الاضافت ہے۔ جب منصوب ہونگے تو مفعول فیہ بنیں گے۔

ضابطہ : کبھی موصوف حذف کیا جاتا ہے اور کبھی صفت۔ یاد رکھئے جس طرح صیغہ صفت موصوف مذکور پر معتمد عمل کرتا ہے۔ اسی طرح موصوف محذف پر بھی معتمد ہو کر عمل کرتا ہے۔

ترکیب : واو استنافیہ (کان) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر الفعل مرفوع لفظاً موصوف (الثانی) مرفوع تقدیراً صفت۔ موصوف صفت مل کر اسم (مضارعا) صیغہ صفت معتمد بر اسم ضمیر درو مستتر معبر بہ (ھو) مرفوع محلاً فاعل شبہ جملہ خبر (دون) مضاف (الاول) اسم تفضیل صیغہ صفت معتمد بر موصوف (الفعل) مقدر یعمل فعلہ ھو ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل اسم تفضیل فاعل سے صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (کان) اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط فاء جزائیہ (الوجھان) مرفوع بالالف مبدل منہ (الجزم) معطوف علیہ (والرفع) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل کل۔ مبدل منہ اپنے بدل کل سے مل کر مبتداء (فی المضارع)۔ جار مجرور ظرف مستقر خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جزاء (مثل) مضاف (اذما) حرف شرط (کتبت) فعل ماضی شرط (اکتب) فعل فاعل جزاء شرط اور جزاء مل کر بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ مثل مضاف کی تین ترکیبیں واضح ہیں۔

﴿فان کان معطوف الشرط الاول او الشرط وحدہ فعلاً مضارعاً﴾

(ان حرف شرط (کان) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصبہ خبر (الشرط) معطوف علیہ (والجزاء) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ (او) عاطفہ (شرط) ذوالحال (وحدہ) بتاویل منفردا کے حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف۔

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم کان کے لیے فعلاً موصوف مضارعاً صفت موصوف اپنے صفت سے مل کر خبر ہے کان کی ۔کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔

﴿فتجزمه ان علیٰ سبیل الوجوب﴾ :فاء جزائیہ (تجزم) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً (ہٗ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (ان) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً فاعل علی جار (سبیل الوجوب) مرکب اضافی مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے تجزم کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔

مثل کی وہی تین ترکیبیں (۱) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ان تضرب اضرب ان شرطیہ جازم تضرب فعل مضارع مجزوم لفظاً ضمیر در و مستتر ہے معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط اضرب فعل مضارع مجزوم لفظاً ضمیر در و مستتر معبر بہ انا مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء شرط اور جزاء سے مل کر معطوف علیہ وان تضرب ضربت ۔واو عاطفہ تضرب فعل بفاعل فعل شرط ضربت فعل ماضی مجزوم محلاً ت مر فوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء شرط اور جزاء سے مل کر معطوف اول (وان تضرب فزید ضارب) واو عاطفہ ان شرطیہ تضرب فعل بفاعل شرط فاء جزائیہ زید مبتداء ضارب ۔صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعله هو ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ مرفوع لفظاً خبر ہے مبتداء کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جزاء شرط اپنے جزاء سے مل کر معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مضاف الیہ مثل کے لیے مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کے لیے جو کہ مثالہ یا مفعول بہ اعنی فعل کے لیے یا مفعول مطلق مثلث یا امثل کے لیے۔

وان كان الجزاء وحده فعلاً مضارعاً فتجزمه

ترکیب : واو عاطفہ کان فعل از افعال ناقصہ الجزاء ذوالحال وحده بتاویل منفرداً حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم ہے کان کا فعلاً موصوف مضارعاً صفت یہ مرکب توصیفی خبر

ہے کان کی کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط فاء جزائیہ تجزمہ فعل ۂ ضمیر مفعول بہ مقدم ھی ضمیر فاعل (علی سبیل الجواز) مرکب اضافی مجرور ہوا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق تجزمہ کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزائیہ۔ شرط جزاء مل کر معطوف نحو کی وہی دو ترکیبیں (ا) مضاف ان ضربت ضربت ۔شرط اور جزاء مل کر بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ نحو کا مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے نحوہ کی یا مفعول بہ اعنی

النوع الثامن

ضابطہ : یہ علی بنائیہ ہے عام طور پر اس سے ماقبل والے حکم کی علت کا بیان ہوتا ہے اس میں چار احتمال ہوتے ہیں۔(۱) بناءً محذوف کے متعلق ہو کر ظرف مستقر محلا منصوب مفعول لہ ہے۔

(۲) مفعول مطلق محذورف موصوف ای نصبا کائنا علی التمیز

(۳) مبنیۃ کے متعلق ہو کر حال ہے الاسمائے النکرات۔

(۴) علی امام تعلیلیہ کے معنی میں ہو کر ظرف لغو نصیب کے متعلق ہے۔

ضابطہ : سوال لفظ مضاف ہے اور عشر مضاف الیہ ہے اور عشرون معطوف ہے عشر پر تو یہ دونوں مجرور ہوئے۔ جواب: اعراب کی دو قسمیں ہیں۔ اعراب بسبب عامل اور اعراب حکائی یعنی کلمہ کو کسی ترکیب و جملہ سے نقل کیا جائے اور اس کلمہ کو اس ترکیب والے اعراب پر باقی رکھا جائے۔۔ بعض مرتبہ متکلم ایک کلمہ نقل کرتا ہے ابتداء اور وہ اس پر کوئی حرکت پڑھ دیتا ہے۔ اس کو بھی اعراب حکائی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر اعراب حکائی ہے۔

ضابطہ : اما کلمہ شرط ہے اکثر دو چیزوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلی چیز قائم مقام شرط اور دوسری چیز قائم مقام جزا ہوتی ہے اس پر فا بھی داخل ہوتی ہے اس کو جوب اما کہا جاتا ہے اور اما اور فاء کے درمیان اکثر مبتداء یا مفعول یا ظرف کا فاصل ہوتا ہے

علی هذا القياس

ضابطہ : اس کلمہ کی دو ترکیبیں ہوتی ہیں (۱) علی ہذا خبر مقدم۔ القیاس مرفوع لفظ مبتداء موخر اور الی تسع وتسعین جار مجرور القیاس کے متعلق ہے (۲) ہذا القیاس موصوف صفت یا مبدل منہ و بدل یا مبین وعطف بیان مل کر مجرور جار۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر تقول محذوف کے متعلق ارو متقول محذوف معطوف ہے تقول مذکور پر اس ترکیب کے مطابق القیاس مجرور ہے۔ اسماء عاملہ در اسم نکرہ وہ اسماء جو اپنے مابعد اسم نکرہ میں عمل کرتے ہیں اور اس کو نصب دیتے ہیں تمیز ہونے کی

وجہ سے چار ہیں۔

فائدہ: (۱) اسمائے عدد سے مراد گیارہ سے ننانوے تک کا عدد ہے یہ عدد اپنے مابعد کو نصب دیتا ہے عدد کو کہتے ہیں اسم عدد مبھم ممیز اور بعد والے اسم کو کہتے ہیں ممیز یا تمیز جیسے احد عشر رجلا۔ عشرون امرءة اس میں عشرون کو اسم عدد مبھم ممیز اور امرءة کو تمیز کہیں گے۔

فائدہ: ۔(۲) اسماء عدد اور ان کی تمیز کی تفصیل واحد اثنان کی تمیز نہیں ہوتی (۱) ثلاثة سے لے کر عشرة تک تمیز ہمیشہ جمع اور مجرور ہوتی ہے سوائے مائة کے لفظ کے جیسے ثلاث مائة یہ تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے اور اپنے عدد کے مخالف آتی ہے اگر عدد مذکر ہے تو تمیز مؤنث اگر عدد مؤنث ہے تو تمیز مذکر آتی ہے جیسے ثلاث رجال میں رجال تمیز مجرور اور جمع ہے اور اپنے عدد ثلاثة کے مخالف ہے کیونکہ ثلاثة مؤنث ہے اور رجال مذکر ہے (۲) احد عشر (۱۱) سے تسع و تسعون (۹۹) تک تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے پھر گیارہ (۱۱) بارہ (۱۲) احد عشر۔ اثنا عشر۔ اکیس۔ بائیس۔ احد وعشرون۔ اثنان و عشرون۔ اکتیس۔ بتیس۔ احد و ثلاثون۔ اثنان و ثلاثون۔ اکتالیس۔ بیالیس۔ احدواربعون۔ اثنان واربعون۔ اکیاسی۔ بیاسی۔ احد وثمانون۔ اثنان وثمانون۔ اکانوے۔ بانوے۔ احدوتسعون۔ اثنان وتسعون۔ ان اعداد میں عدد کے دونوں جز تمیز کے موافق ہوتے ہیں اگر تمیز مذکر ہے تو عدد کے دونوں جز مذکر ہوں گے اگر تمیز مؤنث ہے تو دونوں عدد مؤنث ہوں گے جیسے احد عشر رجلا۔ احدی عشرة امرءة ۔ اثنا عشر رجلا۔ اثنتاعشرة امرءة (۲) احدوعشرون رجلا۔ اثنتان وعشرون امرئة وغیرہ اور تیرہ سے انیس تک اسی طرح تیئس سے انتیس تک۔ تینتیس سے انتالیس تک۔ تنتالیس سے انچاس تک۔ ترپن سے انسٹھ تک۔ تریسٹھ سے انہتر تک۔ تہتر سے اناسی تک۔ تراسی سے نواسی تک۔ ترانوے سے سو تک۔ ان اعداد کا پہلا جز تمیز کے مخالف آئے گا اگر تمیز مذکر ہے تو پہلا عدد مؤنث ہوگا اگر تمیز مؤنث ہے تو پہلا عدد مذکر ہوگا مثال ثلاثة عشر رجلا۔ اربع عشرة امرئة وغیرہ اور دھائیاں عشرون۔ ثلاثون۔ اربعون۔ خمسون۔ ستون۔ سبعون۔

ثمانون۔ تسعون۔ یہ مذکر مونث دونوں کے لیے یکساں استعمال ہوتے ہیں جیسے عشرون رجلا۔ عشرون امرئۃ وغیرہ

(۳) مائۃ۔ الف کی تمیز مفرد مجرور رہوتی ہے جیسے مائۃ رجل۔ الف امرئۃ اسی طرح ما ئتان۔ الفان کی تمیز بھی مفرد مجرور ہوتی ہے جیسے مائتار جل۔ الفا امرئۃ۔

بحث کم دوسرا عامل جو نکرہ کو تمیز کی بناء پر نصب دیتا ہے وہ کم ہے۔

﴿ بحث کَم ﴾

کم دو قسم پر ہے، استفہامیہ، بمعنی ای عدد۔ اور کم خبریہ بمعنی عدد کثیر انشاء تکثیر اور یہ دونوں تمیز کے مقتضی ہیں

کم استفہامیہ کا عمل: کم استفہامیہ تمیز مفرد کو نصب دیتا ہے جیسے: کم رجلا عندک اور اگر حرف جر داخل ہو جائے تو مجرور بھی جاتا ہے۔ جیسے: بکم درھما اشتریت۔ لیکن نصب فصیح ہے اور کم خبریہ کی تمیز کم کی اضافت کی وجہ سے مفرد مجرور رہوتی جیسے کم مال انفقتہ اور کبھی جمع مجرور آتی ہے جیسے کم رجال لقیتہ۔

مزید تفصیل: کم استفہامیہ و خبریہ کی ترکیب کم استفہامیہ عدد مبھم کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتا ہے اس لیے ہمیشہ مبھم ممیز بنتا ہے اور اس کے مابعد نکرہ ہوتا ہے جو منصوب ہو کر اس کی تمیز بنتا ہے جیسے کم رجلا عندك تیرے پاس کتنے مرد ہیں۔ کم کتابا عندك۔ کم قلما عندك۔ کم خبریہ عدد مبھم کی خبر دینے کے لیے آتا ہے یہ بھی مبھم ممیز بنتا ہے اور اس کی تمیز اگر اس کے ساتھ متصل ہے تو مجرور رہوتی ہے پھر دو صورتیں ہیں کبھی مجرور مفرد ہوتی ہے جیسے کم مال انفقۃ بہت مال میں نے خرچ کیا۔ کبھی تمیز مجرور جمع ہوتی ہے جیسے کم رجال لقیتھم بہت سارے مرد ہیں جن کو میں ملا۔ اگر کم خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ ہے تو تمیز منصوب ہوگی جیسے کم عندی رجلا۔

علت کم استفہامیہ کو عدد اوسط کا درجہ دیا گیا کہ عدد اوسط کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے تو

یہ اسی طرح کم استفھامیہ کی تمیز کو مفرد منصوب بنادیا اور کم خبریہ باقی تھا اسماء عدد کے دو مرتبہ تھے اس لئے دونوں کا لحاظ رکھا اس کے تمیز میں جس طرح عدد اقل کی تمیز جمع مجرور آتی ہے تو کم خبریہ کی تمیز بھی کبھی جمع مجرور ہوتا ہے اور جس طرح عدد اعلیٰ کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے تو اسکی تمیز بھی کبھی مفرد مجرور آتی ہے۔

امور خمسہ میں اشتراک

فائدہ: ویشترکان فی خمسۃ امور (۱) دونوں کنایہ ہے عدد مجھول سے جنس اور مقدار۔

(۲) اسمیت میں (۳) مبنی علی السکون میں (۴) لزوم تصدیر میں۔ (۵) احتیاج الی التمیز میں۔

امور ستہ میں افتراق

ویفترقان فی خمسۃ امور (۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب اور خبریہ کی مفرد مجرور اور جمع مجرور (۲) کم خبریہ ماضی کے ساتھ مختص ہے۔ جیسے: کم غلمان سالتھم بخلاف کم استفہامیہ کے۔ جیسے: کم غلاما ستشتریہ۔

(۳) کم خبریہ میں احتمال صدق اور کذب کا ہوتا ہے بخلاف کم استفہامیہ کے۔

(۴) کم خبریہ میں مخاطب سے جواب مطلوب نہیں ہوتا بخلاف استفہامیہ کے۔

(۵) کم خبریہ کی تمیز میں فاصلہ بوقت ضرورت جائز ہے اور استفہامیہ کی تمیز میں بغیر ضرورت بھی جائز ہے،

(۶) کم خبریہ کے مبدل منہ پر ہمزہ استفہام جائز نہیں۔ جیسے: کم رجال فی الدار عشرون ام ثلاثون اور استفہامیہ میں جائز ہے۔ جیسے: کم مالک اربعون ام ثلثون۔

ضابطہ: کم استفہامیہ اور خبریہ کی معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کم کے بعد مخاطب کا صیغہ ہو تو کم استفہامیہ اور متکلم کا ہو تو خبریہ ہوگا۔

ضابطہ: کم کا اعراب اور ترکیب یہ محلا مرفوع اور منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

(۱) **منصوب محلا**: اس فعل میں عمل کی استعداد موجود ہو تو یہ کم منصوب محلا ہوگا

ہمیشہ، پھر منصوب محلا ہونے کی صورت میں تین ترکیبیں ہے یا تو مفعول بہ ہوگا یا مفعول فیہ ہوگا یا مفعول مطلق ہوگا جس کا مدار تمیز پر ہے۔

اگر تمیز ظرف ہو تو مفعول فیہ ہوگا جیسے کم یوما سرت وکم یوم صمت۔

اگر تمیز مصدر ہو تو مفعول مطلق ہوگا جیسے کم ضربۃ ضربت اور کم ضربۃ ضربت۔

اگر تمیز نہ ظرف ہو نہ اور مصدر ہو تو پھر مفعول بہ ہوگا جیسے کم رجلاً ضربت وکم غلام ملکت۔

(۱) **مجرور محلا**: یہ مجرور محلا ہونے کیلئے قاعدہ یہ ہے کہ اس سے پہلے جب حرف جار موجود ہو یا مضاف موجود ہو جیسے بکم رجلا مررت وعلی کم رجل حکمت مضاف کی مثال غلام کم رجلاً ضربت اور غلام کم رجل سلبت۔

(۲) **مرفوع محلا**: اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جب سابقہ دونوں امر مذکور نہ ہوں یعنی نہ مابعد والے فعل میں عمل کی استعداد موجود ہو اور نہ ہی اس کم پر حرف جار اور مضاف داخل ہو۔ تو اس وقت یہ مرفوع ہوگا پھر مرفوع ہونے کی صورت میں دو ترکیبیں ہیں (۱) مبتدا (۲) خبر اس کا مدار بھی تمیز پر ہے کہ اگر تمیز ظرف نہیں تو کم مرفوع محلا مبتدا جیسے کم رجلا اخوك وکم رجلا ضربته اور اگر تمیز ظرف ہوں تو یہ مرفوع محلا خبر ہوگی جیسے کم یوما سفرك وکم شهر صومی۔

کہ کم استفهامیه اور کم خبریہ کی تمیز پر من کا داخل کرنا بھی درست ہے جیسے کم من رجل لقیته بمعنیٰ کتنی آدمیوں سے تیری ملاقات ہوئی اور کم خبریہ کی مثال کم من مال انفقته میں نے بہت مال خرچ کیا ہے اب دونوں میں فرق قرینے کے لحاظ سے کیا جائیگا۔

ضابطہ: اگر کم اور اس کی تمیز کے درمیان فعل متعدی کا فاصلہ آ جائے تو پھر کم کی تمیز پر من کا داخل کرنا واجب ہوا کرتا ہے تا کہ اسم کی تمیز کو اس فعل متعدی کے مفعول سے التباس نہ لازم آئے۔

چوتھا مسئلہ: اگر قرینہ موجود ہو تو کم استفهامیه اور کم خبریہ کی تمیز کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے کم مالك تو اس کی تمیز دینار المحذوف ہے، اصل عبارت کم دیناراً مالك اور کم خبریہ کی

مثال کم ضربت اصل میں ہے کم ضربة ضربت اول مثال میں قرینہ یہ ہے کہ کم معرفہ پر داخل ہے حالانکہ کم نکرہ پر داخل ہوا کرتا ہے یہ دلیل ہے اس بات کہ یہاں تمیز محذوف ہے اور دوسری مثال میں قرینہ یہ ہے کہ کم فعل پر داخل ہے حالانکہ کم اسم پر داخل ہوا کرتا ہے لہذا اس سے معلوم ہوا کہ تمیز محذوف ہے۔

﴿ بحث کذا ﴾

کذا یہ مرکب ہے (ک) اور (ذا) اسم اشارہ سے

امور اربعہ میں کم سے موافق ہے

(۱) ابہام میں (۲) بناء میں (۳) احتیاج میں (۴) افادہ تکثیر میں۔

اس کا عمل تمیز کو نصب دیتا ہے۔ قبضت کذا و کذا درھما۔

﴿ بحث کأین ﴾

کـأیـنْ یہ مرکب ہے (کاف) اور (ایّ) مع التنوین سے یہ بمنزلہ کم خبریہ کے ہے افادہ تکثیر اور لزوم تصدیر میں۔ اور اس کی تمیز مجرور ہوتی ہے۔ مِنْ کے دخول کی وجہ۔ جیسے: و کاین من دابة لا تحمل رزقها اور کبھی منصوب ہوتی ہے۔ جیسے: کاین لنا فضلا۔

کم اور کأین کا امور خمسہ میں اشتراک ہے

(۱) ابہام میں (۲) احتیاج الی التمیز میں (۳) مبنی ہونے میں

(۴) صدرارت کلام میں (۵) معنی تکثیر میں۔

کم اور کأین کا امور خمسہ میں افتراق ہے

(۱) کـأین مرکب ہے کم بسیط ہے (۲) کـأین کی تمیز مجرور ہوتی ہے اور اس پر عموماً من داخل ہوتا ہے (۳) کـأین استفہام کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا الا عند البعض (۵) کـأین کی خبر ہمیشہ جملہ ہوتی ہے مفرد نہیں ہوسکتی بخلاف کم کے۔

فائدہ: (۱) کـأین مرکب ہے کاف تشبیہ اور ای سے اور یہ اکثر کم خبریہ کے معنی میں آتا

ہے اور اس کی تمیز مجرور ہوتی ہے اور اس پر من جارہ داخل ہوتا ہے جیسے وکأین من دلبۃ بہت سے جانور۔ وکائین من قریۃ ۔ اور کبھی اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے جیسے کأین رجلا عندک اور کبھی کبھار کأین کم استفہامیہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اگر مابعد میں مخاطب کا صیغہ ہے تو کأین استفہامیہ ہوگا جیسے ین رجلا ضربت۔ کأین کتابا اشتریت تم نے کتنی کتابیں خریدی ہیں۔ اگر بعد میں متکلم کا صیغہ ہے تو کائین خبریہ ہوتا ہے جیسے کأین من رجل ضربت بہت سے مردوں کو میں نے مارا۔

والرابع كذا وهو مركب من كاف التشبيه وذا اسم الاشارة ولكن المراد منه عدد مبهم۔ولايكون متضمنا لمعنى الاستفهام ۔ مثل عندي كذا رجلا

ترجمہ : اور چوتھا کذا ہے اور وہ کذا مرکب ہے وہ کذا مرکب جو ہے سہی تو کاف تشبیہ اور ذا سے ایسا ذا کہ اسم اشارہ اور لکن مراد ہے۔ مراد جو ہے تو اس کذا سے عدد ہے ایسا عدد کہ مبہم وہ عدد۔ اور نہیں ہوتا وہ کذا بغل میں لینے والا وہ کذا بغل میں لینا والا نہیں تو استفہام کے معنی کو مثال اس کی مثل عندی کذا رجلا کے ہے۔

ضابطہ : **کذا** کی تین قسمیں ہیں۔

پہلا قسم: مرکب۔ جو کاف حرف جار اور اسم اشارہ سے مرکب ہوتا ہے۔ یہ تمیز کا تقاضا نہیں کرتا۔ اور اس کے شروع میں کبھی کبھی ھا تنبیہ داخل ہو جاتی ہے۔ جیسے ھکذا نبعث یوم القیامۃ (حدیث) اس کی ترکیب یہ ہوگی۔ کذا جار مجرور ملکر ماقبل کے متعلق ہوگا یا مابعد کے۔

دوسرا قسم: مفرد کنایہ از غیر عدد۔ جیسے یقال للعبد یوم القیامۃ اذکر یوم کذا وکذا وفعلت فیہ کذا وکذا ۔ کہ تجھے فلاں اور فلاں دن یاد ہے جس میں تو نے فلاں اور فلاں کام کیا تھا۔ اس صورت میں بھی تمیز کا تقاضا نہیں کرتا۔ اور ہمیشہ مفعول بہ بنتا ہے

تیسرا قسم: مفرد کنایہ از عدد۔

اس صورت میں یہ اسماء عدد میں سے ہوگا اور اپنے مابعد نکرہ کو تمیز ہونے کی بناپر نصب دے گا۔اس صورت میں تمیز کا تقاضا کرتا ہے۔اور تمیز کو نصب دیتا ہے۔ممیز تمیز ملکر ھمیشہ مفعول بہ بنتا ہے۔

جیسے قبضت کذا وکذا درھماً

فائدہ: کذا کنایہ عددی میں نہ تو تشبیھ کا معنی موجود ہیں اور نہ ہی اشارہ کا معنی قائم ہو۔بلکہ تیسرا معنی پیدا ہوگیا ہے۔اسی معنوی تغیر کی وجہ سے انکے خصوصی احکام بھی ختم ہوگئے۔یعنی کاف کا اثر جر تھا وہ بھی ختم۔ بلکہ نصب آ ئیگی اور ذا میں جو مذکر اور موءنث کا فرق تھا وہ بھی ختم ہوگیا۔اب مذکر اور موءنث دونوں کذا مستعمل ہوتا ہے۔نہ کہ موءنث کے لیے کذۃ

ترکیب: والرابع کذا واو عاطفہ (الرابع)مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (کذا)مرفوع محلا خبر۔یہ مرکب اسنای جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

﴿وھو مرکب من کاف التشبیہ وذا اسم الاشارۃ﴾۔واو عاطفہ (ھو)ضمیر مرفوع محلا مبتداء (مرکب)صیغہ صفت مرفوع بالضمہ معتمد بر مبتداء ضمیر در و مستتر مرفوع محلا نائب فاعل ۔(من)حرف جار (کاف)مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (التشبیہ)مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ ۔یہ مرکب اضافی معطوف علیہ۔(ذا) موصوف (اسم الاشارۃ) صفت۔یہ مرکب توصیفی معطوف ۔معطوف علیہ اور معطوف ملکر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق ہے مرکب کے اور مرکب صیغہ صفت اپنے

نائب فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے۔مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مستدرک منہ

﴿ولکن المراد منہ عدد مبھم﴾ واو اعتراضیہ (لکن) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (المراد)منصوب بالفتحہ لفظاً اسم (منہ) متعلق المراد کے (عدد مبھم) مرکب توصیفی خبر۔یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک

﴿ولا يكون متضمنا لمعنى الاستفهام﴾ واو عاطفہ (لا) حرف نفی (یکون) فعل مضارع مرفوع بالضمہ۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا اسم (متضمنا) صیغہ صفت معتمد بر اسم۔ ضمیر در و مستتر فاعل () حرف جار (معنی) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (الاستفهام) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق ہے متضمناً کے۔ متضمنا اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہے لا یکون کی۔ لا یکون اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مثل عندي كذا رجلاً﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (عندی) مرکب اضافی خبر مقدم (کذا) کنایہ از عدد مبہم ممیز ناصب (رجلاً) منصوب بالفتحہ لفظا تمیز۔ ممیز تمیز ملکر مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل کے لیے۔

النوع التاسع

اسماء تسمى اسماء الافعال ـ وانما سميت باسماء الافعال ـ لان معانيها افعال وهى تسعة ستة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم على المفعولية۔

ترجمہ: نوع ایسی نوع کہ نو اسماء ہیں ایسے اسماء کہ نام رکھے جاتے ہیں وہ اسماء اسماء افعال اور جز ایں نیست نام رکھے گئے ہیں وہ اسماء نام جو رکھے گئے ہیں تو ساتھ اسماء افعال کے ۔ نام جو رکھے گئے ہیں تو بسبب اس بات کے کہ تحقیق معانی ان اسماء کے افعال ہیں ۔ اور وہ اسماء نو ہیں ۔ چھ ایسے چھ کہ ثابت ہیں وہ چھ ثابت جو ہیں تو ان نو میں سے وضع کیے ہوئے ہیں وہ چھ وضع جو کیے ہوئے ہیں تو واسطے امر کے ایسا امر کہ حاضر ہے اور نصب دیتے ہیں وہ اسماء اسم کو نصب جو دیتے ہیں تو اوپر مفعول ہونے کے۔

وجہ تسمیہ: نحاۃ نے ان کا نام اسمائے افعال اس لیے رکھا کہ یہ لفظاً اسم ہیں اور معنیٰ اور عملاً فعل ہیں

فائدہ: نحاۃ کا یہ اصول ہے کہ جب ایک شیٔ دوسری شیٔ کے معنی کو متضمن ہو۔ لیکن احکام لفظیہ میں متحد نہ ہو بلکہ مختلف ہو۔ تو اس کا نام دوسری شیٔ والا رکھ دیتے ہیں ۔ البتہ اس نام کے شروع میں لفظ اسم بڑھا دیتے ہیں ۔ مثلاً مصدر اور اسم مصدر اسی طرح جمع اسم جمع وغیرہ ۔ یہاں پر بھی ایسے کیا گیا ہے۔

اسمائے افعال کی وضع کا مقصد:

یہ اسماء چند مقاصد کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

پہلا مقصد: اختصار حاصل کرنے کے لیے۔ جس طرح روید مذکر و مؤنث ۔ اور واحد و تثنیہ و جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بخلاف امھل کے

دوسرا مقصد: دوام و استمرار کا معنی حاصل کرنے کے لیے۔ جسطرح نزال کو انزل سے

معدول کیا گیا ہے۔

تیسرا مقصد: استعجاب کے لیے۔ ھیھات لما توعدون ۔یعنی وہ بات بہت دور ہوگئی۔ یہ معنی بعد سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔اور شتان میں افتراق کی شدۃ پائی جاتی ہے۔جو افترق میں نہیں۔اور سرعان میں تعجب کے معنی ہیں۔وہ سرع میں نہیں۔

فائدہ: **اسمائے افعال کا عمل**: اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمائے افعال بمعنی ماضی۔یہ اپنے مابعد کو بنا بر فاعلیت رفع دیتے ہیں اور تین ہیں ھیھات۔ شتان ۔ سرعان۔ (۲) اسمائے افعال بمعنی امر۔یہ اپنے بعد والے اسم کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔

ترکیب: النوع التاسع مرکب توصیفی مبتداء۔اسماء تسمی اسماء الافعال ۔ (اسماء) مرفوع بالضمہ لفظا موصوف (تسمی) فعل مضارع مرفوع بالضمہ تقدیرا۔ضمیر در و مستتر مرفوع محلا نائب فاعل (اسماء) منصوب لفظا مضاف (الافعال) مجرور لفظا مضاف الیہ۔یہ مرکب اضافی مفعول بہ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت ۔موصوف صفت مل کر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿وانما سمیت باسماء الافعال﴾ (انّ) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (ما) کافہ (سمیت) فعل ماضی مجہول۔ضمیر در و مستتر نائب فاعل (ب) جار (اسماء) مجرور لفظا مضاف (الافعال) مجرور لفظا مضاف الیہ۔یہ مرکب اضافی مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے سمیت کے۔سمیت فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿وھی تسعۃ﴾ یہ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿وستۃ منھا موضوعۃ للامر﴾ (ستۃ) مرفوع بالضمہ موصوف (منھا) ظرف مستقر صفت (موضوعۃ) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء ضمیر در و مستتر مرفوع محلا نائب فاعل (للامر الحاضر) جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے موضوعۃ کے۔موضوعۃ صیغہ صفت اپنے نائب فاعل

اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿وتنصب الاسم علی المفعولیة﴾ واو عاطفہ (تنصب) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً۔ ضمیر در و مستتر معبر بہ ہی مرفوع محلاً فاعل (الاسم) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ (علی المفعولیة) جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے تنصب کے۔ تنصب اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف

ضابطہ: اسم فعل بمعنی الامر کے بعد اسم ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور بمعنی الماضی کے بعد مرفوع ہوتا ہے۔

۱ حدھا روید: فانه موضوع لامهل وهو يقع فی اول الکلام مثل روید زیدا ای امهل زیدا

ترجمہ: ایک ان چھ کا روید ہے۔ پس تحقیق وہ روید وضع کیا ہوا ہے وہ روید وضع جو کیا ہوا ہے تو واسطے لفظ امہل کے اور وہ روید اواقع ہوتا ہے وہ روید واقع جو ہوتا ہے تو شروع کلام میں۔ مثال اس کی مثل رویدا زیدا کے ہے۔ مہلت دے تو زید کو۔ یعنی مہلت دے تو زید کو۔

فائدہ: یہ (روید) تصغیر کا صیغہ ہے ارواداً مصدر سے جس میں زوائد کو حذف کر دیا گیا اسی لیے مصدری معنی باقی نہیں۔ اور اب یہ موضوع ہے امر حاضر امہل کے لیے۔ اور ابتداء میں واقع ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ (روید) اگر ابتداء میں واقع نہ ہو تو پھر کبھی صفت جیسے سرت سیرا رویداً۔ اور کبھی حال جیسے سار القوم رویدا ای مُرْوِدین

ترکیب: (احد) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مبتداء (روید) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فا تفصیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ موضوع صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل۔ لام حرف جار امہل مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً۔ اور یہ

مرکب ظرفی متعلق ہے موضوع کے۔ موضوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر ہے۔ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وھو یقع فی اول الکلام﴾ واؤ عاطفہ (ھو) ضمیر مرفوع محلا مبتداء (یقع) فعل مضارع مرفوع لفظا۔ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل۔(فی) حرف جار (اول الکلام) مرکب اضافی مجرور۔جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یقع کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہے مبتداء کی۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مثل روید زیدا ای امهل زیدا﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (روید) اسم فعل ناصب بمعنی امہل (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مفسَّر (ای) حرف تفسیر (امهل) فعل امر حاضر۔(انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔یہ جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر مفسِّر۔مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔مثل مضاف کے لیے الخ۔

وثانيها بله فانه موضوع لدع مثل بله زيدا اى دع زيدا

ترجمہ: اور دوسرا ان چھ کا لفظ بلہ ہے۔پس تحقیق وہ بلہ وضع کیا ہوا ہے وہ لفظ بلہ وضع جو کیا ہوا ہے تو واسطے لفظ دع کے مثال اس کی مثل بلہ زیدا کے ہے۔چھوڑ تو زید کو یعنی چھوڑ تو زید کو۔

بلہ یہ دع کے معنی میں آتا ہے۔بلکہ زیداً کا معنی ہوگا دع زیداً تو زید کو چھوڑ

فائدہ: بلہ چار طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) اسم فعل بمعنی دع اس صورت میں یہ اپنے مابعد کو نصب دیتا ہے۔

(۲) مصدر مضاف مفعول کی طرف جیسے بلہ زید اس صورت میں بلکہ مفعول مطلق ہوگا۔فعل محذوف کا اصل یوں تھا۔ اترك زيداً بلها۔اترک فعل کو حذف کر کے مفعول مطلق بلہ کو زید

مفعول بہ کی طرف مضاف کردیا گیا۔ بلہ زید ہوگیا

(۳) کبھی بلھا بلا اضافت تنوین کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس صورت میں بھی بلھا مفعول مطلق ہوگا۔ فعل محذوف کا جیسے اترک بلھا زیداً۔

(۴) کبھی بلہ کیف کے معنی میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں بلکہ بمعنی کیف ہوکر خبر مقدم اور مابعد مبتداء مؤخر جیسے بلہ زید۔ بلہ بمعنی کیف ہوکر خبر مقدم زید مبتداء مؤخر۔

ترکیب : (ثانی) مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مبتداء (بلہ) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فاتفصیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ موضوع صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل۔ لام حرف جار (دع) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً۔ اور یہ مرکب ظرفی متعلق ہے موضوع کے۔ موضوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر ہے۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل بلہ زیداً ای دع زیداً﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (بلہ) اسم فعل ناصب بمعنی دع (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (زیداً) منصوب بالفتحہ لفظاً۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مفسَّر (ای) حرف تفسیر (دع) فعل امر حاضر۔ (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (زیداً) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ یہ جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر مفسِّر۔ مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کے لیے الخ

وثالثها دونک فانہ موضوع لخذ مثل دونک زیداً ای خذ زیداً

ترجمہ : اور تیسرا ان چھ کا لفظ دونک ہے۔ پس تحقیق وہ دونك وضع کیا ہوا ہے وہ لفظ دونك وضع جو کیا ہوا ہے تو واسطے لفظ خذ کے مثال اس کی مثل دونك زیداً کے ہے۔ پکڑ تو زید کو یعنی پکڑ تو زید کو۔

ترکیب : (ثالث) مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مبتداء (دونک) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فا تفصیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ (موضوع) صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا نائب فاعل۔ لام حرف جار (خذ) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلا۔ اور یہ مرکب ظرفی متعلق ہے موضوع کے۔ موضوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل دونک زیدا ای خذ زیدا﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (دونک) اسم فعل ناصب بمعنی دع (انت) ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا ۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسَّر (ای) حرف تفسیر (خذ) فعل امر حاضر۔ (انت) ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ یہ جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر مفسّر۔ مفسّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کے لیے الخ

ورابعها علیک فانه موضوع لالزم مثل علیک زیدا ای الزم زیدا

ترجمہ : اور چوتھا ان چھ کا لفظ علیک ہے۔ پس تحقیق وہ علیک وضع کیا ہوا ہے وہ لفظ علیک وضع جو کیا ہوا ہے واسطے لفظ الزم کے مثال اس کی مثل علیک زیدا کے ہے۔ لازم پکڑ تو زید کو یعنی لازم پکڑ تو زید کو۔

(۴) علیک یہ الزم کے معنی میں آتا ہے جیسے علیک زیداً بمعنی الزم زیداً۔ اس کے مدخول پر با زائدہ آجاتی ہے۔ جیسے حدیث میں ہے علیکم بالصدق۔ علیکم بسنتی عموماً

ترکیب : (رابع) مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مبتداء (علیک) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فا تفصیلیہ (

ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔(موضوع) صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلا نائب فاعل۔ لام حرف جار (الزم) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلا۔ اور یہ مرکب ظرفی متعلق ہے موضوع کے۔ موضوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے۔ (ان) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ۔

﴿مثل علیك زیدا ای الزم زیدا﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (علیك) اسم فعل ناصب بمعنی الزم (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا ۔اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسَّر (ای) حرف تفسیر (الزم) فعل امر حاضر۔(انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ یہ جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر مفسِّر۔ مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کے لیے۔الخ

وخامسها حیّهل فانه موضوع لایت مثل حیّهل الصلوة ای ایت الصلوة

ترجمہ: اور پانچواں ان چھ کا لفظ حیّهل ہے۔پس تحقیق وہ حیّهل وضع کیا ہوا ہے وہ لفظ حیّهل وضع جو کیا ہوا ہے تو واسطے لفظ ایت کے مثال اس کی مثل حیّهل الصلٰوۃ کے ہے۔ آؤ نماز کو یعنی آؤ نماز کو۔

(۴) حیهل یہ ایت کے معنی میں آتا ہے جیسے حیهل الثرید آؤ ثرید کو اس میں ایک لغت صرف حی بھی ہے جیسے حی علی الصلوۃ۔

ترکیب : (خامس) مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف (ها) ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مبتداء (حیّهل) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فا تفصیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔(موضوع) صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل

عمل فعلہ۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلا نائب فاعل۔ لام حرف جار (ایت) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلا۔ اور یہ مرکب ظرفی متعلق ہے موضوع کے۔ موضوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے۔ (ان) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل حیّھل الصلٰوۃ ای ایت الصلٰوۃ﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (حیّھل) اسم فعل ناصب بمعنی ایت (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (الصلٰوۃ) منصوب بالفتحہ لفظا۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسَّر (ای) حرف تفسیر (ایت) فعل امر حاضر۔ (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (الصلٰوۃ) منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ یہ جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر مفسِّر۔ مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کے لیے الخ۔

وسادسها هافانه موضوع لخذ مثل هازيدا اى خذ زيدا

ترجمہ: اور چھٹا ان چھ کا لفظ ھا ہے۔ پس تحقیق وہ ھا وضع کیا ہوا ہے وہ لفظ ھا وضع جو کیا ہوا ہے۔ تو واسطے لفظ خذ کے مثال اس کی مثل ھازیدا کے ہے۔ پکڑ تو زید کو یعنی پکڑ تو زید کو۔

ھا یہ تین قسم پر ہے (۱) ھا ضمیر واحدہ مؤنثہ غائبہ ضمیر منصوب متصل ومجرور متصل جیسے فالھمھا فجورھا وتقوھا۔

(۲) ھا تنبیہ جیسے ھذا۔ ھا انتم ھؤلاء۔

(۳) ھا اسم فعل بمعنی خذ جیسے ھازیدا بمعنی خذ زیدا کبھی اس ھا کے ساتھ کاف خطاب بھی ملا دیا جاتا یہ جیسے ھاك زیدا ھاکم زید الخ۔ کبھی کاف کی جگہ ہمزہ لایا جاتا ہے اور آخر میں میم بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے ھاؤم اقروا کتابیه۔ اس کے بھی چھ صیغے آتے ہیں جیسے۔ ھاء۔ ھاءا۔ ھاؤ۔ ھائی۔ ھئن اور کبھی ہمزہ کو تا سے تبدیل کر دیتے ہیں جیسے۔ ھات۔ ھاتیا۔ ھاتوا۔ ھاتی۔ ھاتیا۔ ھاتین۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔ قل ھاتوا برھانکم۔

ترکیب: (سادس) مرفوع بالضمہ تقدیرا مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ یہ مرکب اضافی مبتداء (ھــــا) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلا خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فالتفصیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ (موضوع) صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلا نائب فاعل۔ لام حرف جار (خــذ) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلا۔ اور یہ مرکب ظرفی متعلق ہے موضوع کے۔ موضوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿**مثل ھا زیدا ای خذ زیدا**﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ھــــا) اسم فعل ناصب بمعنی خــــذ (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسَّر (ای) حرف تفسیر (خــذ) فعل امر حاضر۔ (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا مفعول بہ۔ یہ جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر مفسِّر۔ مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کے لیے الخ۔

وقدجاء فيه ثلث لغات هاءْ بسكون الهمزة وهاءِ بزيادة الهمزة المكسورة وهاءَ بزيادة الهمزة المفتوحة

ترجمہ: اور تحقیق آئی ہے اس ھاء میں تین لغات۔ تین جو ھاء وغیرہ ہیں یا وہ تین ھا وغیرہ ہیں یا مراد میری ھاء ہے۔ درآں حالیکہ متلبس ہونے والا ہے وہ ھا متلبس جو ہونے والا ہے تو ساتھ ھمزہ کے سکون کے۔ اور ھاء تین جو ھا وغیرہ یا وہ تین لغات ھاء وغیرہ ہیں یا مراد میری ھاء ہے درآں حالیکہ اور تین جو ھاء وغیرہ ہیں یا وہ تین لغات ھاء وغیرہ ہیں یا مراد میری ھاء ہے درآں حالیکہ متلبس ہونے والا ہے وہ لفظ ھاء متلبس جو ہونے والا ہے تو ساتھ زیادہ کرنے ھمزہ کے ایسی ھمزہ کہ فتح دی ہوئی وہ ھمزہ۔

ترکیب : واو استینافیہ (قد) حرف تحقیق مع التقریب (جاء) واحد مذکر غائب (فیہ) جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے جاء کے۔(ثـلاث) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم عدد مبہم ممیز مضاف لغات مجرور بالکسرہ لفظاً تمیز مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔(ھاء) کی تین ترکیبیں ہیں۔(۱) یہ مرفوع ہو کر بدل البعض ہے ثلاث سے (۲) خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (ھـی) ہے۔(۳) منصوب محلاً مفعول ہے فعل محذوف اعنی کے لیے۔(اعـنـی) صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم انا ضمیر در مستتر مرفوع محلاً ذوالحال۔(بسکون الھمزۃ) ظرف مستقر متلبساً کے متعلق ہو کر حال ہے۔ واو عاطفہ (ھاءٍ) معطوف علیہ الخ۔(بزیادۃ الھمزۃ المکسورۃ) ظرف مستقر متلبساً کے متعلق ہو کر حال ہے۔(وھاءَ بزیادۃ الھمزۃ المفتوحۃ) حسب سابق معطوف۔

لا بد لھذہ الاسماء من فاعل۔ وفاعلھا ضمیر المخاطب المستتر فیھما

ترجمہ : اور نہیں کوئی چارہ موجود وہ چارہ موجود جو نہیں تو واسطے ان کے ایسے کہ یہ اسماء یا جو کہ اسماء چارہ جو نہیں تو فاعل سے۔ اور فاعل ان اسماء کا ضمیر ہوگی مخاطب کی ایسی ضمیر کہ چھپی ہوئی ہے وہ ضمیر چھپی ہوئی جو سبھی تو ان اسماء میں۔

ترکیب : واو استینافیہ (لا) نفی جنس (بد) مبنی بر فتح اسم ہے لام جارہ (ھـذہ الاسـمـاء) موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے وجد کے۔ یا موجود کے۔ اور یہ ظرف لغو ہو کر متعلق ہے (بد) کے۔(من فـاعـل) یہ ظرف مستقر ہو کر خبر ہے لا کی۔ لا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وفـاعـلـھـا ضمیر المخاطب﴾ واو عاطفہ (فاعلھا) مرکب اضافی مبتداء (ضـمـیـر الـمـخـاطـب) مرکب اضافی موصوف (الـمـسـتـتـر) صیغہ اسم فاعل کا ہے۔ جو معتمد بر موصوف ہو کر عامل ہے ضمیر در مستتر فاعل ہے اور (فیـھـا) جار مجرور ظرف لغو ہو کر المستتر کے متعلق ہے۔ المستتر صیغہ صفت

کا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہے موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

وثلثة منها موضوعة للفعل الماضی وترفع الاسم بالفاعلية

ترجمہ: اور تین ایسے تین کہ ثابت ہیں وہ تین ثابت جو ہیں تو ان نو میں سے وضع کیے ہوئے ہیں۔ وہ تین وضع جو کیے ہوئے ہیں تو واسطے فعل کے۔ ایسا فعل کہ ماضی ہے اور رفع دیتے ہیں وہ تین اسماء اسم کو۔ رفع جو دیتے ہیں تو بسبب فاعل ہونے کے۔

ترکیب: واو عاطفہ (ثلثة) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (منها) ظرف مستقر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر مبتداء ہے (موضوعة) صیغہ صفت کا معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ المجہول ضمیر در مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل۔ لام حرف جار (الفعل الماضی) مرکب توصیفی ہو کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے موضوعة کے۔ موضوعة صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وترفع الاسم بالفاعلية۔ واو عاطفہ (ترفع) فعل مضارع معلوم مرفوع لفظاً ضمیر در مستتر معبر بہ ھی مرفوع محلاً فاعل (الاسم) منصوب بالفتح لفظاً مفعول بہ (بالفاعلية) جار مجرور ظرف لغو ہو کر متعلق ہے ترفع کے۔ ترفع فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے

احدها هيهات فانه موضوع لبعد مثل هيهات زيد ای بعد زيد

ترجمہ: ایک ان تین کا لفظ ھیھات ہے پس تحقیق وہ لفظ ھیھات وضع کیا ہوا ہے وہ ھیھات وضع جو کیا ہوا ہے تو واسطے لفظ بعد کے مثال اس کی مثل ھیھات زید کے ہے۔ دور ہوا زید یعنی دور ہوا زید۔

ترکیب : (احد) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ (ھیھات) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

﴿فانه موضوع لبعد﴾۔ فاتفصیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (ہ) ضمیر منصوب محلاً اسم (موضوع) صیغہ صفت معتمد برا سم یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر در مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل۔ لام حرف جار (بعد) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً۔ اور یہ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے موضوع کے۔ موضوع اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل هيهات زيد اى بعد زيد﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ھیھات) اسم فعل رافع بمعنی بعد (زید) مرفوع لفظاً فاعل۔ اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر (ای) حرف تفسیر (بعد) فعل ماضی معلوم۔ (زید) مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسِّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کے لیے الخ۔

ثانيها سرعان فانه موضوع لسرع
مثل سرعان زيد اى سرع زيد

ترجمہ : اور دوسرا ان تین کا لفظ سرعان ہے پس تحقیق وہ لفظ سرعان وضع کیا ہوا ہے وہ سرعان وضع جو کیا ہوا ہے تو واسطے لفظ سرع کے مثال اس کی مثل سرعان زید کے ہے۔ جلدی کی زید نے۔

ترکیب : (ثانی) مرفوع بالضمہ تقدیراً مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ (سرعان) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿فانه موضوع لسرع﴾ فاتفصیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (ہ) ضمیر منصوب محلا اسم (موضوع) صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ ضمیر در مستتر مرفوع محلا نائب فاعل۔ لام حرف جار (سرع) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلا۔ اور یہ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے موضوع کے۔ موضوع اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل سرعان زید ای سرع زید﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (سرعان) اسم فعل رافع بمعنی بعد (زید) مرفوع لفظاً فاعل۔ اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسّر (ای) حرف تفسیر (سرع) فعل ماضی معلوم۔ (زید) مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کے لیے الخ۔

ثالثها شتان فانه موضوع لافترق
مثل شتان زید وعمرو ای افترق زیدوعمر

ترجمہ : اور تیسرا ان تین کا لفظ شتان ہے پس تحقیق وہ لفظ شتان وضع کیا ہوا ہے وہ شتان وضع جو کیا ہوا ہے تو واسطے لفظ افترق کے مثال اس کی مثل شتان زید وعمرو کے ہے۔ جدا ہوئے زید اور عمرو۔

ترکیب : ترکیب حسب سابق ہے۔

النوع العاشر

الافعال الناقصة وانما سميت ناقصة لانها لاتكون بمجرد الفاعل كلاما تاما فلا تخلو عن نقصان

ترجمہ: نوع کہ ایسی نوع کہ دسویں افعال ہیں۔ ایسے افعال کہ ناقصہ وہ افعال اور جز ئیں نیست نام رکھے گئے ہیں وہ افعال ناقصہ نام جو رکھے گئے ہیں تو بسبب اس بات کے کہ تحقیق وہ افعال نہیں ہوتے وہ افعال درآنحالیکہ متلبس ہونے والے ہوں وہ افعال متلبس جو ہونے والے ہوں تو ساتھ اکیلے فاعل کے۔ کلام ایسا کلام کے تام وہ کلام۔ پس خالی نہیں ہوتے وہ افعال خالی جو نہیں ہوتے تو نقصان سے۔

وجہ تسمیہ: افعال ناقصہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ محض فاعل سے مل کر کلام تام نہیں ہوتے۔ بلکہ تمامیت کلام میں منصوب کے ذکر کے محتاج رہتے ہیں۔ لہذا ان افعال میں نقصان پایا جاتا ہے۔ جیسے: کان زید قائما۔ جس کے معنی ہیں زید قائم تھا۔ بدون ذکر قائما ایک ناقص کلام ہے۔ جس پر سامع کو کوئی اطمینان بخش خبر نہ ملنے کے باعث خاموش رہنے کا موقعہ نہیں۔ وہ لامحالہ پوچھے گا کہ تھا زید، کیا تھا؟ قائم تھا؟ قاعد تھا؟ راکب تھا؟۔ کیا ہے؟ عالم ہے؟ جاہل ہے حکیم ہے؟ غرض بدون ذکر خبر سامع کا تردد زائل نہیں ہوسکتا۔ برخلاف جاء زید، قام عمرو وغیرہ کے۔ کہ ان میں سامع کے لے ایک مکمل اطلاع موجود ہے اور اسے سننے کے بعد اس کا انتظار ختم ہو جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہ سکتا کہ مجھے اس سے کچھ پتہ نہیں چلا۔

وجہ ثانی: ان کے افعال ناقصہ کہنے کی وجہ ان کی فعلیت کا نقصان بتایا ہے۔ فعل میں معنی حدثی اور زمانہ دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ان میں صرف زمانہ ہے۔ دلالت علی الحدث نہیں۔ کان زید قائما: میں قیام زید کا تعلق ماضی کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ کان نے دلالت علی المضی کے سوا اور کچھ نہیں بتایا لیکن قام زید میں قام فعل جہاں اس قیام کے زمانہ ماضی سے متعلق ہونے پر دال ہے وہاں خود فعل قیام جو معنی حدثی ہیں اس پر بھی دال ہے۔ اسی بنا پر کان زید میں جب کہ کان تامہ

میں معنی حدثی ظاہر کئے جاتے ہیں یعنی وجد زید: وجود معنی حدثی ہیں یعنی پایا جانا۔ کہ افعال ناقصہ سے اس نقصان کو دور کرنے کے لئے خبر کا ذکر ضروری قرار دیا۔ گویا یہ خبر اس نقصان کا بدل ہے۔ ذکر خبر سے یہ معلوم ہو گیا کہ ان کی تمامیت فاعل یعنی اسم پر نہیں ہوتی۔ بلکہ بطور افعال متعدیہ اپنے مابعد ایک دوسرے منصوب اسم پر ان کی تمامیت کا انحصار ہے جو بمنزلہ مفعول سمجھا جائے گا۔

ترکیب : (النوع العاشر) مرکب توصیفی مرفوع لفظاً مبتداء (الافعال الناقصة) مرکب توصیفی مرفوع لفظاً خبر ہے۔ پھر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ واو استینافیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل ملغی عن العمل (ما) کافہ (سمیت) فعل ماضی مجہول ضمیر در مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل۔ (ناقصة) منصوب بالفتح لفظاً مفعول بہ ثانی۔ لام حرف جار (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ (ھا) ضمیر منصوب محلاً اسم۔ (لا) نافیہ غیر عامل۔ (تکون) فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر ضمیر در مستتر معبر بہ ہی مرفوع محلاً ذوالحال۔ (بمجرد الفاعل) ظرف مستقر متلبساً کے متعلق ہو حال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم ہے تکون کا۔ (کلاما تاما) مرکب توصیفی خبر ہے فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف لغو ہو کر متعلق ہے سمیت کے۔ سمیت اپنے نائب فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فلا تخلو عن نقصان فا نتیجہ لا تخلو فعل نفی معلوم مرفوع بالضمہ تقدیراً ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ (عن نقصان) ظرف لغو ہو کر متعلق ہے لا تخلو کے۔ لا تخلو فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وهی تدخل علی الجملة الاسمية ای المبتداء والخبر فترفع الجزء الاول منها ويسمی اسمها وتنصب الجزء الثانی منها ويسمی خبرها وهی ثلثة عشر فعلاً

ترجمہ : اور وہ افعال ناقصہ داخل ہوتے ہیں وہ افعال ناقصہ داخل جو ہوتے ہیں تو اوپر

جملہ کے ایسا جملہ کہ اسمیہ یعنی مبتداء اور خبر۔ پس رفع دیتے ہیں وہ افعال جزء کو ایسا جزء کہ پہلا درآنحالیکہ ثابت ہے وہ پہلا جزء ثابت جو ہے اس جملیہ اسمیہ سے اور نام رکھا جاتا ہے وہ پہلا جزء اسم ان افعال کا اور نصب دیتے ہیں وہ افعال ناقصہ جزء کو ایسا جزء کہ دوسرا درآنحالیکہ ہونے والا ہے وہ دوسرا جزء ہونے والا جو ہے تو اس جملہ اسمیہ سے اور نام رکھا جاتا ہے وہ دوسرا جزء خبران افعال ناقصہ کی اور وہ افعال ناقصہ تیرہ ہیں از روئے فعل کے۔

ترکیب: (وهی تدخل علی الجملة الاسمية) واو عاطفہ ھی تدخل یہ جملہ اسمیہ بن کر معطوف ہے انما سمیت پر۔ (الجملة الاسمية) مرکب توصیفی مفسر (ای) حرف تفسیر (المبتداء والخبر) مفسِّر۔ مفسر اپنی تفسیر سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔

(فترفع الجزء الاول منها) فا نتیجہ (ترفع) مرفوع بالضمہ لفظاً صیغہ واحد مؤنثہ غائبہ ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً الفاعل۔ (الجزء الاول) مرکب توصیفی منصوب محلاً ذوالحال (منها) ظرف مستقر متعلق کائناً کے ہوکر حال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول ہے ترفع کا۔ ترفع فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

﴿ویسمی اسمها﴾ واو عاطفہ یا استینافیہ (یسمی) مرفوع بالضمہ تقدیراً فعل مضارع مجہول۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل۔ (اسمها) مرکب اضافی منصوب لفظاً مفعول ثانی۔ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(وتنصب الجزء الثانی منها ویسمی خبرها) اس کی ترکیب بعینہ ترفع الجز الاول منها ویسمی اسمها کی طرح ہے۔ (وهی ثلثة عشر فعلاً) واو عاطفہ (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء (ثلثة عشر) اسم عدد تام بتنوین مقدر در ہر دو جزء مبہم ممیز ناصب۔ (فعلاً) منصوب بالفتح لفظاً تمیز۔ ممیز تمیز مل کر خبر ہے الخ۔

الاول كان وهى قدتكون زائدة مثل ان من افضلهم كان زيداً وحينئذ لاتعلم وقد تكون غيرزائدة وهى تجئى على معنيي وجه ناقصة وتامة

ترجمہ: پہلا لفظ کان ہے اور وہ لفظ کان کبھی کبھی ہوتا ہے وہ لفظ کان زائدہ وہ لفظ کان مثال اس کی مثل ان من افضلهم کان زیداً کے ہے۔ اور اس وقت نہیں عمل کرتا وہ لفظ کان اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ لفظ کان غیر زائدہ وہ لفظ کان۔ اور وہ کان آتا ہے وہ لفظ کان آتا جو ہے تو اوپر دو معنوں کے۔ دو معنی جو ناقصہ وغیرہ ہیں یا ایک ان دو معنوں کا ناقصہ ہے اور دوسرا تامہ ہے یا وہ دونوں معنی ناقصہ اور تامہ ہیں یا مراد میری ناقصہ اور تامہ ہے۔

فائدہ: جملہ اسمیہ (مبتداء اور خبر) کی تفسیر کرتے ہیں یعنی وہ جملہ کہ جس کا پہلا جزو مبتداء ہو اور دوسرا جزو خبر ہو۔ عبدالرسول کے مطابق اس تفسیر کا فائدہ یہ ہے کہ اقائم الزیدان جملہ اسمیہ میں شامل ہیں لیکن افعال ناقصہ کا دخول ان پر ممتنع ہے۔ اس لیے کہ ہمزہ استفہام کی وجہ سے صدارت ضروری ہے۔

فائدہ: کان کبھی زائدہ ہوتا ہے اور کبھی غیر زائدہ۔ غیر زائدہ میں دو صورتیں ہیں کان ناقصہ اور کان تامہ۔ یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ناقصہ اور تامہ کا مدار ان کے معانی پر ہے۔ اس لئے شارحؒ نے وهى تجئى على معنيين کی تعبیر اختیار فرمائی۔ ورنہ علی وجھین تقسیم کے موقع کے زیادہ مناسب تھا۔ کہ ناقصہ میں دو معنی آئے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ کان یہ بتائے کہ اسکے اسم سے خبر کا تعلق زمانہ ماضی میں رہا ہے خواہ اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن یعنی زمانہ حال تک اس کا ثبوت مستمر نہ رہا ہو۔ جیسے: کان زید قائما۔ میں قیام کا تعلق زید سے ماضی میں رہا۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ تا زمانہ تکلم یہ سلسلہ ممتد رہا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے ماضی میں ایسا ہوا ہو۔ اس کے بعد ختم ہو گیا ہو۔ یا وہ اسم ایسا ہو کہ اس سے کسی حال میں بھی خبر کا انقطاع ممکن نہ ہوا ہو۔ جیسے کان اللہ علیما حکیما۔ میں کہ اللہ تعالیٰ کا علیم وحکیم ہونا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ الحاصل کسی کا یہ کہنا کہ کان میں استمرار اور دوام پر دلالت ہوتی ہے کہ پورے زمانہ ماضی میں خبر کان کا اسم کان سے تعلق رہا

ہے، یہ ایسا ہی غلط ہے جیسا یہ سمجھنا کہ کان کے لئے انقطاع لازم ہے۔ غرض استمرار و دوام یا انقطاع یہ دونوں امر کان کے مدلول سے زائد اور باہر کی چیز ہیں۔ جن کا مقامی طور پر تعین قرائن سے ہو سکے گا ویسے کچھ نہیں۔

کان کے اقسام

کان کی تین قسمیں ہیں۔(۱) ناقصہ (۲) تامہ (۳) زائدہ۔

کان ناقصہ وہ ہے جو دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں اسم کے لیے خبر ثابت تھی پھر ثبوت خبر کبھی دائمی ہوتا ہے۔ یعنی خبر اسم سے کبھی جدا نہیں ہوتی جیسے وکان اللہ علیما حکیما اور کبھی غیر دائمی ہوتا ہے یعنی خبر اسم سے جدا ہو جاتی ہے جیسے کان زید قائما قیام زید سے جدا ہو جاتا ہے کان ناقصہ اسم اور خبر دونوں کا تقاضا کرتا ہے۔

(۲) کان تامہ۔ وہ ہے جو فقط اسم پر پورا ہو جائے اس کو خبر کی ضرورت نہ ہو یہ اکثر وجد، حصل دخل کے معنی میں آتا ہے جیسے وان کان ذوعسرۃ۔ قد کان مطر یعنی قدوجد مطر۔

(۳) کان زائدہ۔ یہ غیر عاملہ ہوتا ہے اس کا معنی بھی نہیں ہوتا یہ صرف تحسین کلام کے لیے آتا ہے۔ جیسے قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا۔ قد کان من مطر۔ ان من افضلھم کان زید۔

فائدہ: کبھی کان ناقصہ صار کے معنی میں آتا ہے جیسے کان زید غنیا یعنی صار زید غنیا۔

فائدہ: کان کی خبر دو صورتوں میں فعل ماضی آتی ہے۔(۱) جب خبر کے شروع میں قد ہو جیسے کان زید قد جلس (۲) جب کان سے پہلے حرف شرط ہو۔ جیسے ان کان قمیصہ قد من دبر۔

فائدہ: (۳) کبھی کان لفظوں میں محذوف ہوتا ہے۔ اور اس کا عمل باقی ہوتا ہے۔ جیسے ان خیراً فخیر اصل میں تھا ان کان عملہ خیراً فجزائہ خیر۔

ترکیب: (الاول) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (کان) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو استینافیہ (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء (قد) حرف تحقیق (تکون)

فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر۔ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے کان مرفوع محلا اسم (زائدۃً) صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے تکون کی۔ تکون اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ھی کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ۔

﴿مثل ان من افضلھم کان زیداً﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔ (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ (من) حرف جار (افضلھم) مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر مقدم ہے ان کی۔ (کان) زائدہ (زیداً) منصوب بالفتح لفظاً اسم مؤخر۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مثل کے لیے الخ۔

﴿وحینئذ لا تعمل﴾ واو عاطفہ (حین) منصوب بالفتح لفظاً مضاف۔ (اذ) مجرور محلا مضاف الیہ جس پر تنوین عوض کی ہے جو کہ کان کذا کے عوض ہے۔ اور حین مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مقدم۔ لا نافیہ غیر عامل (تعمل) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر در و مستتر راجع بسوئے کان مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ اور حینئذ کی دوسری ترکیب یوں بھی ہو سکتی ہے۔ (حین) منصوب بالفتحہ لفظاً مبدل منہ (اذ) بدل کل الخ۔

﴿وقد تکون غیر زائدۃ﴾ (قد) حرف تقلیل (تکون) فعل ناقص ضمیر اسم (غیر زائدۃ) مرکب اضافی خبر الخ۔

﴿وھی تجئی علی معنیین﴾ واو عاطفہ (ھی) ضمیر مبتداء (تجئی) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر در و مستتر فاعل۔ (علی) حرف جار (معنیین) مجرور بالیاء لفظاً۔ یہ ظرف لغو متعلق ہے تجئی کے۔

﴿ناقصۃ وتامۃ﴾ پہلی ترکیب مجرور لفظاً بدل ہیں معنیین سے۔ دوسری ترکیب۔ مرفوع لفظاً معطوف علیہ ہو کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (ھی) ہے۔ تیسری ترکیب۔ ناقصۃ مرفوع لفظاً خبر ہے مبتداء محذوف (احدھا) کی۔ اور (تامۃ) خبر ہے (ثانیھا) کی۔ چوتھی

ترکیب۔ منصوب لفظاً ہوکر مفعول ہیں فعل محذوف (اعنی) کے لیے۔

فالناقصة تجئی علی معنیین احدهما ان یثبت خبرها لاسمها فی الزمان الماضی سواء کان ممکن الانقطاع مثل کان زید قائما او ممتنع الانقطاع مثل کان الله علیماً حکیماً

ترجمہ: پس ناقصہ آتا ہے وہ ناقصہ آتا جو ہے تو اوپر دو معنوں کے ایک ان دو کا یہ ہے کہ ثابت ہو خبر اس کان کی ثابت جو ہو تو واسطے اس کان کے اسم کے۔ ثابت جو ہو تو زمانے میں ایسا زمانہ کہ ماضی برابر ہے کہ ہو وہ ممکن الانقطاع۔ مثال اس کی مثل کان زیدا قائما کے ہے۔ تھا زید کھڑا ہونے والا وہ زید۔ یا ممتنع الانقطاع مثال اس کی مثل کان اللہ علیما حکیما کے ہے۔ تھا اللہ جاننے والا وہ اللہ تعالی حکمت والا وہ اللہ۔

ضابطہ: **سواء** کے بعد دو چیزیں ہوتی ہیں جن کے درمیان برابری مقصود ہوتی ہے۔ اس کی ترکیب میں تین قول ہیں۔ (۱) سواء بمعنی مستو ہوکر محلا مرفوع خبر مقدم اور کان فعل از افعال ناقصہ ہو ضمیر در و مستقر راجع بسوئے ثبوت مصدر جو ان یثبت کے ضمن میں ہے اسم ہو۔ ممکن الانقطاع او ممتنع الانقطاع مطوف علیہ و معطوف مل کر خبر کان پھر کان اپنے اسم و خبر کے ساتھ مل کر مبتداء موخر ہے اور جب فعل سے مجاز افقط مصدری معنی مراد ہو تو اس پر اسم کے احکام جاری ہو سکتےہیں۔ جیسے: یوم ینفع الصادقین سدقهم میں ینفع نفع مصدر کے معنی میں ہوکر مضاف ہے الصادقین کی طرف اور تسمع بالعیدی خیر من ان تراہ میں تسمع سماعك کے معنی میں ہوکر مبتداء۔

(۲) سواء بمعنی مستو ہوکر خبر محذورف المبتداء ہے۔ ای الامران سواء اور چونکہ سواء اسم مصدر ہے جس میں افراد تثنیہ جمع تذکیر تانیث برابر ہوتے ہیں اس لئے الامران کیلئے سواء کان کا خبر بننا درست ہے۔ پھر یہ جملہ دال بر جزا ہے اور سواء کے بعد والا جملہ بمنزلہ شرط کے ہے اور پہلے

جملے کی وجہ سے اس کی جز ہمیشہ محذوف ہوتی ہے ای ان کان ثبوت الخبر لاسمها ممکن الانقطاع او ممتنع الانقطاع فا لامران سواء۔

(۳) رضی کے نزدیک سواء خبر محذوف المبتداء ہے ای الامران سواء

ترکیب : (فا) تفصیلیہ (الناقصة) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (تجئ علی معنیین) جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ (احدهما) مرکب اضافی مبتداء (ان) حرف ناصبہ (یثبت) فعل مضارع منصوب بالفتحہ لفظاً (خبرها) مرکب اضافی فاعل۔ (لاسمها) ظرف لغو متعلق ہے یثبت کے۔ (فی الزمان الماضی) ظرف لغو متعلق ہے یثبت کے۔ یثبت فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویلی مصدر خبر ہے احدهما کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿**سواء کان ممکن الانقطاع او ممتنع الانقطاع**﴾ (سواء) مرفوع بالضمہ لفظاً بمعنی (مستو) کے ہوکر خبر مقدم (کان) فعل ناقص ضمیر مستتر اسم (ممکن الانقطاع) مرکب اضافی معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (ممتنع الانقطاع) مرکب اضافی معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر ہے کان کی۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل هذا الترکیب مبتداء مؤخر۔

﴿**مثل کان زید قائماً**﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔ مثل مرفوع لفظاً مضاف (کان) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر۔ (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ (قائماً) صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے زید۔ مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر ہے کان کی۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ الخ۔

وثانیهما ان یکون بمعنی صار مثل کان الفقیر غنیاً ای صار الفقیر غنیاً

ترجمہ : اور دوسرا ان دو معنوں کا یہ ہے کہ ہووہ کان ثابت جو تو ساتھ معنی صار کے۔ مثال اس کی مثل کان الفقیر غنیاً کے ہے۔ ہو گیا فقیر مالدار یعنی ہو یا فقیر مالدار۔

ترکیب : واو عاطفہ (ثانیهما) مرکب اضافی مبتداء (ان) حرف ناصبہ (یکون) فعل ناقص ضمیر مستتر فاعل (با) حرف جار (معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف۔ (صار) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر۔

﴿مثل کان الفقیر غنیاً ای صار الفقیر غنیاً﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔ اور (کان الفقیر غنیاً) کی ترکیب کان زید قائما کی طرح ہے۔ اور یہ جملہ فعلیہ خبریہ بن کر مفسر (ای صار الفقیر غنیاً) مفسِّر۔

والتامة تتم بفاعلها فلا تحتاج الی الخبر فلاتکون ناقصة وحینئذ تکون بمعنی ثبت مثل کان زید ای ثبت زید

ترجمہ : اور تامہ پورا ہو جاتا ہے وہ تامہ پورا جو ہوتا ہے سبھی تو ساتھ فاعل اپنے کے۔ پس نہیں محتاج ہوتا ہے وہ تامہ محتاج جو نہیں ہوتا تو طرف خبر کے۔ پس نہیں ہوتا وہ کان تامہ ناقصہ وہ کان تامہ۔ اور اس وقت ہوتا ہے وہ کان تامہ ثابت وہ کان تامہ ثابت جو تو ساتھ معنی ثبت کے۔ مثال اس کی کان زید کے ہے۔ ہے زید یعنی ثابت ہے زید۔

ترکیب : واو عاطفہ (التامة) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (تتم) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً۔ ضمیر در و مستتر معبر بہ ھی راجع بسوئے التامہ مرفوع محلا فاعل۔ (بفاعلها) ظرف لغو متعلق ہے تتم کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہے التامۃ کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿فلا تحتاج الی الخبر﴾ (فا) نتیجہ لا نافیہ غیر عاملہ (تحتاج) فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر مستتر فاعل۔(الی الخبر) ظرف لغو متعلق ہے تحتاج کے۔اور یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

﴿فلا تکون ناقصة﴾ (فا) نتیجہ لا نافیہ غیر عاملہ (تکون) فعل ناقص۔ضمیر در و مستتر اسم (ناقصة) خبر۔ تکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿وحینئذ تکون بمعنی ثبت﴾ واو عاطفہ (حین) منصوب بالفتحہ لفظاً مبدل منہ۔(اذ) محلا بدل الکل۔تنوین عوض عن المضاف کان کذا۔مبدل منہ بدل مل کر یا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مقدم۔(تکون) فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ضمیر در و مستتر مرفوع محلا اسم (با) جار (معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف (ثبت) مراد لفظ۔اسم تاویلی مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر مستقر خبر ہے تکون کی۔تکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل کان زید ای ثبت زید﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔(کان) تامہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔(زید) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسَّر۔(ثبت زید) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسِّر۔مفسر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے۔

والثانی صار وهی للانتقال ای لانتقال الاسم من حقیقة الی حقیقة اخری نحو صار الطین خزفاً او من صفة الی صفة اخری مثل صار زید غنیاً

ترجمہ: اور دوسرا صار ہے اور وہ صار ثابت ہے وہ صار ثابت جو ہے تو واسطے انتقال کے یعنی واسطے انتقال اسم کے۔انتقال جو ہے تو حقیقت سے انتقال جو ہے تو طرف حقیقت کے۔ایسی حقیقت کہ دوسری وہ حقیقت مثال اس کی مثل صار الطین خزفاً کے ہے۔ہوگئی ہے مٹی ٹھکری۔یا

انتقال جو ہے ایک صفت سے انتقال جو ہے طرف صفت کے ایسی صفت کہ دوسری وہ صفت مثال اس کی مثل صار زید غنیاً کے ہے۔ ہو گیا زید مالدار۔

فائدہ: کہ انتقال من صفة الی صفة اخری اور انتقال من مکان الی مکان آخر میں کیا فرق ہے کہ اس کو تامہ اور اس کو ناقصہ کہا جاتا ہے؟ بظاہر دونوں انتقال یکساں معلوم ہوتے ہیں مگر واقعۃً ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انتقال من ذات اور انتقال من صفة میں منتقل الیہ ذات یا صفات کا حصول اسم کے لئے لازم ہے جو پہلے سے نہ تھا لیکن اانتقال من مکان الی مکان آخر میں یہ تعلق بالمکان ایسا سمجھو جیسا کہ افعال کا مفاعیل سے ہوا کرتا ہے۔ کہ حدث یعنی معنی مصدری کی اسناد الی الفاعل تو ضروری ہوتی ہے۔ لیکن تعلق بالمفعول پیدا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ طین خزف بن گئی۔ یا زید فقیر مالدار ہو گیا۔ یہ تغیر تو فاعل یا اسم کی ذات و صفات کا ہے جو اس کے ساتھ لازم ہے۔ لیکن انتقال من دار الی دار کا تغیر نہ ذات فاعل کے لئے لازم ہے اور نہ وصف لازم کی حیثیت میں ہے۔ ایک خارجی شئی ہے۔

فائدہ: صار ذہاب اور انتقال مکانی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اسوقت اسے خبر کی حاجت نہیں ہوتی اور تامہ ہوتا ہے۔ اور متعدی بالی ہوتا ہے۔ صار زید من بلدٍ الی بلدٍ۔ زید ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل ہوا۔

ترکیب: واو عاطفہ (الثانی) مرفوع بالضمہ تقدیراً مبتداء (صار) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو استینافیہ (ھی) ضمیر مبتداء (لـلانـتـقـال) جار مجرور مل کر مفسَّر۔ (ای) حرف تفسیر۔ (لام) حرف جار (انـتـقـال) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف۔ (الاسم) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ (من) حرف جار (حقیقة) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہے انتقال کے۔ اور (الی) حرف جار (حقیقة) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (اخری) مجرور بالکسرہ تقدیراً صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے انتقال کے۔ انتقال مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر مفسَّر۔ مفسَّر اپنی تفسیر

سے مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثبت یا ثابتۃ کے۔ اور یہ خبر ہے ھی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ۔ (من صفة الی صفة اخری) یہ معطوف ہے من حقیقة الی حقیقة اخری پر۔

﴿نحو صار الطین خزفاً﴾ (نحو) کی حسب سابق وہی دو ترکیبیں ہیں۔ نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ (صار) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر۔ (الطین) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ (خزفاً) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ صار اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہے نحو کے لیے۔ الخ

﴿مثل صار زید غنیاً﴾ اس کی ترکیب کو ماقبل پر قیاس کریں۔

وقد تكون تامة بمعنى الانتقال من مكان الى مكان اخر وحينئذ تتعدى بالى نحو صار زيد من بلد الى بلد

ترجمہ: اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ صار تامہ وہ صار ایسا تامہ کہ ثابت وہ تامہ ثابت جو تو ساتھ معنی انتقال کے۔ انتقال جو تو مکان سے انتقال جو ہے طرف مکان کے۔ ایسا مکان یہ دوسرا وہ مکان اور اس وقت متعدی ہوتا ہے وہ صار متعدی جو ہوتا ہے تو ساتھ لفظ الی کے۔ مثال اس کی مثل صار زید من بلد الی بلد کے ہے۔ منتقل ہو گیا زید ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف۔

ترکیب: واو استینافیہ (قد) حرف تحقیق مع التقلیل (تکون) فعل ناقص۔ ضمیر مستتر مرفوع محلاً اسم (تامة) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (با) حرف جار (معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف (الانتقال) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ (من مکان) ظرف لغو متعلق ہے انتقال کے (الی بلد) ظرف لغو متعلق ثانی ہے انتقال مصدر کے۔ اور انتقال مصدر اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر یہ مضاف الیہ ہے معنی کے لیے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر یہ صفت ہے تامۃ کی۔ تامۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ہے تکون کی۔ تکون

اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿وحینئذ تتعدی بالی﴾ واو عاطفہ (حینئذ) حسب سابق مفعول فیہ مقدم (تتعدی) فعل مضارع مرفوع بالضمہ تقدیراً۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل۔ (با) حرف جار (الی) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے تتعدی کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿نحو صار زید من بلد الی بلد﴾ (نحو) کی وہی دو ترکیبیں ہیں۔ نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (صار) فعل تام (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل (من بلد) ظرف لغو متعلق اول ہے صار کے۔ (الی بلد) متعلق ثانی ہے اور صار فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

والثالث اصبح والرابع اضحی والخامس امسی

ترجمہ: اور تیسرا اصبح ہے اور چوتھا اضحی ہے اور پانچواں امسی ہے۔

ترکیب: واو عاطفہ (الثالث) مبتداء (اصبح) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (الرابع اضحی) یہ بھی الثالث اصبح کی طرح مبتداء خبر ہے۔ (والخامس امسی) بھی اسی طرح جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

فهذه الثلاثة لاقتران مضمون الجملة باوقاتها التی هی الصباح والضحی والمساء نحو اصبح زید غنیاً معناه حصل غناه فی وقت الصباح ونحو اضحی زید حاکما معناه حصل الحکومة فی وقت الضحی ونحو امسی زید قاریا معناه حصل قراء ته فی وقت المساء۔

ترجمہ: پس یہ ایسے یہ کہ تین یا جو کہ تین ثابت ہیں یہ تینوں ثابت جو ہیں واسطے ملانے مضمون جملہ کے ملانا جو ہے تو ساتھ ان تینوں کے اوقات کے۔ وہ اوقات کہ وہ صبح۔ چاشت کا وقت اور شام ہیں۔ مثال اس کی مثل اصبح زید غنیاً کے ہے۔ معنی اس اصبح زید غنیاً کا حصل غناہ فی

وقت الصباح ہے۔ حاصل ہوا اس زید کا غنا حاصل جو ہوا تو صبح کے وقت میں۔ اور مثال اس اضحیٰ کی مثل اضحی زید حاکماً کے ہے معنی اس اضحی کا حصل الحکومت فی وقت الضحی ہے۔ حاصل ہوئی حکومت حاصل جو ہوئی تو چاشت کے وقت میں اور مثال اس امسی کی مثل امسی زید قارياً کے ہے۔ معنی اس امسی کا حصل قرا، تہ فی المساء ہے۔ حاصل ہوئی قرات اس زید کی حاصل جو ہوئی تو شام کے وقت میں۔

اصبح ۔ یہ بتلاتا ہے کہ خبر اسم کے لیے صبح کے وقت ثابت ہوئی ہے جیسے اصبح زید مصلیاً۔ صبح کی زید نے نماز پڑھتے ہوئے۔

امسی ۔ دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے شام کے وقت ثابت ہوئی ہے۔ جیسے امسی زید کاتباً شام کی زید نے لکھتے ہوئے۔

اضحی ۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے چاشت کے وقت ثابت ہوئی ہے۔ جیسے اضحی زید حاکماً۔ زید چاشت کے وقت حاکم بنا۔

ظل ۔ دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے سارا دن ثابت رہی جیسے ظل زید باکیاً زید سارا دن روتا رہا۔

بات ۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ خبر ساری رات اسم کے لیے ثابت رہی جیسے بات زید نائماً زید ساری رات سوتا رہا۔

فائدہ: یہ پانچوں افعال کبھی صار کے معنی میں آتے ہیں ہر ایک کی مثال

(۱) فاصبح من النار بین (۲) امسی زید غنیا (۳) اضحی المظلم منیراً (٤) ظل وجهه مسوداً (٥) بات الشاب شیخاً

ترکیب: (فا) تفصیلیہ (هذه) مرفوع محلا موصوف یا مبدل منہ یا مبین (الثلاثة) مرفوع بالضمہ لفظاً بدل الکل یا صفت یا عطف بیان۔ یہ دونوں مل کر مبتداء (لام) حرف جار (اقتران) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف اول (مضمون) مضاف ثانی (الجملة) مضاف الیہ (با) حرف جار (اوقاتها)

مرکب اضافی موصوف(التی)اسم موصول(هی) مرفوع محلاً مبتداء (الصباح)مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (الضحی)مرفوع بالضمہ تقدیراً معطوف اول۔ واو عاطفہ (المساء) مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف ثانی۔ (الصباح) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر صفت ہے موصوف کی۔ موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے اقتران کے۔ اقتران مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثبتت یا ثابتۃ کے۔ اور یہ خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿نحو اصبح زید غنیاًمعناہ حصل غناہ فی وقت الصباح﴾ نحو کی وہی دو ترکیبیں ہیں۔ نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ (اصبح) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر (زید)مرفوع بالضمہ اسم (غنیاً) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ فعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہے نحو مضاف کا۔ (معناہ) مرکب اضافی مبتداء (حصل) فعل ماضی معلوم (غناہ)مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ (فی)حرف جار (وقت) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (الصباح) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے حصل کے۔ حصل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر خبر ہے معناہ مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ونحو اضحی زید حاکماً معناہ حصل الحکومۃ فی وقت الضحی﴾ اس کی ترکیب بعینہ نحو اصبح زید غنیاً معناہ حصل غناہ فی وقت الصباح کی طرح ہے۔ اور اسی طرح ونحو امسی زید قاریاً معناہ حصل قراء تہ فی وقت المساء۔ کی بھی یہی ترکیب ہے

وھذہ الثلثۃ قدتکون بمعنی صار مثل اصبح الفقیر
غنیاً وامسی زید کاتبا واضحی المظلم منیراً

ترجمہ : اور یہ ایسے ہیں کہ تین یا جو کہ تین کبھی کبھی ہوتے ہیں تینوں ثابت وہ تین ثابت جو تو

ساتھ معنی صار کے۔ مثال اس کی مثل اصبح الفقیر غنیاً کے ہے اور امسی زید کاتباً وغیرہ کے ہے۔ ہو گیا فقیر مالدار۔ اور ہو گیا زید کاتب۔ وہ زید اور ہو گیا اندھیرا روشنی وہ اندھیرا۔

ترکیب : واوعاطفہ (ھذہ الثلثۃ) مبتداء (قد) حرف تحقیق (تکون) فعل ناقص۔ ضمیر ذرو مستتر اسم۔ (بمعنی صار) ظرف مستقر خبر ہے تکون کی۔ اور تکون جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

﴿مثل اصبح الفقیر غنیاً﴾ (مثل) کی بھی تین ترکیبیں ہیں۔ اور (اصبح الفقیر غنیاً) کی ترکیب بھی حسب سابق ہے۔ اور یہ جملہ بن کر معطوف علیہ۔ (امسی زید کاتباً) جملہ بن کر معطوف اول اور (اضحی المظلم منیراً) جملہ ہو کر معطوف ثانی ہے۔ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ مثل کے لیے۔ اور مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی۔ جو کہ مثالہ ہے۔ یا یہ منصوب ہو کر مفعول مطلق ہے۔ مثلت اور امثل کے لیے یا یہ مفعول بہ ہے اعنی فعل محذوف کے لیے۔

وقد تکون تامۃ مثل اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصباح وامسی عمرو ای دخل عمرو فی المساء واضحی بکرای دخل بکری فی الضحی۔

ترجمہ : اور کبھی کبھی ہوتے ہیں وہ تینوں تامہ۔ وہ تینوں مثال اس کی مثل اصبح زید وغیرہ کے ہے درآنحالیکہ ہونے والا ہے وہ اصبح زید ہونے والا جو ہے تو ساتھ معنی دخل زید فی الصباح کے۔ اور امسی عمرو یعنی داخل ہوا عمرو شام میں اور اضحیٰ بکر یعنی داخل ہوا بکر داخل جو ہوا تو چاشت کے وقت میں۔

ترکیب : واوعاطفہ (قد تکون تامۃ) جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہے۔ قد تکون بمعنی صار پر۔

﴿مثل اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصباح﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں

ہیں۔(اصبح) فعل ماضی معلوم (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ذوالحال (با) حرف جار۔(معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف (دخل) فعل (زید) فاعل (فی الصباح) ظرف لغو متعلق ہے دخل کے۔ دخل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے کائنا کے۔ کائنا صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر یہ حال ہے اصبح زید کے لیے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے۔الخ

﴿وامسی عمرو﴾ فعل فاعل مل کر مفسَّر (دخل عمرو فی المساء) مفسِّر ۔مفسر تفسیر مل کر معطوف اول۔(واضحی بکر ای دخل بکر فی الضحی) یہ بھی مفسَّر۔ تفسیر مل کر معطوف ثانی۔اصبح زید معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے۔الخ

والسادس ظل والسابع بات وهما لاقتران مضمون الجملة بالنهار والليل نحو ظل زيد كاتبا اى حصل كتابته فى النهار وبات زيد نائماً اى حصل نومه فى الليل

ترجمہ: اور چھٹا ظل ہے اور ساتواں بات ہے اور وہ دونوں ظل اور بات ثابت ہیں وہ دونوں ثابت جو ہیں تو واسطے ملنے مضمون جملہ کے۔ ملنا جو ہے تو ساتھ دن کے اور رات کے۔ مثال اس کی مثل ظل زید کاتباً وغیرہ کے ہے یعنی حاصل ہوئی کتابت اس زید کی حاصل جو ہوئی تو دن میں۔اور بات زید نائماً یعنی حاصل ہوئی نینداس زید کی حاصل جو ہوئی تو رات میں

ترکیب: واو عاطفہ (السادس) مبتداء (ظل) مراد لفظ مرفوع محلاً خبر۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو عاطفہ (السابع) مبتداء (بات) خبر

﴿وهما لاقتران مضمون الجملة بالنهار والليل﴾ واو عاطفہ (ھما) ضمیر مرفوع محلاً مبتداء (لام) حرف جار (اقتران) مجرور بالکسر لفظاً مضاف اول (مضمون) مضاف ثانی (الجملة) مضاف

الیہ (با) حرف جار (النهار) مجرور بالکسر لفظاً معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (اللیل) معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے اقتران کے۔ اقتران مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر ہے (هما) کی۔

﴿نحو ظل زيد كاتباً اى حصل كتابته فى النهار﴾ اس کی ترکیب گزر چکی ہے۔ (بات زيدنائماً اى حصل نومه فى الليل) اس ترکیب بھی ماقبل پر قیاس کریں۔

وقد تكونان بمعنى صار مثل ظل الصبى بالغاً وبات الشاب شيخاً

ترجمہ: اور کبھی کبھی ہوتے ہیں وہ دونوں ظل اور بات ثابت وہ دونوں ثابت جو تو ساتھ معنی صار کے۔ مثال اس کی مثل ظل الصبی بالغاً کے اور بات الشاب شیخاً کے ہے۔ ہو گیا بچہ بالغ اور ہو گیا جوان بوڑھا۔

ترکیب: واو عاطفہ (قد) حرف تحقیق مع التقلیل (تكونان) فعل مضارع مرفوع باثبات نون (با) حرف جار (معنی) مجرور بالکسر تقدیراً مضاف (صار) مراد لفظ مجرور محلاً مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر ہے تکونان کی۔ تکونان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل ظل الصبى بالغاً﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (ظل) فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر (الصبى) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (بالغاً) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ جملہ فعلیہ خبریہ بن کر معطوف علیہ اور (بات الشاب شيخاً) جملہ فعلیہ خبریہ بن کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے۔

والثامن مادام وهی لتوقیت شئی بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلا بد من ان یکون قبلها جملة فعلیة او اسمیة نحو اجلس مادام زید جالسا وزید قائم مادام عمرو قائماً

ترجمہ : اور آٹھواں لفظ مادام ہے اور وہ مادام ثابت ہے وہ مادام ثابت جو ہے تو واسطے وقت مقرر کرنے کسی چیز کے۔ وقت مقرر کرنا جو ہے سہی تو ساتھ اس مادام کی خبر کے ثبوت کی مدت کے ثبوت جو ہے تو واسطے اس مادام کے اسم کے۔ پس نہیں کوئی چارہ موجود وہ چارہ موجود جو نہیں تو اس بات سے کہ ہو۔ ہو جو سہی تو پہلے اسم مادام کے جملہ ایسا جملہ کہ فعلیہ یا اسمیہ مثال اس مادام کی مثل اجلس مادام زید جالساً۔ زید قائم مادام عمرو قائماً کے ہے۔ بیٹھ تو جب تک کہ زید زید بیٹھنے والا ہے وہ زید یا بیٹھوں گا میں جب تک کہ زید بیٹھنے والا ہے وہ زید اور زید کھڑا ہونے والا ہے وہ زید جب تک کہ عمرو کھڑا ہونے والا ہے وہ عمرو۔

فائدہ : یعنی کسی فعل یا کسی امر کی اس طرح حد بندی کرنا کہ جب تک فلاں چیز (مثلاً خبر مادام) فلان کے (مثلاً اس کے اسم کے) لئے ثابت رہے، یا فلاں کے ساتھ قائم رہے اس وقت تک تمھیں یہ کام کرنا ہے۔ تو یہاں دو چیزیں ہوئیں (۱) ایک وہ شئی کہ جس کے زمانۂ فعل کی توقیت وتحدید کرنا چاہتے ہیں (۲) اور دوسری وہ چیز جس کو مادام کے تحت شئی اول کی حد بندی کیلئے ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی کو شارحؒ فرماتے ہیں کہ "یہ ضروری ہے کہ قبل مادام کوئی جملہ ہو خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ" کیونکہ مادام تو ظرف زمان کی حیثیت میں آ گیا۔ یہ تو فعل کا وقت بتائے گا۔ پھر جب تک وہ فعل مذکور نہ ہو صرف ظرف سے تو کوئی کلام ہو نہیں سکتا اجلس مادام زید جالساً۔:۔ مخاطب سے جلوس کی خواہش کرتا ہے یا اس کو جلوس کا امر کرتا ہے۔ کتنے وقت میں؟ اس کی تحدید کر دی مادام زید جالسا کے ساتھ۔ یعنی تمھارے جلوس کی مدت اتنی ہو جتنی کہ زید کے جلوس کی یعنی تمھیں زید کے بیٹھے رہنے تک بیٹھنا ہوگا۔

فائدہ : اس کے شروع میں جو ما ہے اس کو ما مصدریہ حینیہ کہتے ہیں۔ حینیہ اس لیے کہتے ہیں

کہ یہ وقت اور ظرف کے معنی میں آتا ہے اور مصدریہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے بعد والے فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے۔ مادام ہمیشہ دو کلاموں کے درمیان آتا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ جب تک اس کے اسم کے لیے خبر ثابت ہے اتنی مدت ماقبل والا حکم بھی اپنے مسند الیہ کے لیے ثابت ہے۔

ضابطہ : ہمیشہ مادام اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر بوجہ ما مصدریہ تاویل مصدر میں ہو کر بحذف مضاف مفعول فیہ ہوتا ہے ای مدة دوام جلوس زید پس اجلس اپنے فاعل ومفعول فیہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر تاویل ہذا الترکیب۔

فائدہ کبھی مادام تامہ ہوتا ہے۔ صرف اسم پر پورا ہو جاتا ہے۔ جیسے خالدین فیہا مادامت السموات والارض۔

ترکیب مادام ۔ مادام اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ ترکیب کا طریقہ یہ ہے کہ مادام کے اسم وخبر کا مضمون جملہ نکال کر مادام کو بمعنی مدة دوام یا وقت دوام کر کے مضمون جملہ کی طرف مضاف کر دیا جائے گا پھر یہ مرکب اضافی ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنے گا جیسے اجلس مادام زید جالسا عبارت اس طرح بن جائے گی اجلس مدة دوام جلوس زید۔

عاد آض غدا۔ راح یہ چاروں صار کے معنی میں آتے ہیں۔ جیسے عاد زید غنیا زید مالدار ہو گیا وغیرہ۔

ترکیب : واو عاطفہ (الثانی) مبتداء (مادام) ہر او لفظاً خبر (هی) مبتداء (لام) جارہ (توقیت) مجرور بالکسر لفظاً مضاف (هی) مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ (با) حرف جار (مدة) مضاف اول (ثبوت) مضاف ثانی (خبر) مضاف ثالث (ها) مضاف الیہ (لاسمها) ظرف لغو متعلق ہے ثبوت کے۔ (مدة) مضاف اپنے مضافوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے توقیت کے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے

ثبتت یا ثابتۃ بنا بر مذہبین۔ یہ خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿فلا بد من ان یکون قبلها جملة فعلية او اسمية﴾ (فا) فصیحیہ (لا) نفی جنس (بد) مبنی بر فتح اسم (من) حرف جار (ان) مصدریہ ناصبہ (یکون) فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر (قبلها) ظرف مستقر خبر مقدم (جملة) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (فعلية) مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ (اسمية) مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر اسم مؤخر۔ یکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف مستقر خبر ہے لانفی جنس کی۔ لانفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اجلس مادام زيد جالساً﴾ (اجلس) صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل (ما) ظرفیہ (دام) فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر (زيد) اسم (جالساً) خبر۔ مادام اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ یہ ظرف مفعول فیہ ہے اجلس کے لیے۔ اجلس فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿وزيد قائم مادام عمرو قائماً﴾ زید قائم جملہ اسمیہ خبریہ ہے اور مادام عمرو قائماً یہ مفعول فیہ ہے قائم کے لیے۔

والتاسع مازال والعاشر مابرح والحادی عشر ماانفک والثانی عشر مافتئ وقد يقال مافتاً وما افتاً وكل واحد من هذه الافعال الاربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذقبله ويلزمها النفیٰ مثل مازال زيد عالماً ومابرح زيد صائما ومافتئعمرو فاضلا وماانفک بکر عاقلاً

ترجمہ : اور نواں مازال ہے اور دسواں 'مابرح ہے اور گیارھواں ماانفك بارھواں مافتئ ہے اور کبھی کبھی کہا جاتا ہے مافتأ ۔ ماافتاء اور ہر ایک ایسا ایک کہ ثابت ہے وہ ایک ثابت جو ہے تو ان سے ایسے یہ کہ افعال یا جو کہ افعال ایسے افعال کہ چار وضع کیا گیا ہے وہ ہر وضع جو کیا گیا ہے تو

واسطے ان افعال کی خبر کے ثبوت کے دوام کے ثبوت جو ہے تو واسطے ان افعال کے اسم کے ثبوت جو ہے تو اس وقت سے کہ قبول کیا اس اسم نے اس خبر کو۔ اور لازم ہے افعال کو نفی۔ مثال اس کی مثل مازال زید عالما وغیرہ کے ہے۔ ہمیشہ رہا زید عالم اور ہمیشہ رہا زید روزہ رکھنے والا وہ عالم اور ہمیشہ رہا عمرو فاضل وہ عمرو۔ اور ہمیشہ رہا بکر عقل رکھنے والا وہ بکر۔

فائدہ : ان افعال اربعہ کی خبر بطریق استمرار ودوام اپنے اسم کے لئے ثابت ہے۔ کسی وقت منفک نہیں ہوئی۔ ما زال زید امیرا : زید جس وقت سے بھی قابل امارت ہوا ہے برابر امیر ہی ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اور ان سب کے ساتھ نفی لازم ہے۔ یعنی زال، انفك، برح، فتی ماضی اور یزال، ینفك، یبرح، یفتأ پر کوئی نہ کوئی حرف نفی ضرور ہوگا۔ مثلاً ماضی پر ما، اور لا اور مضارع پر لن، لا، ما، لم اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ مقصود ہے استمرار۔ اور وہ بغیر حرف نفی کے ان کلمات پر داخل ہوئے پورا ہوتا نہیں۔ لہذا حرف نفی کا لزوم جروری ہوا۔ زوال ہو یا انفکاک، برح ہو یا فنا، ان سب میں نفی کے معنی موجود ہیں۔ ہٹنا، ٹلنا، اپنی جگہ چھوڑنا، ایک دوسرے سے جدا ہونا۔ یہی ان سب کے مشترک معانی ہیں۔ اور سب میں نفی کا مضومون موجود ہے۔ یعنی سابق حالت کی نفی ہو رہی ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جب نفی پر نفی داخل ہو تو اس میں اثباتی معنی پید ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب نفی نہیں تو اثبات ہوگا۔ اور جب نفی کسی وقت نہیں تو اثبات ہر وقت ہوا۔ یہی معنی استمرار کے ہیں۔ لیکن اس کا مدار سماع پر ہیں یہ نہیں کہ جہاں اور جس کلمہ میں نفی کے معنی دیکھے وہاں ما نافیہ یا اس کے دیگر اخوات کلمہ پر داخل کر کے استمرار پر دلالت کرالی۔ مثلاً انفصال، مفارقت ان میں بھی وہی نفی موجود ہے۔

مافتی۔ مازال۔ ماانفك۔ مابرح۔ ان چاروں کا معنی جدا ہونا زائل ہونا یعنی نفی کا معنی ہے۔ پھر ان کے شروع میں ما نافیہ ہے اور جب نفی پر نفی داخل ہو تو اس میں اثبات کا معنی ہوتا ہے۔ تو اب ان چاروں میں اثبات کا معنی ہے ان کا معنی ہوگا ہمیشہ رہا۔ یہ چاروں اس پر دلالت کرتے ہیں کہ جب سے اسم نے خبر کو قبول کیا ہے اسی وقت سے خبر اسم کے لیے ہمیشہ کے لیے ثابت ہے۔

مثال(۱)مافتی زید سخیاًزید ہمیشہ سخی رہا۔(۲)مابرح عمرو صائماً عمرو ہمیشہ روزہ دار رہا۔(۳)مازال زید مجاھداً زید ہمیشہ مجاہد رہا۔(٤)ماانفك بكر اميراً بکر ہمیشہ امیر رہا۔ان کے ناقصہ ہونے کی شرط یہ ہے کہ ان کے شروع میں لا یا ما یا لن ہو خواہ مذکور ہو خواہ محذوف اور لا کا حذف فعل مضارع میں قسم کے بعد قیاسی ہے۔جیسے تاللہ تفتئو اصل میں لاتفتئو تھا غیر قسم میں شاذ ہے۔مثال۔ ولایزالون مختلفین۔ولایزال الذین کفروا تصیبهم بما صنعوقارعة۔ فلن ابرح الارض۔قالو الن نبرح علیه عاکفین۔

فائدہ: اخبار کی تقدیم خود افعال ناقصہ پر بھی جائز ہے لیس اور ان افعال کے علاوہ جن کے اول میں ما آتا ہے۔کہ ان پر کسی شئی کی تقدیم جائز نہ ہوگی۔کیونکہ ما کے صدارت ما یا نافیہ ہوگا تو وہ صدارت چاہتا ہے یا مصدریہ ہوگا تو مصدر کی مصدر پر تقدیم جائز نہیں لازم ہے،تقدیم خبر کی صورت میں صدارت باطل ہو جائے گی۔

ترکیب: واوعاطفہ(التاسع)مبتداء(مازال)خبر۔واوعاطفہ(العاشر)مبتداء(مابرح)خبر۔واو عاطفہ(الحادی عشر)مبتداء(ماانفك)خبر(الثانی عشر)مبتداء(مافتئی)خبر ہے۔واوعاطفہ (قد) حرف تقلیل(یقال)فعل مضارع مجہول(مافتأ)مرادلفظ معطوف علیہ۔واوعاطفہ(ماافتأ)مرادلفظ مرفوع محلاً معطوف۔معطوف علیہ معطوف سے مل کر یہ نائب فاعل ہے یقال کا۔فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

﴿وکل واحد من هذه الافعال اربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذقبله﴾ واوعاطفہ (کل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف(واحد) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف(من)حرف جار(هذه) اسم اشارہ موصوف یا مبدل منہ یا مبین(الافعال)موصوف(الاربعة)مجرور بالکسرہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر یہ صفت ہے یا بدل ہے یا عطف بیان ہے هذه کے لیے۔موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر ثابت کے متعلق ہو کر صفت ہے(واحد) کی۔واحد موصوف اپنی صفت سے مل کر یہ مضاف الیہ ہے لفظ کل کے لیے۔مضاف مضاف الیہ مل کر

مبتداء(لام)حرف جارہ(دوام)مضاف اول(ثبوت)مضاف ثانی(خبر)مضاف ثالث(ھا)ضمیر مضاف الیہ(لاسمھا)ظرف لغو متعلق ہے ثبوت کے۔اور(مذ)ظرف مضاف(قبل)فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل۔(ہ)ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ ہے ظرف کے لیے۔اور مضاف مضاف الیہ مل کر یہ ظرف متعلق ہے ثبوت کے۔ثبوت اب اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر مضاف الیہ ہے دوام کے لیے۔دوام اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر ہے کل واحد کی۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ویلزمھا النفی﴾(یلزم)فعل مضارع معلوم۔(ھا)ضمیر منصوب محلا مفعول بہ (النفی)مرفوع لفظا فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

والثالث عشر لیس وھی لنفی مضمون الجملة فی زمان الحال وقال بعضھم فی کل زمان مثال لیس زید قائماً

ترجمہ اور تیرھواں لفظ لیس ہے۔اور وہ لیس وضع کیا گیا ہے وضع جو کیا گیا ہے تو واسطے جملہ کے مضمون کی نفی کے۔نفی جو ہے۔سہی تو حال کے زمانے میں اور کہا ان نحاۃ کے بعض نے کہ ہر زمانہ میں۔مثال اس کی مثل لیس زید قائماً کے ہے۔نہیں ہے زید کھڑا ہونے والا وہ زید۔ لیس اصل میں لَیِسَ تھا خلاف قیاس یا کے کسرہ کو گرادیا گیا۔

فائدہ: لیس خبر کی نفی کے لیے آتا ہے اپنے اسم سے زمانہ حال میں جیسے لیس زید قائماً زید زمانہ حال میں کھڑا ہونے والا نہیں ہے۔کبھی قرینہ کے تحت زمانہ ماضی اور استقبال کی نفی کے لیے بھی آتا ہے۔مثال الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ لست مرسلاً

ترکیب : واو عاطفہ(الثالث عشر)مبتداء(لیس)مراد لفظ مرفوع محلا خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔(وھی لنفی مضمون الجملة فی زمان الحال) واو عاطفہ (ھی)مبتداء(لام)

جارہ (نفی) مجرور بالکسر لفظاً مضاف اول (مضمون) مضاف ثانی (الجملۃ) مضاف الیہ (فی زمان الحال) ظرف لغو متعلق ہے نفی کے۔ نفی مصدر اپنے متعلق اور مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر ہے ھی کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ (مثل لیس زید قائماً) اس کی ترکیب بارہا گزر چکی ہے۔

واعلم ان تقديم اخبارهذه الافعال على اسمائهاجائز بابقاء عملها مثل كان قائماً زيد وعلى هذاالقياس فى البواقى وايضاتقديم اخبارها على نفسها جائز سوى ليس والافعال التى كان فى اولهاما

ترجمہ اور یقین کر تو اے طالب علم اس بات کا کہ تحقیق مقدم کرنا ان کی خبروں کا ایسے یہ کہ افعال یا جو کہ افعال مقدم کرنا جو ہی تو اوپر ان افعال کے اسموں کے جائز ہے وہ مقدم کرنا جائز جو ہے ہی تو ساتھ باقی رکھنے ان افعال کے عمل کے۔ مثال اس کی مثل کان قائماً زید کے ہے۔ تھا زید کھڑا ہونے والا زید۔ اور قیاس ثابت ہے وہ قیاس ثابت جو ہے تو اوپر اسی کے۔ قیاس جو ہے تو باقیوں میں۔ یا جائز جو ہے تو اوپر اسی کے ایسا یہ کہ قیاس یا جو کہ قیاس جائز جو ہے تو باقی افعال میں۔ اور ان افعال کی خبروں کا مقدم کرنا بھی مقدم کرنا جو اوپر ان افعال کے نفسوں کے جائز ہے وہ مقدم کرنا جائز جو ہے تو سوائے لیس کے اور افعال کے ایسے افعال کے وہ افعال۔ ہو لفظ ما ثابت وہ لفظ ما ثابت جو تو ان افعال کے شروع میں۔ یا وہ افعال کہ ہو لفظ ما ہو جو ہی تو ان افعال کے شروع میں۔

فائدہ: افعال ناقصہ تین قسم پر ہیں۔ (۱) وہ افعال ناقصہ جن کے شروع میں حرف نفی نہیں ہے۔
(۲) وہ افعال جن کے شروع میں حرف نفی ہے۔
(۳) لیس۔ تمام افعال ناقصہ کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح وہ افعال ناقصہ جن کے شروع میں حرف نفی نہیں ہے ان کی خبر خود ان پر بھی مقدم ہو سکتی ہے۔ جیسے قائماً کان زید اور

جن کے شروع میں ما نافیہ ہے ان کی خبر ان پر مقدم نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حرف نفی صدارت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس صورت میں صدارت فوت ہو جائے گی۔ اور لیس میں اختلاف ہے۔ بعض نحوی کہتے ہیں لیس کی خبر اس پر مقدم ہو سکتی ہے بعض کہتے ہیں نہیں ہو سکتی۔

ترکیب : واو استینافیہ (اعلم) صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل (ان) حرف مشبہ بالفعل (تقدیم) مضاف اول (اخبار) مضاف ثانی (هذه الافعال) مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ اخبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہے تقدیم کے لیے۔ (علی اسمائها) ظرف لغو متعلق ہے تقدیم کے۔ تقدیم مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اسم ہے ان کا۔ (جائز) صیغہ صفت معتمد بر اسم ضمیر در و مستتر فاعل (بابقاء عملها) ظرف لغو متعلق ہے جائز کے۔ جائز اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد مفعول بہ اول ہے اعلم کے لیے۔ اور مفعول ثانی (حاصلاً) محذوف ہے۔ عند الاخفش یا ان اپنے اسم وخبر سے مل کر یہ دو مفعولوں کے قائم مقام ہے

﴿وعلى هذا القياس فى البواقع﴾ واو استینافیہ (علی هذا) ظرف مستقر خبر مقدم (القیاس) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر (فی البواقع) ظرف لغو متعلق ہے القیاس کے۔ یا جائز کے۔

﴿وايضاً تقديم اخبارها على نفسها جائز سوى ليس والافعال التى كان فى اوائلها ما﴾

واو عاطفہ (ایضاً) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول مطلق ہے فعل محذوف (آض) کے لیے۔ (تقدیم اخبارها علی نفسها) مرکب اضافی مبتداء مرفوع بالضمہ لفظاً (سوی) ظرف مضاف (لیس) مراد لفظ مجرور محلا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (الافعال) موصوف (التی) موصول (کان) فعل ناقص (فی اوائلها) ظرف مستقر خبر مقدم (ما) مراد لفظ مرفوع محلا اسم مؤخر۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر صفت ہے الافعال کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف ہے لیس کے لیے۔ لیس معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہے سوی کا۔ سوی اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہے

جائز کے لیے۔ جائز صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

وقال بعضهم تقديم الاخبار على هذه الافعال ايضاجائز سوى مادام اماتقديم اسمائها عليها فغير جائزواعلم ان حكم مشتقات هذه الافعال كحكم هذه الافعال فى العمل

ترجمہ اور کہاں ان نحاۃ کے بعض نے مقدم کرنا خبروں کا مقدم جو کرنا سبی تو اوپر ان کے ایسے یہ کہ افعال یا جو کہ افعال بھی جائز ہے وہ مقدم کرنا سوائے مادام کے۔ بہر حال مقدم کرنا ان افعال کے اسماء کا مقدم جو کرنا سبی تو اوپر ان افعال کے پس غیر جائز ہے وہ مقدم کرنا۔ اور جان تو اے طالب علم کہ تحقیق حکم ان کے مشتقات کا ایسے یہ کہ افعال یا جو کہ افعال ثابت ہے وہ حکم ثابت جو ہے تو مثل ان کے حکم کے ایسے یہ کہ افعال یا جو کہ افعال حکم جو ہے سبی تو عمل ہیں۔

ترکیب : واو عاطفہ (قال بعضهم) جملہ فعلیہ خبریہ قول (تقديم الاخبار على هذه الافعال) مبتداء (جائز) صیغہ (مادام) یہ حسب ترکیب سابق خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ اور (ایضاً) مفعول مطلق ہے (آض) فعل محذوف کے لیے۔

﴿اما تقديم اسمائها عليها فغير جائز﴾ (اما) شرطیہ برائے استینافیہ فعل شرط مجزوم بحذف حرکت محذوف ہے (تقديم اسمائها عليها) مبتداء (فا) جزائیہ (غیر جائز) مرکب اضافی خبر ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

﴿واعلم ان حكم مشتقات هذه الافعال﴾ واو استینافیہ (اعلم) حسب ترکیب سابق (ان) حرف مشبہ بالفعل (حكم مشتقات هذه الافعال) اسم (کاف) حرف جار (حکم) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (هذه الافعال) مرکب توصیفی مضاف الیہ (فى العمل) ظرف لغو متعلق ہے حکم کے۔ حکم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفعول ہے اعلم کے لیے۔

النوع الحادی عشر

افعال المقاربة وانما سمیت بھذا الاسم لانھا تدل علی المقاربة وھی اربعة الاول عسی وھو فعل لدخول تاء التانیث الساکنة فیہ نحو عست وغیر متصرف اذا لایشتق منہ مضارع واسمافاعل و مفعول وامر ونھی مثلاً

ترجمہ نوع ایسی نوع کہ گیارہویں مقاربت کے افعال ہیں۔اور جز ئیں نیست نام رکھے گئے ہیں وہ افعال مقاربہ نام جو رکھے گئے ہیں تو ساتھ اس کے ایسا یہ کہ نام یا جو کہ نام۔نام جو رکھے گئے ہیں تو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ افعال مقاربہ دلالت کرتے ہیں وہ افعال مقاربہ دلالت جو کرتے ہیں تو اوپر مقاربت کے اور وہ افعال مقاربہ چار ہیں پہلا عسی ہے اور وہ لفظ عسی فعل ہے اور یہ ثابت ہے ثابت جو ہے تو بسبب داخل ہونے تاء تانیث کے ایسی تاء کہ ساکنہ وہ تاء داخل جو ہوتا ہے تو اس لفظ عسی میں۔مثال اس کی مثل عست کے ہے۔اور وہ عسی غیر متصرف ہے اس لیے کہ نہیں مشتق ہوتے مشتق جو نہیں ہوتے تو اس عسی سے مضارع اور دو اسم فاعل کا اور مفعول کا اور امر اور نہی۔مثال دیتا ہوں میں مثال دینا یا مثال دی میں نے مثال دینا۔

افعال مقاربہ۔وہ ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول فاعل کے لیے بالکل قریب ہے۔جیسے کادزید یخرج زید نکلنے کے قریب ہے۔عمل افعال مقاربہ افعال ناقصہ کی طرح عمل کرتے ہیں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔کبھی ان کے ساتھ کبھی بغیر ان کے۔

فائدہ: افعال مقاربہ کی تین قسمیں ہیں (۱) افعال مقاربہ (۲) افعال الرجاء (۳) افعال الشروع

افعال مقاربہ وہ ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ فاعل کے لیے خبر کا حاصل ہونا قریب ہے۔یہ کل تین افعال ہیں کاد۔کرب اوسک

ضابطہ : احد عشر سے تسع عشر تک میں اگر پہلی جز بصورت اسم فاعل ہو یعنی الحادی الثانی، الثالث، الرابع وغیرہ ہو تو اس کی دونوں جزئیں مبنی بر فتح ہوتی ہیں۔

ترکیب : النوع مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (الحادی عش) مرفوع محلا صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتداء۔ (افعال المقاربة) مرکب اضافی خبر ہے (وانما سمیت بھذا الاسم) واو استینافیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل ملغی عن العمل (ما) کافہ (سمیت) فعل ماضی مجہول ضمیر در و مستتر معبر بہ ھی مرفوع محلا نائب فاعل (با) حرف جار (ھذا الاسم) مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق اول ہے سمیت کے۔ (لام) حرف جار (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھا) ضمیر اسم (تدل علی المقاربة) جملہ فعلیہ خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہے سمیت کے۔ (وھی اربعة) جملہ اسمیہ خبریہ ہے (الاول عسی) یہ بھی جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ حسب ترکیب مذکور۔ (وھو فعل لدخول تاء التانیث) (ھو) ضمیر مبتداء (فعل) مرفوع بالضمہ لفظاً (لدخول تاء التانیث الساکنة فیہ) ظرف لغو متعلق ہے فعل مصدر کے۔ فعل مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (غیر متصرف) مرکب اضافی معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے ملکر خبر ہے ھو کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (اذ) تعلیلیہ لا نافیہ غیر عامل (یشتق) فعل مضارع (منہ) ظرف لغو متعلق ہے یشتق کے (مضارع) مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (اسما فاعل ومفعول) معطوف اول (امر) معطوف ثانی (نھی) معطوف ثالث۔ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر فاعل ہے۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ تعلیلیہ ہے (مثلاً) مفعول مطلق ہے فعل محذوف (مثلت) کے لیے۔

وعمله علی نوعین الاول ان یرفع الاسم وھو فاعله وینصب الخبر ویکون خبره فعلا مضارعاً مع الن و حینئذ یکون بمعنی قارب نحو عسی زید ان یخرج فزید مرفوع بانه اسمه وفاعله وان یخرج فی موضع النصب بانه خبره بمعنی قارب زید الخروج

ترجمہ اور عمل اس عسی کا ثابت ہے وہ عمل ثابت جو ہے تو او پر دو قسموں کے۔ پہلی یہ ہے کہ رفع دیتا ہے وہ لفظ عسی اسم کو اور وہ اسم فاعل ہے اس عسی کا اور نصب دیتا ہے وہ عسی خبر کو اور ہوتی ہے خبر اس عسی کی۔ فعل ایسا فعل کہ مضارع ہوتی جو ہے سہی تو ساتھ لفظ ان کے۔ اور اس وقت ہوتا ہے وہ عسی ثابت وہ عسی ثابت جو تو ساتھ معنی قارب کے مثال اس کی مثل عسی زید ان یخرج کے ہے قریب ہے زید کہ نکلے وہ زید۔ پس زید مرفوع ہے مرفوع جو ہے سہی تو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ زید اسم یہ اس عسی کا اور فاعل ہے اس عسی کا اور ان یخرج ثابت ہے وہ ان یخرج ثابت جو ہے تو نصب کی جگہ میں نصب کی جگہ میں جو ہے سہی تو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ ان یخرج خبر ہے اس عسی کی درآنحالیکہ ہونے والا ہے وہ عسی زید ان یخرج ہونے والا جو ہے تو ساتھ معنی قارب زید الخروج کے۔

افعال الرجاء۔ وہ ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ فاعل کے لیے خبر کے حاصل ہونے کی امید ہے یہ بھی تین فعل ہیں۔ عسی۔ حری۔ اخلولق ان میں سے عسی کثیر الاستعمال ہے۔

عسی۔ عسی کی دو قسمیں ہیں۔ عسی تامہ۔ عسی ناقصہ۔ عسی تامہ۔ وہ ہے جو فقط فاعل پر تمام ہو جائے اس کو خبر کی ضرورت نہ ہو عسی تامہ کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد متصلاً فعل مضارع ان کے ساتھ آتا ہے جیسے عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ۔ عسی ان یخرج زید۔ یخرج زید فعل فاعل مل کر بتاویل مصدر ہو کر رسی کا فاعل ہے۔

عسی ناقصہ ۔ وہ ہے جو فاعل پر تمام نہ ہو اس کو خبر کی ضرورت ہو اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ مثالیں عسی ربکم ان یرحمکم۔ عسی اللہ ان یکف۔ عسی اللہ ان

یأتینی۔ عسی اللہ ان یجعل وغیرہ۔ عسی کی صرف ماضی استعمال ہوتی ہے باقی گردانیں نہیں آتیں۔ جیسے عسی۔ عسیا عسوا عست عستا عسین عسیت عسیتما عسیتم عسیت عسیتما عسیتن عسیت عسینا۔

ترکیب : واو عاطفہ (عملہ نوعین) جملہ اسمیہ خبریہ ہے (الاول) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (ان) حرف ناصبہ (یرفع) فعل مضارع ضمیر مستتر فاعل ہے (الاسم) منصوب بالفتحہ لفظاً ذوالحال (وھو فاعلہ) جملہ اسمیہ خبریہ حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مفعول ہے یرفع کے لیے۔ یرفع فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ ہے (وینصب الخبر) جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتاویل مصدر خبر ہے الاول کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

﴿ویکون خبرہ فعلاً مضارعاً مع ان﴾ واو استینافیہ (یکون) فعل ناقص (خبرہ) اسم (فعلاً مضارعاً) مرکب توصیفی خبر (مع ان) مرکب اضافی مفعول فیہ ہے۔ یکون فعل اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

﴿وحینئذ یکون بمعنی قارب﴾ واو عاطفہ (حینئذ) مفعول فیہ مقدم (یکون بمعنی قارب) جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿نحو عسی زیدان یخرج﴾ (نحو) کی وہی دو ترکیبیں ہیں۔ نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (عسی) فعل از افعال مقاربہ رافع اسم ناصب خبر (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (ان یخرج) جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر منصوب محلاً خبر۔ عسی اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مضاف الیہ ہے نحو کے لیے۔ الخ

﴿فزید مرفوع بانہ اسمہ وفاعلہ وان یخرج فی موضع النصب بانہ خبرہ﴾ (فا) تفصیلیہ (زید) مبتداء (مرفوع) صیغہ صفت (با) حرف جار (ان) حرف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر اسم (اسمہ) مرکب اضافی معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (فاعلہ) معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر یہ خبر ہے ان

کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق مرفوع کے۔ مرفوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (ان یخرج) مرادلفظ مرفوع محلاً مبتداء (فی) حرف جار (موضع النصب) مرکب اضافی (بانه خبره) حسب ترکیب مذکور متعلق ہے موضع کے۔ اور موضع مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر ہے ان یخرج کی۔ اور مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

﴿بمعنی قارب زید الخروج﴾ (با) حرف جار (معنی) مضاف (قارب زید الخروج) مرادلفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر حال ہے عسی زید ان یخرج ذوالحال کے لیے۔

فائدہ: عسی کے دو قسم کے عمل ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد اسم کو بناء بر فاعلیت رفع دیتا ہے۔ اور خبر کو مشابہت مفعول کی بنا پر نصب دیتا ہے۔ خواہ نصب لفظوں میں ظاہر ہو جیسے عسی الغویر ابو سا (غویر غار کی تصغیر ہے۔ اور ابوس بوس کی جمع ہے۔ بوس شدت اور مصیبت کو کہتے ہیں۔ کچھ لوگ غار میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔ مگر بالآخر وہ غار ان کی ہلاکت کا سامان ہو گیا۔ اس سے یہ مثل بن گئی۔ یہ ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جہاں بظاہر خیر معلوم ہو اور اس کے باطن میں شر مضمر ہو۔ ترجمہ ہے خطرہ ہے کہ یہ چھوٹا غار بڑی مصیبت بن جائے۔ غرض ابوسا کا نصب لفظی ہے) اور خواہ یہ نصب تقدیری ہو جیسے ع عسی زید ان یخرج میں ان یخرج منصوب محل نصب میں ہے۔ الغرض اس صورت میں اس کی خبر فعل مضارع مع ان ہوگی۔ اور عسی بمعنی قارب ہوگا۔

فائدہ: لیکن اس میں ایک اشکال ہے۔ وہ یہ ہے کہ عسی کا اسم وخبر اصل میں مبتداء اور خبر ہیں۔ اور خبر کا مبتداء پر حمل ہوا کرتا ہے اور زید الخروج میں الخروج کا حمل زید پر صحیح نہیں ہوتا۔ زید خارج ہے خروج نہیں زید قائم ہوتا ہے مگر زید قیام نہیں ہوتا۔ البتہ ذو قیام یعنی قیام والا

جواب: اس کا حل اس طرح ہوسکتا ہے کہ جانب اسم، یا جانب خبر میں مضاف مقدر مانا جائے یعنی عسی حال زید الخروج یاعسی زید ذا الخوج یابطریق زید عدل بطور مبالغہ خروج کا حمل زید پر مانا جاوے یعنی زید کثرت خروج کے باعث مجسم خروج بن گیا۔

فائدہ: (۱) عند البعض فعل مضارع خبر نہیں ہے بلکہ اس کی نصب بمشابہت مفعول ہے۔ اس صورت میں عسی تامہ ہوگا کیونکہ معنی مصدری یعنی خروج قائم بالفاعل ہے۔ مفعول سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ عسی زیدان یخرج بمعنی قرب خروج زید: خروج زید نزدیک آ پہنچا۔ کیونکہ خروج زید خود زید کا حال ہے۔

(۲) عند الکوفیین: ان یخرج محل رفع میں، بدل اشتمال واقع ہے عسی زید کا ابہام ان یخرج سے رفع کیا گیا ہے اس صورت میں بھی عسی تامہ ہوگا۔

فائدہ: عسی تامہ اور ناقصہ میں فرق: صورت اولی میں عسی بمعنی قارب تھا۔ اسے خبر کی ضرورت تھی۔ کیونکہ وہاں مقصد کی تمامیت ذکر خبر پر موقوف تھی۔ وہاں مقصد تھا قرب خبر للاسم کا اثبات۔ تو لابدی خبر کی حاجت ہوئی۔ لہذا وہ ناقصہ ہوا۔ اور یہاں ان یخرج زید یہ مجموعہ بتاویل مصدر ہو کر شیٔ واحد ہوگیا۔ یعنی خروج زید۔ کیونکہ مضاف اور مضاف الیہ تعلق جزئیت کے باعث ایک ہی شئی سمجھے جاتے ہیں اور یہ مجموعہ عسی کا فاعل ہے۔ مفعول کا کوئی ذکر نہیں۔ لہذا یہ عسی تامہ ہوا۔ بعض حضرات کے نزدیک ع عسی زیدان یخرج بمعنی اور عسی ان یخرج زید معنی میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں تامہ ہیں۔ اور بعض کے نزدیک دونوں ناقصہ ہیں۔ شارحؒ نے اول کا ناقصہ ہونا، اور دوسرے کا تامہ ہونا دلیل سے ثابت کردیا۔

فائدہ: کاد اور عسی میں فرق: (۱) الغرض کاد میں بلحاظ وضع محض اخباری شان ہے۔ اسی بنا پر صدق اور کذب کاد میں بھی جاری ہیں۔ لیکن عسی میں رجا و طمع ہے اور انشائیت ہے، لہذا اس میں صدق اور کذب نہیں۔

(۲) کاد، اور عسی میں یہ ہے کہ کاد حال سے قریب تر ہے۔ اور عسی استقبال کی طرف زیادہ مائل

ہے۔ کادت الشمس تغرب اور عسی ربی ان یدخلنی الجنة سے دونوں کا فرق صاف۔ ترجمہ یوں کریں گے کہ آفتاب ڈوبا چاہتا ہے۔ اور عسی ربی الخ میں مستقبل میں دخول جنت کی امید لگائے ہوئے ہے۔ لہذا عسی کی خبر میں مضارع پر ان لایا جاتا ہے کہ وہ معنی استقبالی کو نمایاں کر دیتا ہے۔ اور کاد کی خبر پر ان نہیں لایا جاتا، تا کہ حال سے قربت رہے۔

ویجب ان یکون خبره مطابقا لاسمه فی الافرادو التثنیه والجمع والتذکیر والتانیث نحو عسی زید ان یقوم وعسی الزیدان ان یقوما وعسی الزیدون ان ان یقوموا وعست هندان تقوم وعست الهندان ان تقوما وعست الهندات ان یقمن وهذا ای کون الخبر مطابقا للفاعل اذا کان الفاعل اسما ظاهراً اما اذا کان مضمرافلیست المطابقة بینهما شرطاً

ترجمه اور واجب ہے یہ بات کہ ہو خبر اس عسی کی مطابق وہ خبر مطابق جو ہی تو واسطے اس عسی کے اسم کے مطابق جو ہے تو افراد اور تثنیہ اور جمع اور تذکیر اور تانیث میں۔ مثال اس کی مثل عسی زیدان یقوم اور عسی زیدان یقوم وغیرہ کے ہے۔ اور یہ یعنی ہونا خبر کا مطابق۔ مطابق جو تو واسطے فاعل کے اس وقت ہے کہ جب ہو فاعل اسم ایسا اسم کہ ظاہر ہونے والا وہ اسم۔ بہر حال جب ہو وہ فاعل مضمر وہ فاعل۔ تو پس نہیں ہے مطابقت۔ مطابقت جو ہے تو درمیان ان دونوں اسم و خبر کے شرط۔

ضابطه : اما اور اذا دونوں جواب چاہتے ہیں پس جب یہ دونوں اکٹھے ہوں اور جواب ایک ہو تو سیبویہ کے نزدیک وہ اما کا جواب ہوتا ہے۔ اور اذا کا جواب اس کے قرینہ سے محذوف ہوتا ہے اور جب بھی دو حرف شرط جمع ہوں اور جزاء ایک ہو تو وہاں یہی توجیہ ہوگی۔ جیسے: فاما ان کا ن من المقربین فروح ای فله روح اور اس مذکور کے قرینہ سے ان شرطیہ کی جزا محذوف ہے

ترکیب واو عاطفہ (یجب) فعل مضارع معلوم (ان) حرف ناصبہ (یکون) فعل ناقص (خبره)

مرکب اضافی اسم (مطابقاً) اسم فاعل (لاسمه) ظرف لغو متعلق اول ہے مطابقاً کے۔ (فی) حرف جار (الافراد) معطوف علیہ (التثنیة) معطوف اول (الجمع) معطوف ثانی (التذکیر) معطوف ثالث (التانیث) معطوف رابع۔ الافراد معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہے مطابقاً کے۔ مطابقاً صیغہ صفت اپنی فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ بن کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

﴿نحو عسی زید ان یقوم﴾ (نحو) کی وہی دو ترکیبیں ہیں۔ کہ نحو مرفوع لفظاً یا منصوب لفظاً مضاف (عسی) فعل از افعال مقاربہ رافع اسم ناصب خبر (زید) اسم (ان یقوم) جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر خبر ہے عسی کی۔ عسی اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مضاف الیہ ہے۔

﴿وعسی الزیدان یقوما﴾ سے لے کر ان یقمن تک سب کی ترکیب اسی طرح ہے۔

﴿وهذا ای کون الخبر مطابقاً للفاعل اذا کان الفاعل اسماً ظاهراً﴾ واو استینافیہ (هذا) مرفوع محلاً مفسّر (ای) حرف تفسیر (کون) مصدر فعل ناقص یعمل عمل فعلہ مضاف (الخبر) مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ۔ اور مرفوع معنیً اسم (مطابقاً) صیغہ صفت (للفاعل) ظرف لغو متعلق ہے مطابقاً کے۔ مطابقاً اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے کون مصدر کی۔ کون مصدر اپنے اسم وخبر سے مل کر یہ مفسَّر ہے۔ مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مبتداء۔ (اذا) ظرف مضاف (کان) فعل ناقص (الفاعل) اسم (اسماً ظاهراً) مرکب توصیفی خبر۔ یہ جملہ فعلیہ خبریہ بن کر مضاف الیہ ہے اذا کے لیے۔ اذا ظرف مستقر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

﴿اما اذا کان مضمراً فلیست المطابقة بینهما شرطاً﴾ (اما) حرف شرط تفصیلیہ (اذا کان مضمراً) حسب ترکیب مذکور مرکب اضافی مفعول فیہ مقدم جو شرط کے قائم مقام ہے (فا) جزائیہ (لیست) فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر (المطابقة) مرفوع بالضمہ لفظاً مصدر (بینهما) مرکب اضافی مفعول فیہ ہے المطابقت کے لیے۔ المطابقت اپنے مفعول فیہ سے مل کر اسم (شرطاً) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ قائم مقام اذا

کے ہے۔

النوع الثانی من النوعین المذکورین۔ان یرفع الاسم وحده۔ وذالک اذا کان اسمه فعلاً مضارعاً مع ان فیکون الفعل المضارع مع ان فی محل الرفع بانه اسمه ویکون عسی حیننذ بمعنی قرب۔ مثل عسی ان یخرج زیدا ای قرب خروجه فلا یحتاج فی هذا الوجه الی الخبر بخلاف الوجه الاول۔ لانه لایتم المقصود فیه بدون الخبر۔ فیکون الاول ناقصاً والثانی تاماً

ترجمہ مثال اس کی مثل عسی ان یخرج زید کے ہے قریب ہے کہ نکلے زید یعنی قریب ہے نکلنا اس زید کا۔ پس محتاج نہیں ہوگا وہ عسی محتاج جو نہیں ہوگا تو اس میں ایسا یہ کہ طریقہ یا جو کہ طریقہ محتاج جو نہیں ہوگا تو طرف خبر کے۔ درآنحالیکہ وہ عسی ہے وہ عسی ہونے والا جو ہے تو ساتھ طریقے کے خلاف کے ایسا طریقہ کہ پہلا خلاف جو ہے سہی تو بسبب اس کے کہ نہیں پورا ہوتا مقصود پورا جو نہیں ہوتا تو اس وجہ اول میں پورا جو نہیں ہوتا تو بغیر خبر کے پس ہوگا پہلا ناقص اور دوسرا تام۔

ضابطہ : اگر افعال تامہ ہوں یعنی فاعل پر پورے ہو جائیں تو جملہ خبریہ ہوتے ہیں اور اگر ناقصہ ہوں تو جملہ انشائیہ ہوتے ہیں۔

ترکیب : (النوع الثانی) مرکب توصیفی ذوالحال (من النوعین المذکورین) ظرف مستقر متعلق ثابتاً کے ہو کر حال۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء۔(ان) حرف ناصبہ (یرفع) فعل مضارع منصوب بالفتحہ لفظاً۔ ضمیر درو مستتر فاعل (الاسم) منصوب لفظاً ذوالحال (وحده) بتاویل منفرداً حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وذالک اذا کان اسمه فعلاً مضارعاً مع ان﴾ واو عاطفہ (ذالک) اسم اشارہ مبتداء (اذا کان اسمه فعلاً مضارعاً) حسب ترکیب مذکور خبر ہے۔ اور (مع ان) مرکب اضافی ظرف مستقر صفت

ثانی ہے فعلاً کی۔(فیکون الفعل مضارع مع ان)(فا) نتیجہ (یکون) فعل ناقص (الفعل المضارع) ذوالحال (مع ان) ظرف مستقر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر اسم (فی محل الرفع) ظرف مستقر خبر ہے (بانه اسمه) ظرف لغو متعلق ہے یکون کی۔

﴿ویکون عسی حینئذ بمعنی قرب﴾ واو عاطفہ (یکون) فعل ناقص (عسی) اسم (حینئذ) ﴿مثل عسی ان یخرج زید﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔(عسی) فعل تامہ (ان یخرج زید) جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مرفوع محلا فاعل۔ عسی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مفسَّر ہے۔(ای) حرف تفسیر (قرب خروجه) جملہ فعلیہ خبریہ مفسِّر۔

﴿فلایحتاج فی هذا الوجه الی الخبر بخلاف الوجه الاول لانه لایتم المقصود فیه بدون الخبر﴾ (فا) فصیحیہ (لا) نافیہ غیر عاملہ (یحتاج) فعل مضارع۔ ضمیر درو مستتر ذوالحال (فی هذا الوجه) ظرف لغو متعلق اول ہے لایحتاج کے (الی الخبر) متعلق ثانی (با) حرف جار (خلاف) مصدر مضاف (الوجه الاول) مرکب توصیفی مضاف الیہ (لام) حرف جار (ہ) ضمیر اسم (لا) نافیہ غیر عاملہ (یتم) فعل مضارع (المقصود) فاعل (فیه) ظرف لغو متعلق اول ہے یتم کے۔(بدون الخبر) ظرف لغو متعلق ثانی ہے لایتم کے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے خلاف مصدر کے۔ خلاف مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوکر حال ہے لایحتاج کی ضمیر سے۔ لایحتاج فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

ضابطہ: یہاں پر یہ مثال عسی تامہ کی ہے لیکن اگر دوسری جگہ ایسی عبارت آجائے تو تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) ان یخرج زید جملہ فعلیہ بتاویل مصدر فاعل عسی کا۔ عسی اپنے فاعل کے ساتھ مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) ان یخرج اپنے فاعل (ہو) ضمیر مستتر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر خبر مقدم اور زید اسم مؤخر عسی اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔

(۳) عسی فعل از افعال مقاربہ (ہو) ضمیر در و مستتر اسم۔ ان مصدر یہ یخرج فعل زید فاعل۔ فعل با فاعل جملہ فلیہ خبریہ بتاویل مصدر محلا منصوب خبر۔ عسی اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

والثانی کاد۔ وهو یرفع الاسم وینصب الخبر وخبره فعل مضارع بغیر ان۔ وقد یکون مع ان تشبهاً له بعسی۔ مثل کاد زید یجیئی۔ فزید مرفوع بانه اسم کاد۔ ویجیئی ۔ فی محل النصب بانه خبره۔ معناه قرب مجیئی زید۔ وحکم باقی المشتقات من مصدره کحکم کاد۔ مثل لم یکد زید یجیئی۔ ولایکاد زید یجیئی

ترجمہ ہے وہ خبر اس کاد کی۔ ثابت وہ خبر ثابت جو تو سمیت ان کے تشبیہ دینے کے لیے تشبیہ۔ دینا جو ہے سبی تو اس کاد کو تشبیہ دینا جو ہے تو ساتھ لفظ عسی کے۔ یا بسبب مشابہ ہونے مشابہ ہونا جو ہے سبی تو اس کاد کا مشابہ ہونا جو ہے سبی تو ساتھ لفظ عسی کے مثال اس کی مثل کاد زید یجیٔ کے ہے۔ پس زید مرفوع ہے مرفوع جو ہے سبی تو بسبب س بات کے کہ تحقیق وہ زید اسم ہے کاد کا۔ اور لفظ یجیٔ ثابت ہے وہ لفظ یجیٔ ثابت جو ہے سبی تو نصب کی جگہ میں نصب کی جگہ میں جو ہے تو بسبب اس کے کہ وہ یجیٔ خبر ہے اس کاد کی۔ معنی اس کا د زید یجئی کا قرب یجئی زید ہے اور حکم باقی مشتقات کا مشتقات جو ہیں سبی تو اس کاد کے مصدر سے ثابت ہے وہ حکم ثابت جو ہے تو مثل کاد کے حکم کے۔ مثال اس کی مثل لم یکد زید یجئی اور لایکاد زید یجئی کے ہے۔

کاد از باب سمع مثل خاف افعال مقاربہ سے ہے اور کاد یکید از باب ضرب یضرب مثل باع یبیع یہ افعال مقاربہ سے نہیں ہے جیسے قرآن پاک میں ہے انهم یکیدون کیداً۔ اس کا

اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے اور خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے اکثر بغیر ان کے ہوتی ہے مثالیں۔ وکادوا یقتلوننی۔ ۔ یکاد البرق یخطف ابصارهم۔ یکاد زیتها یضیئی۔ وما کادوا یفعلون۔ کبھی خبر مضارع ان کے ساتھ بھی آجاتی ہے جیسے کاد زید ان یخرج۔ کاد الفقر ان یکون کفراً اس کی ماضی ۔مضارع مثبت و منفی و نفی جحد استعمال ہوتے ہیں۔ کلام عرب میں یہ فعل کثیر الاستعمال ہے۔

ترکیب : واو عاطفہ (الثانی کاد) جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو عاطفہ (ھو) ضمیر مبتداء (یرفع الاسم) جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ (ینصب الخبر) جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

﴿وخبره فعل مضارع بغیر ان﴾ واو عاطفہ (خبره) مبتداء (فعل) موصوف (مضارع) صفت اول (بغیر ان) ظرف مستقر صفت ثانی۔ موصوف دونوں صفتوں سے مل کر خبر ہے مبتداء کی ۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿قد یکون مع ان تشبها له بعسی﴾ (قد یکون) فعل ناقص ضمیر اسم ہے (مع ان) ظرف مستقر ہو کر خبر ہے (تشبهاً) منصوب بالفتحہ لفظاً (له) ظرف لغو متعلق اول ہے تشبھاً کے (بعسی) ظرف لغو متعلق ثانی ہے تشبھاً کے۔ تشبھاً اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر مفعول لہ ہے یکون کے لیے۔ جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿حکم باقی المشتقات من مصدره کحکم کاد﴾ (حکم) مضاف (باقی) مضاف ثانی (المشتقات) اسم مفعول۔ ضمیر در و مستتر معبر بہ ھن مرفوع محلاً ذوالحال (من مصدره) ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل ہے۔ المشتقات صیغہ صفت اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مضاف الیہ ہے باقی کے لیے۔ باقی اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہے حکم کے لیے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء ہے۔ (کاف) جارہ (حکم) مضاف (کاد) مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور

مل کر ظرف مستقر خبر ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

وان دخل علی کاد حرف النفی ففیه خلاف۔ قال بعضهم ان حرف النفی فیه مطلقاً یفید معنی النفی۔ وقالبعضهم انه لایفیده۔ بل الاثبات باق علی حاله۔ واقال بعضهم انه لا یفید النفی فی الماضی۔ وفی المستقل یفیده۔

ترجمہ اور اگر حرف کاد پر حرف نفی داخل ہو تو اس میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض نحاۃ کا قول ہے کہ حرف نفی علی الاطلاق معنی نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ بعض نحاۃ کا قول ہے کہ حرف نفی (مطلقا) معنی نفی کا فائدہ نہیں دیتا۔ بلکہ مثبت بحالہ مثبت ہی رہے گا۔ اور بعض نحویوں کا کہنا ہے کہ حرف نفی ماضی میں تو نفی کا فائدہ نہیں دیتا۔ لیکن مستقبل میں مفید نفی ہے۔

فائدہ: یعنی مشتقات کیدودہ پر حرف نفی کے داخل ہونے کی صورت میں اختلاف ہوا ہے کہ اس سے معنی میں کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے یا نہیں؟ اور ہوتا ہے تو علی الاطلاق ماضی مضارع سب میں ہوتا ہے یا صرف مستقبل میں ہوتا ہے ماضی میں نہیں؟

جمہور نحاۃ کا مختار ہے یہ ہے کہ جس طرح دیگر افعال مشتق حرف نفی کے داخل ہونے سے منفی بن جاتے ہیں، پھر خواہ ماضی ہوں یا مضارع افادہ نفی میں حرف نفی کا ان سب پر یکساں اثر ہوتا ہے۔ بعینہ اسی طرح کاد اور اس کے مشتقات کا حال سمجھئے۔

بعض نحاۃ کا قول ہے کہ کاد، یکاد پر حرف نفی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مثبت بدستور مثبت ہی رہے گا ماکاد و یفعولون کے معنی یہی ہیں کہ بنی اسرائیل گائے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور ذبح کر ڈالی۔ یہ ترجمہ نہیں کرتے کہ وہ لوگ ذبح کرنے کے قریب نہیں تھے۔ اس لئے اس سے قبل فذبحوھا میں ذبح کا آثبات موجود ہے اور نفی اور اثبات متناقضین ہیں۔ ان کا اجتماع ناممکن ہے۔ لیکن یہ محض خیال ہے۔ نفی اور اثبات اس وقت متناقضین ہیں جب کسی محل سے ان کا تعلق بیک وقت مانا جاوے۔ ورنہ ایک وقت میں کسی امر کی نفی ہو اور دوسرے وقت میں اس کا

اثبات ہو، اسے کون متناقض کہے گا۔ ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔

تیسرا قول: یہ ہے کہ حرف نفی کا دماضی میں تو نفی کے معنی پیدا نہیں کرتا لیکن مستقبل میں ضرور اپنا اثر دکھلاتا ہے گویا آدھا تیتر، آدھا بٹیر۔

ترکیب : واو عاطفہ (إن) حرف شرط (دخل) فعل (علی) حرف جار (کاد) مراد لفظ مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے داخل کے۔ (حرف النفی) مرکب اضافی فاعل ہے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط ہے۔ (فا) جزائیہ (فیہ) ظرف مستقر خبر مقدم (خلاف) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء ہے۔ شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿قال بعضهم ان حرف النفی فيه مطلقاً يفيد معنى النفی﴾ (قال) فعل (بعضهم) مرکب اضافی فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر قول۔ (ان) حرف مشبہ بالفعل (حرف النفی) موصوف (فیہ) ظرف مستقر صفت۔ موصوف صفت مل کر ذوالحال (مطلقا) حال (یفید معنی النفی) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔

﴿قال بعضهم انه لا يفيده بل الاثبات باق على حاله﴾ (قال بعضهم) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قول (انہ لایفیدہ) جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ (بل) حرف عاطفہ (الاثبات باق علی حالہ) جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مقولہ اور مفعول بہ ہے۔

والثالث كرب وهو يرفع الاسم وينصب الخبر وخبره
يجئ فصلا مضارعاً دائماً بغيران نحو كرب زيد يخرج

ترجمہ اور تیسرا لفظ کرب ہے اور وہ لفظ کرب رفع دیتا ہے وہ لفظ کرب اسم کو اور نصب دیتا ہے وہ لفظ کرب خبر کو اور خبر اس لفظ کرب کی آتی ہے وہ خبر فعل ایسا فعل کے مضارع درآنحالیکہ ہمیشہ

رہنے والا ہے وہ فعل مضارع یا آتی ہے وہ خبر فعل مضارع زمانے میں ایسا زمانہ کہ ہمیشہ وہ زمانہ آتی جو ہے سبھی تو بغیر آن کے مثال اس کی مثل کرب زید یخرج کے ہے۔

ترکیب : واو عاطفہ (الثالث) مبتداء (کرب) مراد لفظ مرفوع محلا خبر۔ واو عاطفہ (ھو) ضمیر مبتداء (یرفع الاسم) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ اور (ینصب الخبر) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

﴿وخبرہ یجئی فعلاً مضارعاً دائماً بغیران﴾ (خبرہ) مرکب اضافی مبتداء (یجئی) فعل مضارع معلوم۔ ضمیر در و مستتر ذوالحال (فعلا مضارعا) مرکب توصیفی حال۔ ذوالحال حال مل کر فاعل (دائما) باعتبار موصوف محذوف زمانا کے مفعول فیہ ہے۔ (بغیران) ظرف لغو متعلق ہے یجئی کے۔ یجئی فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہے مبتداء کی۔

﴿نحو کرب زید یخرج﴾ (نحو) کی وہی دو ترکیبیں ہیں۔ (کرب) فعل از افعال مقاربہ رافع اسم ناصب خبر (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (یخرج) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ کرب فعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

والرابع اوشک۔ وھو یرفع الاسم۔ وینصب الخبر وخبرہ فعل مضارع مع ان۔ اوبغیر ان مثل اوشک زید ان یجئی اویجئی

ترجمہ چوتھا فعل اوشك ہے۔ یہ بھی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے (جو اکثر تو) مع ان (ہوتی ہے) اور (قلت کے ساتھ) بدون ان (بھی آتی ہے) جیسے اوشك زید ان یجئی۔ ان کی صورت میں۔ یا اوشك زید یجئی بضم آخر۔ غیر ان کی صورت میں۔ یعنی زید لگ گیا آنے میں۔ (خبر کا نصب تقدیری ہوگا)۔

فائدہ: اصل میں اوشك کے معنی دوڑنے اور جلدی کرنے کے آتے ہیں۔ لیکن افعال مقاربہ میں اس کے معنی شروع کرنا، اور لگ جانا ہوتے ہیں۔

ترکیب : واو عاطفہ (الرابع) مبتداء (اوشك) مراد لفظ مرفوع محلاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو عاطفہ (ھو یرفع الاسم وینصب الخبر) حسب ترکیب مذکور جملہ اسمیہ خبریہ

﴿وخبرہ فعل مضارع مع ان اوبغیر ان﴾ (خبرہ) مرکب اضافی مبتداء (فعل) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (مضارع) صفت اول (مع ان) معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (بغیر ان) ظرف مستقر معطوف۔ مطعوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت ثانی ہے فعل کی۔ مفعول صفت مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ ﴿اوشك زید ان یجئی او یجئی﴾ (اوشك) فعل از افعال مقاربہ رافع اسم ناصب خبر (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (ان یجئی) جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ (او) حرف عاطفہ (یجئی) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے۔ فعل مقارب اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

وقال بعضهم ان افعال المقاربة سبعة هذه الاربعة المذكورة وجعل۔ وطفق۔ وأخذ۔ وهذه الثلثة مرادفة لكرب۔ وموافقة له فى الاستعمال

ترجمہ بعض۔ (یعنی ابن حاجب وغیرہ) کا قول ہے کہ افعال مقاربہ سات ہیں۔ چار تو یہی۔ جن کا ذکر آچکا ہے اور تین اور ہیں۔ جعل ۔ اخذ۔ طفق ۔ یہ تینوں کرب۔ کے مرادف ہیں۔ یعنی ہم معنی ہیں۔ یعنی جعل ۔ اخذ۔ طفق ۔ ان تینون کے معنی شرع ہوئے۔ اور استعمال میں یہ تینوں کرب کے موافق ہیں۔ کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بدون ان ہوگی۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

ترکیب : واو عاطفہ (قال بعضهم) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قول (ان) حرف مشبہ بالفعل (افعال المقاربة) مرکب اضافی اسم (سبعة) مبدل منہ۔ (هذه) موصوف (الاربعة المذكورة) مرکب توصیفی صفت۔ موصوف صفت مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (جعل) معطوف علیہ۔ اپنے دونوں معطوف طفق اور اخذ سے مل کر معطوف ہے۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یہ بدل ہے سبعۃ سے۔ سبعۃ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔

﴿وهذه الثلثة مرادفة لكرب﴾ (هذه الثلثة) مرکب توصیفی مبتداء (مرادفة) صیغہ صفت (لام) جارہ (کـــرب) مراد لفظ مجرور محلا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے مرادفۃ کے۔ مرادفۃ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کے معطوف علیہ ہے۔ واو عاطفہ (موافقة) صیغہ صفت (له) ظرف لغو متعلق اول ہے موافقۃ کے۔ اور (في الاستعمال) ظرف لغو متعلق ثانی ہے موافقۃ کے۔ موافقۃ اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

کرب۔ اکثر را کے فتحہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے کبھی را کے کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔

افعال الشروع : وہ ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ فاعل خبر میں شروع ہو چکا ہے اس کے لیے یہ فعل ہیں جعل ۔ اخذ۔ طفق۔ انشاء۔ علق ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر ان کے ہوتی ہے ان کے ساتھ جائز نہیں ہے جیسے جعل زید يقرء طفق ابوبكر بشئی۔ وانشأ عمرو يقول۔

﴿النوع الثانی عشر﴾

افعال المدح والذم وهی اربعة: الاول نعم اصله نعم بفتح الفاء وکسر العین فکسرت الفاء اتباعاً للعین ثم اسکنت العین للتخفیف فصار نعمَ

ترجمہ نوع ایسی نوع کہ بارہویں افعال ہیں مدح کے اور ذم کے اور وہ افعال مدح وذم چار ہیں۔ پہلا نعم ہے اصل اس نعم کی نعم ہے ایسا نعم کے ثابت ہے وہ نعم ثابت جو ہے تو ساتھ فاء کی فتحہ کے اور عین کے کسرہ کے۔ پس کسرہ دیا گیا فاء کو واسطے اتباع کے اتباع جو ہے تو واسطے عین کے پھر ساکن کر دیا گیا عین کو واسطے تخفیف کے۔ پس ہو گیا وہ نعم نعم۔

افعال مدح و ذم: افعال مدح وذم وہ ہیں جو کسی کی تعریف یا برائی بیان کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ فعل مدح دو ہیں (۱) نعم (۲) حبذا فعل ذم بھی دو ہیں (۱) بئس (۲) ساء۔

عمل ان کا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں اور فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی تعریف یا مذمت کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر فعل مدح کے بعد ہے تو اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں اگر فعل ذم کے بعد ہے تو اس کو مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم افراد۔ تثنیہ۔ جمع میں فاعل کے مطابق ہوتے ہیں

ترکیب : (النوع الثانی العشر) مرکب توصیفی مبتداء (افعال المدح والذم) مرکب اضافی خبر (وہی اربعة) جملہ اسمیہ خبریہ (الاول نعم) حسب ترکیب مذکور جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اصله نعم بفتح الفاء وکسر العین﴾ (اصله) مرکب اضافی مبتداء (نعم) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً ذوالحال (با) جارہ (فتح الفاء) معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (کسر العین) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿فکسرت الفاء اتباعاً للعین ثم اسکنت العین للتخفیف﴾ (فا) عاطفہ (کسرت) فعل ماضی

مجہول (الفاء) نائب فاعل (للعین) متعلق ہے اتباعاً کے۔ اتباعاً اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ۔ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ (ثم) عاطفہ (اسکنت) فعل ماضی مجہول (العین) نائب فاعل (للتخفیف) ظرف لغو متعلق ہے اسکنت کے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔

﴿فصار نعم﴾ (فا) نتیجہ (صار) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا اسم (نعم) مراد لفظ منصوب محلا خبر۔ فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿وھو فعل مدح﴾ یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

فائدہ: نعم فعل مدح ہے بصریین کا آخری قول یہی ہے کہ یہ فعل ماضی ہے کسائی بھی ان کی موافقت میں ہے۔

فراء نعم ، بئس دونوں کو اسم مانتا ہے۔ بہر حال تائے تانیث ساکنہ کا لحوق، اور ضمائر بارزہ کا ان کے ساتھ اتصال، یہ اس کے فعل ہونے کے ترجحات میں سے ہیں۔ نعمت، نعما، نعموا، بئست۔ اصل یہ ہے کہ جب کسی کی عمومی طور پر مدح، یا مذمت مقصود ہوتی ہے اور یہ دکھلانا منظور ہوتا ہے کہ شخص ممدوح، یا مذموم میں یہ خوبیاں یا برائیاں اس درجہ راسخ اور مستمر ہیں کہ نہ اس سے کبھی مدح ہٹ سکتی ہے، ار نہ اس سے مذمت جدا ہو سکتی ہے تو اس مقصد کے لئے عرب لفظ نعم، بئس بصیغہ ماضی استعمال کرتے ہیں تاکہ رسوخ احوال اور استقبال کسی پائدار حالت کا پتہ نہیں دیتا۔ اس کے دونوں معنی متزلزل اور ناپائدار ہیں۔ نہ حال پر قرار ہے، نہ استقبال کا بھروسہ۔ استقبال تو ابھی اور کچھ مستقبل سے۔ برخلاف ماضی کے، کہ وہ ایک حالت پر قائم ہے۔ لہذا معائب یا محاسن کا رسوخ بتانے کے لئے فعل ماضی سے بڑھ کر کوئی دوسرا فعل نہیں ہو سکتا۔

خلاصۂ بحث: الغرض نعم ، بئس علی التحقیق دونوں فعل ماضی ہیں۔ اور دونوں کو دو، دو مرفوع اسم درکار ہیں۔ جن میں کا ایک ایک تو فاعل ہوگا۔ اور دوسرا مرفوع مخصوص بالمدح، یا مخصوص بالذم کہلائے گا۔ پھر فاعل یا مظہر ہوگا، یا مضمر، بر تقدیری اول فاعل میں احد الامرین کا ہونا لازم

ہے۔یا وہ اسم خود معرف بلام جنس ہو یا ایسی شئی کی طرف مضاف ہو کہ جس میں لام جنس موجود ہو۔ تفصیل ذیل میں آ رہی ہے۔

فائدہ: معرف باللام، یا مضاف الی معرف باللام ہونا کیوں ضروری ہے؟ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ابتداء ایک چیز کو اس کے ہم جنسوں میں رلا ملا کر مبہم طریق سے پیش کرنے میں خواہ مخواہ سامع کا شوق پیدا ہو جاتا ہے وہ کون سی چیز ہے جس کی مدح بدرجہ غایت، یا مدح بدرجہ غایت کرنی چاہتا ہے۔اس سے شوق میں ترقی ہو کر شدید انتظار پیدا ہو جاتا ہے اس کے بعد جب مخصوص بالمدح، یعنی وہ خاص شخص جس کی مدح منظور ہوتی ہے۔ذکر کر دیا جاتا ہے تو مشتاق سامع بانشراح صدر اس کو قبول کرتا ہے۔

فائدہ: یہ یاد رکھئے کہ جنس میں حکم نفس ماہیت اور حقیقت شئی پر ہوتا ہے۔افراد سے بحث نہیں ہوتی مثلاً نعم الرجل میں جس رجل کی مدح ہے۔خواہ وہ کسی فرد میں متحقق ہو۔اور نعم زید میں براہ راست زید پر حکم ہے۔

وفاعله قديكون اسم جنس معرفا باللام
مثل نعم الرجل زيد فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم وزيد
مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتداء ونعم الرجل خبره مقدم عليه
اومرفوع بانه خبر مبتداء محذوف وهو الضمير
تقديره نعم الرجل هو زيد فيكون على التقدير الاول جملة
واحدة وعلى التقدير الثانى جملتين

ترجمہ اور وہ نعم فعل مدح ہے اور فاعل اس نعم کا کبھی کبھی ہوتا ہے وہ فاعل اسم جنس اسم جنس کہ معرف وہ اسم جنس معرف جو تو ساتھ لام کے۔مثال اس کی مثل نعم الرجل زید کے ہے۔پس الرجل مرفوع ہے مرفوع جو ہے سہی تو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ الرجل فاعل ہے نعم کا۔اور زید مخصوص بالمدح ہے مرفوع۔ہے مرفوع جو ہے سہی تو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ زید مبتداء ہے اور نعم الرجل خبر ہے اس زید کی مقدم کی گئی ہے وہ خبر مقدم جو کی گئی ہے تو اوپر اس مبتداء کے یا مرفوع ہے

وہ زید مرفوع جو ہے تو بسبب اس کے کہ تحقیق وہ زید خبر ہے مبتدا کی ایسا مبتدا کہ محذوف وہ مبتداء اور وہ مبتداء محذوف ضمیر ہے تقدیراس نعم الرجل زید کی نعم الرجل ھو زید ہے۔ پس ہوگا وہ نعم الرجل زید ہوگا جو ہی تو اوپر تقدیر کے ایسی تقدیر کہ پہلی جملہ ایسا جملہ کہ ایک اور اوپر تقدیر کے ایسی تقدیر کہ دوسری دو جملہ۔

نِعْمَ اصل میں نَعِمَ تھا عین کی مناسبت سے نون کو کسرہ دیا گیا نِعِمَ ہو گیا پھر تخفیف کے لیے عین کو ساکن کر دیا گیا۔

فائدہ نِعْمَ کا فاعل تین طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) معرف بالام جیسے نعم الرجل زید۔ نعم المولی و نعم النصیر۔

(۲) مضاف معرف بالام کی طرف جیسے نعم صاحب الرجل زید۔ ولنعم دارلمتقین۔

(۳) کبھی نِعْمَ کا فاعل اس کے اندر ضمیر مستتر ہوتی ہے جو مبہم ممیز ہوتی ہے اس کے بعد نکرہ منصوب اس کی تمیز بنتا ہے جیسے نعم رجلا زید کیسا اچھا مرد ہے یعنی زید نِعْمَ فعل اس میں (ھو) ضمیر مبہم ممیز رجلا تمیز ممیز تمیز مل کر فاعل فعل فاعل مل کر خبر مقدم زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر پھر یہ جملہ انشائیہ ہوگا۔

افعال مدح وذم کی ترکیب کا طریقہ

افعال مدح وذم کی ترکیب کے چار طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ : ان کو مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کے ساتھ ملا کر ایک جملہ بنالیا جائے مثلاً نعم فعل الرجل فاعل۔ فعل فاعل مل کر خبر مقدم زید مبتداء مؤخر۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو علیحدہ جملہ بنایا جائے مثلاً نعم فعل الرجل فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ زید خبر ہے مبتداء محذورف ھو کی پھر یہ الگ جملہ ہوگا۔

تیسرا طریقہ: نعم الرجل میں الرجل مبین زید عطف بیان مبین بیان مل کر فاعل پھر یہ جملہ

فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چوتھا طریقہ: نعم الرجل فعل فاعل مل کر جملہ انشائیہ زید مبتداء ہے ممدوح خبر محذوف

فائدہ: کبھی مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم قرینہ کے تحت محذوف ہوتا ہے۔ جیسے نعم النصیر الله یا ھو مخصوص بالمدح محذوف ہے نعم الثواب آگے الجنۃ مخصوص بالمدح محذوف ہے نعم العبد آگے ایوب محذوف ہے۔

ترکیب: (فاعلہ) مرکب اضافی مبتداء (قد) حرف تحقیق (یکون) فعل ناقص۔ ضمیر درو مستترا سم ہے (اسم جنس) مرکب اضافی موصوف (معرفا) صیغہ صفت معتمد بر موصوف۔ ضمیر درو مستتر نائب فاعل (باللام) ظرف لغو متعلق ہے معرفا کے۔ معرفا صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر خبر یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ﴿مثل نعم الرجل زید﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔ (نعم الرجل زید) اس کی چار ترکیبیں ہیں۔

پہلی ترکیب: (نعم) صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ فعل از افعال مدح رافع معرف باللام یا مضاف بسوائے معرف باللام یا ضمیر مبہم ناصب تمیز۔ (الرجل) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مقدم (زید) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔ مبتداء اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

دوسری ترکیب: (نعم) فعل از افعال مدح (الرجل) مرفوع بالضمہ لفظاً مبین (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح عطف بیان۔

تیسری ترکیب: (نعم) فعل مدح (الرجل) فاعل (زید) مخصوص بالمدح خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ ھو ہے۔

چوتھی ترکیب: (نعم الرجل) جملہ فعلیہ انشائیہ (زید) مخصوص بالمدح مبتداء ہے۔

جس کے لیے خبر ممدوح محذوف ہے۔

﴿فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم ﴾(فالرجل) مبتداء (مرفوع) صیغہ صفت (بانه فاعل نعم) ظرف لغو متعلق ہے مرفوع کے۔ مرفوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔

﴿وزید مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتداء﴾ واو عاطفہ (زید) مبتداء (مخصوص بالمدح) معطوف علیہ (مرفوع بانه مبتداء) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے مبتداء زید کی۔ زید مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ونعم الرجل خبره مقدم علیه ﴾ واو عاطفہ (نعم الرجل) مراد لفظ مرفوع محلا مبتداء (خبره) مرکب اضافی خبر اول (مقدم علیه) خبر ثانی (او) حرف عاطفہ (مرفوع بانه خبر مبتداء محذوف) یہ معطوف ہے مرفوع بانه مبتداء پر۔

﴿وهو الضمیر تقدیره نعم الرجل هوزید ﴾ واو استینا فیہ یا واو حالیہ (هوالضمیر) جملہ اسمیہ خبریہ حال ہے (تقدیره) مبتداء (نعم الرجل) جملہ فعلیہ انشائیہ (هو زید) جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿فیکون علی التقدیر الاول جملة واحدة ﴾(فا) نتیجہ (یکون) فعل ناقص۔ ضمیر در و مستتر فاعل (علی التقدیر الاول) ظرف لغو متعلق ہے یکون کے (جملة واحدة) مرکب توصیفی خبر ہے۔ واو عاطفہ (علی التقدیر الثانی) متعلق ہے یکون کے۔ حرف عاطفہ کے ذریعہ سے۔ (جملتین) یہ معطوف ہے جملة واحدة پر۔ یکون فعل اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وقد یکون فاعله اسما مضافا الی المعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل زید

ترجمہ اور کبھی کبھی ہوتا ہے فاعل اس نعم کا اسم ایسا اسم کہ مضاف کیا ہوا وہ اسم مضاف جو کیا

ہوا تو طرف معرف باللام کے مثال اس کی مثل نعم صاحب الرجل زید کے ہے اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ فاعل ضمیر ایسی ضمیر کہ چھپی ہوئی وہ ضمیر ایسی ضمیر کہ ممیّز وہ ضمیر ممیز جو تو ساتھ نکرہ کے ایسی نکرہ کہ نصب دی ہوئی وہ نکرہ۔ اور ضمیر ایسی ضمیر کہ پوشیدہ وہ ضمیر لوٹنے والی وہ ضمیر لوٹنے والی جو تو طرف معہود کے ایسا معہود کہ ذھنی۔ اور کبھی کبھی حذف کر دیا جاتا ہے مخصوص حذف جو کیا جاتا ہے تو اس وت جب کہ دلالت کرتا ہو دلالت جو کرتا ہو تو اس مخصوص پر کوئی قرینہ۔ مثال اس کی مثال نعم العبد کے ہے یعنی نعم العبد ایوب اور قرینہ آیت کا سیاق ہے۔

ترکیب : واو استینافیہ (قد) حرف تحقیق (یکون) فعل ناقص (فاعلہ) مرکب اضافی اسم (اسماً مضافاً) مرکب توصیفی خبر ہے (باللام) ظرف لغو متعلق ہے المعرف کے۔ المعرف صیغہ صفت اپنے متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے مضافاً کے۔ یکون فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿نحو نعم صاحب الرجل زید﴾ (نحو) کی وہی دو ترکیبیں ہیں۔ (نعم) فعل از فاعل مدح (صاحب الرجل) مرکب اضافی مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم (زیـــد) مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔ مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ اور باقی احتمالات ثلاثہ حسب سابق یہاں بھی موجود ہیں۔

وقد یکون ضمیرا مستتر ممیزا بنکرۃ منصوبۃ والضمیر المستتر عائد الی معہود ذھنی

ترجمہ اور کبھی کبھی ہوتا ہے وہ فاعل ضمیر ایسی ضمیر کہ چھپی ہوئی وہ ضمیر ایسی ضمیر کہ ممیّز وہ ضمیر ممیز جو تو ساتھ نکرہ کے ایسی نکرہ کہ نصب دی ہوئی وہ نکرہ۔ اور ضمیر ایسی ضمیر کہ پوشیدہ وہ ضمیر لوٹنے والی وہ ضمیر لوٹنے والی جو تو طرف معہود کے ایسا معہود کہ ذھنی۔

ترکیب : واو استینافیہ (قد) حرف تحقیق (یکون) فعل ناقص۔ ضمیر درو مستتر اسم (ضمیراً)

موصوف(مستتراً)صفت اول(ممیزاً)صیغہ صفت اسم مفعول (با) جارہ(نکرۃ منصوبۃ) مرکب توصیفی مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے ممیزاً کے۔ ممیزاً صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثانی ہے۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿مثل نعم رجلاً زید﴾(مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔(نعم) فعل مدح۔ ضمیر در و مستتر مبھم ممیز ناصب (رجلاً) منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز تمیز مل کر فاعل۔ نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم۔(زید) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔ باقی احتمالات حسب سابق یہاں بھی ہیں ﴿والضمیر المستتر عائد الی معہود ذھنیً﴾ واو عاطفہ (الضمیر المستتر) مرکب توصیفی مبتداء(عائدٌ) یہ خبر ہے۔(الی معہود ذھنیً) ظرف لغو متعلق ہے عائد کے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وقد یحذف المخصوص اذا دل علیه قرینة مثل نعم العبد ای نعم العبد ایوب والقریجة سیاق الایة

ترجمہ اور کبھی کبھی حذف کر دیا جاتا ہے مخصوص حذف جو کیا جاتا ہے تو اس وقت جب کہ دلالت کرتا ہو دلالت جو کرتا ہو تو اس مخصوص پر کوئی قرینہ۔ مثال اس کی مثال نعم العبد کے ہے یعنی نعم العبد ایوب اور قرینہ آیت کا سیاق ہے۔

ترکیب : واو عاطفہ (قد) حرف تحقیق مع التقلیل (یحذف) فعل مضارع مجہول (المخصوص) نائب فاعل۔ (اذا ظرفیہ) ظرف زمان (دل) فعل علیہ ظرف لغو متعلق ہے دل کے۔(قرینة) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مضاف الیہ ہے اذا کے لیے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر یہ مفعول فیہ ہے یحذف کے لیے۔ یحذف فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مثل نعم العبد﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں۔ (نعم) فعل مدح (العبد) فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسر۔ (ای) حرف تفسیر (نعم العبد) جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (ایوب) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مفسر ہے۔

وشرطه المخصوص ان يكون مطابقاً للفاعل فى الافراد والتثنية والتذكير والتانيث مثل نعم الرجل زيد ونعم الرجلان الزيدان ونعم الرجال الزيدون ونعمت المراة هندونعمت المراتان الهندان ونعمت النساء الهندات

ترجمہ اور شرط مخصوص کی یہ یکہ ہو وہ مخصوص مطابق وہ مخصوص مطابق جو سہی تو واسطے فاعل کے مطابق جو ہو تو افراد اور تثنیہ اور جمع اور تذکیر اور تانیث میں مثال اس کی نعم الرجل زید۔ نعم الرجلان الزیدان وغیرہ ہے۔

ترکیب : واو استینافیہ (شرط المخصوص) مرکب اضافی مبتداء (ان) حرف ناصبہ (یکون) فعل ناقص منصوب بالفتحہ لفظاً۔ ضمیر در و مستتر اسم (مطابقاً) صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ (للفاعل) ظرف لغو متعلق اول ہے مطابقاً کے (فی) حرف جار (الافراد) معطوف علیہ (التثنية) معطوف اول (الجمع) معطوف ثانی (التذکیر) معطوف ثالث (التانيث) معطوف رابع۔ معطوف اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ثانی ہے مطابقاً کے لیے۔ مطابقاً صیغہ صفت اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر یکون کی۔ یکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل نعم الرجل زيد الى آخره﴾ ان تمام امثلہ کی ترکیب کو ماقبل کی ترکیب پر قیاس کریں۔

والثانی بئس وھوفعل ذم اصله بئس من باب علم فکسرت الفاء لتبعیة العین ثم اسکنت العین تخفیفا فصارت بئس وفاعله ایضا احدالامور الثلثة المذکورة فی نعم وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الحکام المذکورة مثل بئس الرجل زید وبئس صاحب الرجل زید وبئس رجلا زید وبئس الرجلان الزید ان وبئس الرجال الزیدون وبئست المراة ھندو وبئست المراتان الھندان وبئست النساء الھندات

ترجمہ اور دوسرا لفظ بئس ہے اور وہ لفظ بئس فعل ذم ہے اصل اس بئس کی بَئِسَ ہے درآنحالیکہ ہونے والا ہے وہ بئس ہونے والا جو ہے تو علم کے باب سے۔ پس کسرہ دیا گیا فاء کلمہ کو کسرہ جو دیا گیا تو واسطے عین کلمہ کی تبعیت کے پھر ساکن کر دیا گیا عین کلمہ کو واسطے تخفیف کے۔ پس ہو گیا وہ بِئس بِئس۔ اور فاعل اس بئس کا بھی ایک ہے امور کا ایسے امور کہ تین ایسے امور کہ وہ امور ذکر کیے ہوئے وہ امور ذکر جو کیے ہوئے ہیں تو نعم میں اور حکم مخصوص بالذم کا ثابت ہے وہ حکم ثابت جو ہے تو مثل مخصوص بالمدح کے حکم کے حکم جو ہے تو تمام احکام میں ایسے احکام کے وہ احکام ذکر کیے ہوئے ہیں وہ احکام۔ مثال اس کی مثل بئس الرجل زید۔ بئس صاحب الرجل زید۔ بئس رجلاً زید۔ بئس الرجلان الزیدان وغیرہ کے ہے۔

فائدہ: طریقہ مدح وذم کا یکساں ہے۔ بئس اصل میں بئس تھا۔ اس کا فاعل بھی نعم کی طرح انہیں تین صورتوں میں سے کسی صورت پر ہوگا۔ جو نعم کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں۔ اور اس کا مخصوص بالذم جملہ احکام میں مخصوص بالمدح کی طرح ہوگا۔ یعنی اس کا رفع یا بر بنائے مبتداء ہونے کے ہوگا۔ یا اس کا مبتداء محذوف نکالا جائے اور یہ اس کی خبر ہو۔ اسطرح بوقت قرینہ مخصوص بالذم کا حذف ہونا جیسے کوئی یوں کہے لا ترافق الشیطان ، فبئس الرفیق: شیطان سے رفاقت مت کرو! وہ بہت ہی برا رفیق ہے۔ یہاں فبئس الرفیق کے بعد، اس المخصوص بالذم یعنی الشیطان محذوف ہے۔

اسی طرح امور خمسہ: افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں مخصوص بالذم اور فاعل کی مطابقت ضروری ہے

فائدہ: اس پر اشکال ہوتا ہے باری تعالیٰ کے اس ارشاد بئس مثل القوم الذین کذبوا بایاتنا (بری ہے مثال اس قوم کی جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو) کہ اس میں مثل القوم فاعل ہے اور الذین کذبوا بایاتنا، مخصوص بالذم۔ مگر فاعل مفرد ہے، اور مخصوص بالذم جمع۔ لہذا مخصوص اور فاعل کی مطابقت کا قاعدہ باطل ہوگیا۔

جواب: یہ ہے کہ الذین کذبوا مخصوص بالذم نہیں ہے بلکہ مخصوص فاعل کا مبین ہوتا ہے، اور مبین کا از جنس مبین ہونا ضروری ہے۔ رجل کا بیان زید، عمرو، بکر تو ہوسکتا ہے مگر گدھا، گھوڑا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ الذین کذبوا سے قبل مضاف محذوف ہے یعنی لفظ مثل تقدیر عبارت یوں ہے بئس مثل القوم مثل الذین کذبوا بایاتنا اور مثل الذین، مثل القوم کی طرح مفرد ہے۔

جواب ثانی: یہ ہے کہ الذین کذبوہ یہ صفت ہے القوم کی۔ جو کہ معنی جمع ہے۔ اور مخصوص بالذم مثلھم یہاں محذوف ہے۔ یعنی: بئس مثل القوم المکذبین بایتنا مثلھم اب کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔

ترکیب: واو عاطفہ (الثانی بئس) جملہ اسمیہ خبریہ (وھو فعل ذم) یہ بھی جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اصلہ بئس من باب علم﴾ (اصلہ) مبتداء (بئس) مراد لفظ مرفوع محلاً ذوالحال (من) حرف جار (باب) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (علم) مراد لفظ مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر حال ہے بئس کے لیے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وفاعلہ ایضاً احد الامور الثلثۃ المذکورۃ فی نعم﴾ واو عاطفہ (فاعلہ) مبتداء (ایضاً) حسب ترکیب مذکور جملہ فعلیہ معترضہ (احد) مضاف (الامور) موصوف (الثلاثہ) صفت اول (فی نعم) ظرف لغو متعلق ہے المذکورہ کے۔ المذکورہ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثانی ہے الامور کی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر

ہے فاعلہ کی۔ الخ

﴿وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح﴾(حکم المخصوص) مرکب اضافی مبتداء(کاف) جارہ(حکم) مضاف(بالمدح) یہ متعلق اول ہے المخصوص کے۔(فی جمیع الاحکام المذکورۃ) ظرف لغو متعلق ثانی ہے المخصوص کے۔ المخصوص اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثبت کے یا ثابت کے ہو کر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے

﴿مثل بئس الرجل زید﴾(مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (بئس) فعل از افعال ذم (الرجل) فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) مخصوص بالذم مبتداء مؤخر۔ اور باقی تراکیب ثلاثہ حسب سابق یہاں پر ہیں۔ اور باقی امثلہ کی تراکیب بھی اسی طرح ہیں۔

والثالث ساء وھو مرادف لبئس وموافق له فی جمیع وجوه الاستعمال

ترجمہ اور تیسرا لفظ ساء ہے اور وہ لفظ ساء مرادف ہے (ہم معنی) وہ ساء مرادف جو ہے تو واسطے بئس کے اور موافق ہے وہ لفظ ساء موافق جو ہے تو واسطے اس لفظ بئس کے موافق جو ہے تو تمام استعمال کے طریقوں میں۔

فائدہ: ساء: انشاء اور اخبار دونوں مواقع پر مستعمل ہے۔ مگر بیشتر اخبار کے لئے آتا ہے۔ اور یہاں ان افعال سے بحث ہو رہی ہے، جو انشاء مدح، یا انشاء ذم کے لئے مستعمل ہوتا ہے ساء، اصل میں سوء بروزن خوف از باب علم تھا۔ واو متحرک ماقبل اس کا مفتوح، لہذا واو کو الف سے بدل لیا، ساء ہو گیا۔

فائدہ: انشاء ذم میں بئس اصل ہے کہ اس میں بجز انشائی معنی کے دوسرے معنی نہیں، بخلاف ساء کے، کہ اس میں اخباری اور انشائی دونوں معنی موجود ہیں۔ اسی بناء پر بعض ساء کو ملحقات بئس میں شمار کرتے ہیں۔

ترکیب : واو عاطفہ (الثالث ساء) جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو عاطفہ (هو) مبتداء (مرادف) صیغہ صفت (لام) جارہ (بئس) مراد لفظ مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے مرادف کے۔ مرادف اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (لہ) متعلق اول ہے موافق کے لیے (فی وجوہ الاستعمال) متعلق ثانی ہے۔ موافق دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

والرابع حب بفتح الفاء اوضمها اصله حبب بضم العين فاسكنت الباء الاولى وادغمت فى الثانيه على اللغة الاولى اونقلت ضمتها الى الحاء وادغمت الباء فى الباء على اللغة الثانيه وحب لاينفصل عن ذا فى الاستعمال ولهذا يقال فى تقرير الافعال حبذا

ترجمہ اور چوتھا لفظ حبّ ہے درآنحالیکہ متلبس ہونے والا ہے وہ حبّ تلبس ہونے والا جو ہے تو ساتھ فاء کی فتحہ کے یا ساتھ اس فاء کلمہ کے ضمہ کے۔ اصل اس حبّ کی حبب ہے درآنحالیکہ متلبس ہونے والا ہے وہ لفظ حبب تلبس جو ہونے والا ہے تو ساتھ عین کلمہ کے ضمہ کے۔ پس ساکن کردیا گیا باء کو ایسی باء کہ پہلی اور ادغام کردیا گیا اس پہلی باء کو ادغام جو کیا گیا تو دوسری میں ادغام جو کیا گیا لغت پر ایسی لغت کہ پہلی یا نقل کیا گیا ضمہ اس باء کا نقل جو کیا گیا تو طرف حاء کے اور ادغام کردیا گیا باء کو ادغام جو کیا گیا تو باء میں ادغام جو کیا گیا تو لغت پر ایسی لغت کہ دوسری۔ اور حبّ جدا نہیں ہوتا وہ حبّ جدا جو نہیں ہوتا تو لفظ ذا سے جدا جو نہیں ہوتا تو استعمال میں۔ اور اسی لیے کہا جاتا ہے کہا جو جاتا ہے تو افعال کی تقریر میں حبذا۔

دوسرا فعل مدح حبذا ہے اس کا فاعل ہمیشہ ذا ہوتا ہے خواہ مخصوص بالمدح واحد ہو تثنیہ ہو جمع ہو جیسے حبذا الرجل۔ حبذا الرجلان وغیرہ۔ اس کی ترکیب بھی نعم کی طرح ہوگی۔

ضابطہ : حبذا کی یہی مذکورہ بالا چار ترکیبیں ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا فاعل ہمیشہ ذا ہوتا ہے

فائدہ : حبذا جو انشائے مدح کے لئے آتا ہے، اس میں بلحاظ اصل دو لغت ہیں۔ حاء کا فتحہ،

ارها کا ضمہ، مگر انشائے مدح کی طرف نقل کرنے کے بعد، حسب تحقیق علامہ ابن حاجب فتحہ متعین ہو گیا اور ضمہ ناجائز۔ مگر شارحؒ نے ایسی کوئی قید نہیں لگائی جس سے قبل از نقل، اور بعد از نقل کے حالات میں فرق ظاہر ہو۔ یہ اصل میں حبُبَ (بضم العین) تھا۔ حبُب کے معنی بہت ہی محبوب ہوا۔ بقاعدۂ ادغام متجانسین اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا، حبَّ (بفتح اول) ہوا۔ یہ تعلیل لغت اولیٰ کی بنا پر ہوئی۔ یعنی حبّ مفتوح الفاء ہوا۔ اور مضموم الفاء کی تقدیر پر با کا ضمہ حاء کی طرف منتقل کر کے ادغام کر دیا گیا۔ یہ ظاہر ہے کہ انتقال سے قبل، اول حا کا فتحہ ہٹایا جاویگا، پھر اس پر باء کا ضمہ لایا جائے گا۔ گویا حبَّ (بفتح فا) اور حُبَّ (بضم فا) دونوں کی اصل حبَ (بفتح فا) ہوئی۔ حبّ، جو انشائے مدح کے لئے مستعمل ہے، وہ کبھی ذا سے متصل مستعمل نہیں ہوتا۔ البتہ حبّ، اخباری جو محض محبوبیت کی خبر دیتا ہے، اور موقع انشاء پر مستعمل نہیں ہے وہ بدوں ذا بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

ترکیب : واو عاطفہ (الرابع) مبتداء (حبّ) مراد لفظ مرفوع محلاً ذوالحال (با) جارہ (فتح الفاء) مرکب اضافی معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (ضمها) مرکب اضافی معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر کائنا کے متعلق ہو کر حال۔ ذوالحال حال مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿اصله حبب بضم العين﴾ (اصله) مرکب اضافی مبتداء (حبب بضم العين) کی ترکیب حب بفتح الفاء کی طرح ہے۔

﴿فاسكنت الباء الاولى﴾ (فا) فصیحیہ (اسكنت) فعل ماضی مجہول (الباء الاولى) مرکب توصیفی نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (ادغمت) فعل مجہول۔ ضمیر در و مستتر نائب فاعل (فى الثانيه) متعلق اول اور (على اللغة الاولى) متعلق ثانی ہے ادغمت کے۔ ادغمت فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔ (او) حرف عاطفہ (نقلت) فعل ماضی مجہول (ضمتها) مرکب اضافی

نائب فاعل (الی الحا) جار مجرور متعلق ہے نقلت کے۔ نقلت فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔ واو عاطفہ (ادغمت الباء فی الباء علی اللغة الثانیه) یہ جملہ فعلیہ خبریہ معطوف۔

﴿وحبّ لا ینفصل عن ذا فی الاستعمال﴾ واو استینافیہ (حب) مراد لفظ مرفوع محلا مبتداء لا نافیہ (ینفصل) فعل مضارع۔ ضمیر در و مستتر فاعل (عن ذا) ظرف لغو متعلق اول ہے لا ینفصل کے (فی الاستعمال) متعلق ثانی ہے۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے مبتدا ء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿لهذا یقال فی تقریر الافعال حبذا﴾ (لهذا) ظرف لغو متعلق ہے یقال مؤخر کے (فی تقریر الافعال) متعلق ہے یقال کے (حبذا) مراد لفظ مرفوع محلا نائب فاعل۔ یقال اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وهو مرادف لنعم وفاعله ذا والمخصوص بالمدح مذكور بعده واعرابه كا عراب مخصوص نعم فی الوجهین المذكورين لكنه لايطابق فاعله فی الوجوه المذكورة مثل حبذا زيد وحبذا الزيدان وحبذا الزيدون وحبذا هند وحبذا الهندان وحبذا الهندات

ترجمہ اور وہ حبّ مرادف (ہم معنی) ہے وہ حب ہم معنی جو ہے تو واسطے نعم کے اور فاعل اس حبّ کا ذا ہے اور مخصوص بالمدح ذکر کیا ہوا ہے وہ مخصوص بالمدح ذکر جو کیا ہوا ہے تو بعد اس کے اور اعراب اس مخصوص حبـــذا کا ثابت ہے وہ اعراب ثابت جو ہے تو مثل مخصوص نعم کے اعراب کے اعراب جو ہے تو دونوں وجہوں میں ایسی وجہیں کہ وہ وجہیں ذکر کی ہوئی ہیں وہ دو وجہیں۔ لیکن وہ مخصوص حبّ نہیں مطابق ہوتا ہے وہ مخصوص حبّ اس حبّ کے فاعل کے مطابق جو نہیں ہوتا تو وجوہ میں ایسی وجوہ کہ وہ وجوہ ذکر کی ہوئی ہیں وہ وجوہ۔ مثال اس کی مثل حبذا زید۔ حبذا الزیدان۔ حبذا الزیدون۔ حبذا ہند وغیرہ کے ہے۔

ترکیب : واو عاطفہ (فاعلہ) مبتداء (ذا) مراد لفظ مرفوع محلاً خبر ہے۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿والمخصوص بالمدح مذکور بعده﴾ واو عاطفہ (المخصوص بالمدح) مبتداء (مذکور بعده) یہ خبر ہے۔

﴿واعرابه کاعراب مخصوص نعم فی الوجهین﴾ واو استینافیہ (اعرابه) مرکب اضافی مبتداء (کاف) جارہ (اعراب) مضاف اول (مخصوص) مضاف ثانی (نعم) مراد لفظ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثبت یا ثابت مقدر کے (فی الوجهین المذکورین) ظرف لغو متعلق ہے اعراب مصدر کے۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔ ﴿لکنه لایطابق فاعله فی الوجوه المذکورة﴾ (لکن) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (ه) ضمیر منصوب محلاً اسم (لایطابق فاعله فی الوجوه المذکورة) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے لکن کی۔ لیکن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استدراکیہ۔

﴿مثل حبذا زید﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (حبذا) فعل از افعال مدح (ذا) مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم (زید) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ہے۔ اور باقی تراکیب ثلاثہ اس میں بھی ہیں۔ اور باقی مثالوں کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

ویجوز ان یکون قبله اوبعده اسم موافق له منصوبا علی التمییز او علی الحال مثل حبذا رجلا زید وحبذا راکباً زید وحبذ زید رجلا وحبذا زید راکبا

ترجمہ اور جائز ہے یہ بات کہ ہو ہو جو سہی تو پہلے اس مخصوص حبذا کے یا بعد اس مخصوص حبذا کے اسم ایسا اسم کے موافق وہ اسم موافق جو تو واسطے اس مخصوص کے منصوب وہ اسم ایسا منصوب کہ ثابت ہے وہ منصوب ثابت جو ہے تو اوپر تمیز کے یا اوپر حال کے مثال اس کی مثال حبذا رجلا زید

کے اور حبذا راکباً زید وغیرہ کے ہے۔

ترکیب : واو استینافیہ (یجوز) فعل مرفوع بالضمہ لفظاً (ان) حرف ناصبہ (یکون) فعل ناقص (قبله اوبعده) معطوف معطوف علیہ مل کر ظرف زمان مفعول فیہ ہے یکون کے لیے (اسم) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (موافق له) موافق اپنے متعلق سے ملکر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر اسم ہے یکون کی (منصوباً) منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف (علی التمیز) معطوف علیہ (علی الحال) معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہے ثابتا کے۔ ثابتاً اپنے متعلق سے مل کر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مرفوع محلاً فاعل ہے یجوز کی۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿مثل حبذا رجلاً زید﴾ (حب) فعل مدح (ذا) ممیز (رجلاً) تمیز۔ ممیز تمیز ملکر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم ہے اور (زید) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ہے۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ (حبذا راکباً زید) (حب) فعل مدح (ذا) ذوالحال (راکباً) حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر فاعل ہے۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم ہے اور (زید) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ہے۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

واعلم انه لا یجوز التصرف فی هذه الافعال۔ غیر الحاقی التاء فیها۔ ولهذا سمیت هذه الافعال غیر متصرفة

ترجمہ جانئے کہ ان افعال میں۔ بجز اس کے کہ ان کے آخر میں تائے ساکنہ کا الحاق ہو۔ اور کوئی تصرف جائز نہیں۔ (اور حبذا مرکب میں تو تا کا الحاق بھی نہیں ہوسکتا) اسی لیے یہ افعال غیر متصرفہ کہلاتے ہیں۔

ترکیب : واو استینافیہ (اعلم) فعل امر حاضر معلوم۔ ضمیر در و مستتر فاعل (ان) حرف مشبہ

بالفعل (ہ) ضمیر اسم (لایجوز) فعل نفی (التصرف) مصدر (فی ھذہ الافعال) ظرف لغو متعلق ہے تصرف کے۔ تصرف مصدر اپنے متعلق سے مل کر مستثنیٰ منہ (غیر) مضاف اول (الحاق) مضاف ثانی (التاء) مضاف الیہ۔ (فیھا) ظرف لغو متعلق ہے الحاق کے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہے لایجوز کی۔ لایجوز فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفعول ہے اعلم کا۔ اعلم اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ولھذا سمیت ھذہ الافعال غیر متصرفة﴾ واو عاطفہ (لھذا) جار مجرور مقدم متعلق ہے سمیت کے (سمیت) فعل مجہول (ھذہ الافعال) نائب فاعل (غیر متصرفة) مرکب اضافی مفعول ثانی۔ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

النوع الثالث عشر

افعال القلوب۔ وانما سمیت بھا۔ لان صدورھا من القلب ولا دخل فیه للجوارح۔ وتمسی افعال الشک۔ والیقین ایضاًلان بعضھا للشک۔ وبعضھا للیقین۔ وھی تدخل علی المبتداء والخبر۔ وتنصبھا معاً بان یکونا مفعولین لھا۔وھی سعبةثلثة منھا للشک۔ وثلثة منھا للیقین۔وواحد تمنھا مشترک بینھما۔

ترجمہ (عوامل سماعی کی) تیرہویں نوع افعال قلوب ہیں۔اوران افعال کا نام۔افعال قلوب اس لیے رکھا گیا ہے کہ ان افعال کا صدور قلب سے ہوتا ہے۔ان کے صدور میں جوارح کا کوئی دخل نہیں ہے۔ان افعال کا دوسرا نام افعال شک ویقین بھی ہے۔کیونکہ ان میں سے بعض شک کے معنی دیتے ہیں اور بعض یقین کے۔یہ افعال مبتداء خبر پر داخل ہوتے ہیں اوران دونوں کا معا منصوب کر دیتے ہیں۔اسس طرح پر کہ وہ دونوں اسم۔ان افعال کے لیے بمنزلہ دومفعول کے ہوتے ہیں۔یہ افعال قلوب سات ہیں۔تین برائے شک اور تین برائے افادہ یقین۔اور ایک دونوں میں مشترک۔

افعال قلوب: قلوب قلب کی جمع ہے بمعنی دل چونکہ ان افعال کے معانی کا تعلق دل سے ہے ظاہری اعضاء سے نہیں ہے اس لیے ان کو افعال قلوب کہتے ہیں۔افعال قلوب کل سات ہیں تین یقین کے لیے ہیں علمت۔ رئیت۔ وجدت تین شک کے لیے ہیں حسبت۔ظننت۔خلت ایک مشترک ہے وہ زعمت ۔ہے ان کو افعال یقین وشک بھی کہا جاتا ہے۔

عمل۔یہ مبتداء خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جیسے علمت زیداً فاضلاً۔ رئیت سعیداً کاتباً۔ وجدت خالداً امیناً۔

فائدہ: جملہ اسمیہ پر دخول کا مقصد: اور جملہ اسمیہ پر ان افعال کے داخل کرنے کا مقصد مکاطب کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ اس جملہ کی خبر کے متعلق متکلم کیا خیال رکھتا ہے؟ یقین کا یا شک کا۔یہ

شک بمعنی لغوی ہے جو یقین کا مقابل ہے یعنی یقین سے قبل کے تمام مراتب لغۃً شک کہلاتے ہیں۔ یعنی خواہ اس میں خبر کے متعلق ہونے کی دونوں جانب مساوی ہوں، یا کسی ایک جانب کو بخیال متکلم ترجیح صحیح ہو۔ مگر وہ ترجیح بدرجہ یقین نہ پہنچی ہو۔

فائدہ: ان کے علاوہ اور معانی بھی ہیں، جہاں ان کا استعمال بطور افعال قلوب نہیں ہوتا یعنی ان کا تعدیہ دو مفعول کی طرف نہیں ہوتا۔ کیونکہ مذکورہ معانی کا تعلق صرف ایک ایک شئی سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ امثلہ اور ان کے تراجم سے ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا یہ افعال ان معانی میں صرف ایک ہی مفعول کی طرف متعدی ہوں گے۔

فائدہ: باب افعال کے ہر دو مفعول اگرچہ صورۃً دو اور ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں مگر نظر برحقیقت یہ دو مفعول نہیں ہیں۔ بلکہ مفعول ان دونوں کا ملا جلا مضمون ہے جس کی وجہ سے یہ دو، دو نہیں رہتے، بلکہ باہمی ارتباط اور جزئیت کی بناء پر کہ یہ لازم الاضافت ہے دونوں کلمہ واحدہ کی حیثیت میں آجاتے ہیں اور احد ہما کا حذف بالکل ایسا ہوگا جیسا ایک کلمہ کے بعض اجزاء کا حذف، جو بجز خاص وجوہ کے مثلاً ترخیم، یا تخفیف وغیرہ کے قطعاً نا جائز ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ مضمون نکالنے سے دونوں کلمہ واحدہ کس طرح ہو گئے، اس کو یوں سمجھیں کہ جس طرح مضمون جملہ میں خبر کا مصدر نکال کر اس کو مبتداء کیطرف مضاف کر دیتے ہیں۔ مثلاً زید قائم کا مضمون قیام زید ہوا۔ اسی طرح یہ دونوں اسم جو اصل میں مبتداء خبر تھے۔ اور فعل قلوب کی ماتحتی کے باعث مفعول بن گئے ہیں ان کا مضمون اس طرح لیا جائے گا کہ مفعول ثانی کا مصدر نکال کر اس کو مفعول اول کی طرف مضاف کر دیں گے اضافت کی بندش سے ان میں باہم جزئیت کا رابطہ پیدا ہو جائے گا کیونکہ مضاف، مضاف الیہ کی جزء ہوتا ہے۔ اور اب علمت زیدا فاضلاً میں زید، اور فاضل جو ایک دوسرے سے منفصل نظر آرہے تھے، فضل زید میں باہم مرتبط ہو گئے اور یہ ملا جلا کلمہ علمت کا مفعول قرار پایا۔

ضابطہ: مع ظرف زمان لازم النصب ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہمیشہ مع کے لئے کم از

کم دو چیزیں ضروری ہیں جو مصاحب ہوں اگر وہ دو چیزیں مع سے پہلے مذکور نہ ہوں تو مع ان کے درمیان ہوگا۔ جیسے: ان الله مع الصابرین اور وہ دو چیزیں پہلے مذکور ہوں تو پھر بغیر اضافت کے منون منصوب ہوتا ہے۔ جئنا معا اس وقت بمعنی جمیعا کے ہوگا پھر کبھی برائے زمان ہوگا۔ جیسے: جئنا معا ای فی وقت واحد اور کبھی برائے مکان جیسے: کنا معا ای فی مکان واحد یا بمعنی مجتمعین ہوکر حال ہے۔

ترکیب : (النوع الثالث عشر) مرکب توصیفی مبتداء (افعال القلوب) مرکب اضافی خبر ہے۔ جملہ اسمیہ خبریہ (وانما سمیت بها لان صدورها) واو استینافیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل ملغی عن العمل (سمیت) فعل ماضی مجہول۔ ضمیر در و مستتر نائب فاعل (بها) ظرف لغو متعلق اول ہے سمیت کے (لام) جارہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (صدورها) مرکب اضافی اسم (من القلب) ظرف مستقر خبر ہے۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ

﴿ولادخل فیه للجوارح﴾ واو عاطفہ (لا) نفی جنس (دخل) مبنی بر فتح اسم (فیه) ظرف مستقر متعلق ہے ثبت یا ثابت کے (للجوارح) متعلق ثانی ہے ثبت اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر یہ خبر ہے لا کی۔ لا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف

﴿تسمی افعال الشك والیقین ایضاً﴾ (تسمی) فعل مضارع مجہول مرفوع بالضمہ تقدیراً۔ ضمیر در و مستتر معبر بہ ھی مرفوع محلا نائب فاعل (افعال) مضاف (الشك) معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (الیقین) معطوف۔ معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی ہے جملہ فعلیہ خبریہ (ایضاً) جملہ معترضہ ہے۔ (لان بعضها للشك وبعضها للیقین) (لام) تعلیلیہ جارہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (بعضها) مرکب اضافی اسم (للشك) ظرف مستقر خبر ہے ان کی (وبعضها للیقین) معطوف۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے تسمی کے۔

﴿تنصبها معاً بان یکونا مفعولین﴾ (تنصب) فعل مضارع۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا

فاعل (ھما) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ (معاً) منصوب لفظاً مفعول فیہ (با) حرف جارہ (ان) حرف ناصبہ (یکونا) فعل مضارع منصوب بحذف نون (الف) ضمیر اسم (مفعولین) اپنے متعلق لھما سے مل کر خبر ہے یکونا اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے تحسب کے۔ تحسب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اما الثلثة الاول۔ فحسب۔ وظننت۔ وخلت۔ مثل حسبت زیداً فاضلاً۔ وظننت بکراً نائماً۔ وخلت خالدا قائماًوظننته اذا کان منالظنة بمعنی التھمة لم یقتض المفعول الثانی۔ مثل ظننت زیدا

ای اتھمته

ترجمہ پہلے تین۔ حسبت۔ ظننت۔۔ خلت ہیں۔ جیسے حسبت زیدا فاضلاً (میں نے زید کو فاضل سمجھا) ظننت بکراً نائماً۔ (میں نے بکر کو سوتا گمان کیا) خلت خالداً قائماً (میں نے خالد کو کھڑا خیال کیا) ظننت۔ جب ظنۃ۔ (بکسر ظا۔ وتشدید نون) سے ماخوذ ہو ہو۔ بمعنی تہمت لگانا تو۔ (وہ افعال قلوب میں سے نہیں ہے اور) وہ دوسرا مفعول نہیں چاہتا۔ مثلاً ظننت زیدا میں نے زید کو متہم کیا۔

ترکیب : (اما) شرطیہ تفصیلیہ (الثلثة الاول) مرفوع بالضمہ لفظاً مرکب توصیفی ہو کر مبتداء متضمن ہے معنی شرط کے (فا) جزائیہ (حسبت) معطوف علیہ (ظننت) معطوف اول (خلت) معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر خبر ہے متضمن معنی جزاء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (مثل حسبت زیداً فاضلاً) (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (حسبت) فعل بفاعل (زیداً) مفعول اول (فاضلاً) مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿وظننت بکراً نائماً﴾ اس کی ترکیب بھی وہی ہے (وظننت اذا کان من الظنة بمعنی

التھمۃ) واواستینافیہ (ظننت) مرادلفظ مرفوع محلا مبتداء (کان) فعل ناقص۔ضمیر درو مستتر اسم (من) حرف جار (الظنة) ذوالحال (بمعنی التھمۃ) ظرف مستقر کائنا کے متعلق ہو کے حال ہے۔ذوالحال حال مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر ہے کان کی۔کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

واما الثلثة الثانية فعلمت۔ ورأيت۔ ووجدت۔ مثل علمت زيداً أميناً۔ ورأيت عمرا فاضلاً۔ ووجدت البيت رهيناً

ترجمہ دوسرے تین علمت۔ رأیت اوروجدت ہیں۔جیسے علمت زیداً امیناً (میں نے زید کو امانت دار یقین کیا۔رأیت عمروا فاضلا (میں نے عمرو کو فاضل یقین کرلیا) وجدت البیت رھیناً (میں نے مکان کو گروی یقین کیا)۔

ترکیب : اس کی ترکیب کو ماقبل پر قیاس کریں۔

وعلمت قد يجئى بمعنى عرفت۔ نحو علمت زيداً اى عرفته۔ ورائيت قد يكون بمعنى ابصرت۔ كقوله تعالى فانظر ماذا ترى۔ ووجدت قديكون بمعنى اصبت۔ مثل وجدت الضالة اى اصبتها۔ فان كل واحد من هذه المعانى لايقضى الا متعلقاً واحداً۔ فلا يتعدى الا الى مفعول واحد۔

ترجمہ علمت۔ کبھی عرفت۔ (پہچاننے) کے معنی میں آتا ہے جیسے علمت زیداً (میں نے زید کو پہچان لیا) اور رائیت کبھی ابصرت (آنکھوں سے دیکھنے) کے معنی میں آتا ہے جیسے باری تعالی کا یہ ارشاد فانظر ماذا تری (تم معاملہ پر غور کرلو کہ تم کیا دیکھتے ہو)۔اسی طرح وجدت کبھی اصبت۔(پالینے) کے معنی میں آتا ہے۔جیسے وجدت الضالۃ (میں نے گم شدہ چیز پالی) لہذا یہ افعال صرف ایک ہی مفعول کی طرف متعدی ہوں گے۔

ضابطہ : ما ذا تری موصوف صفت ار موصوف وصفت مل کر مفعول بہ ہے انظر کا پھر

موصوف وصفت کی چار صورتیں ہوں۔(۱) ما استفہامیہ بمعنی ای شئی موصوف ذا اسم اشارہ موصوف ثانی جملہ تری یہ ذا کی صفت ہے۔موصوف اپنی صفت کے ساتھ مل کر صفت ہے ما کی۔ (۲) ما استفہامیہ موصوف ذا اسم موصول تری صلہ۔موصول با صلہ صفت موصوف با صفت مفعول بہ ہے۔(۳) ماذا استفہامیہ بمعنی ای شئی موصوف تری صفت (۴) ما استفہامیہ موصوف ذا زائدہ تری صفت۔۱۲

ضابطہ: دو صورتیں ہیں (۱) ما ذا سے پہلے یا بعد میں فعل متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ نہ ہو تو ماذا مفعول بہ ہوگا۔جیسے:فانظر ما ذا تری۔ ما ذا صنعت۔

(۲) اس کے علاوہ ہوت تو مبتداء یا خبر بنے گا جیسے:ما ذا صنعتہ۔ ما ذا التوانی وما ذا الوقوف

ترکیب: واو استینافیہ (علمت) مرادلفظ مبتداء (قد) حرف تحقیق مع التقلیل (یجئی) فعل مضارع۔ضمیر در و مستتر فاعل (بمعنی عرفت) جار مجرور ظرف لغو یجئی کے متعلق ہے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (نحو علمت زیداً) نحو کی وہی دو ترکیبیں ہیں (علمت) فعل بفاعل (زیداً) مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر مفسر (ای) حرف تفسیر (عرفتہ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسِّر۔

﴿ورائیت قد یکون بمعنی ابصرت﴾ اس کی ترکیب بھی ماقبل کی طرح ہے۔اور (وجدت قد یکون) کی بھی یہی ترکیب ہے۔(فانظر ماذا تری) (فا) فصیحیہ (انظر) فعل امر حاضر۔ضمیر در و مستتر معبر بہ انت فاعل (ما) استفہامیہ (ذا) اسم موصول (تری) فعل ضمیر در و مستتر معبر بہ انت فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔موصول صلہ مل مفعول بہ۔دوسری ترکیب (ماذا) بمعنی ای شئی موصوف ہے اور (تری) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہے۔پھر موصوف صفت مل کر مفعول بہ۔

﴿فان کل واحد من هذه المعانی﴾ (فا) تعلیلیہ (کل واحد) مرکب اضافی موصوف (من هذه المعانی) ظرف مستقر ہو کر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر اسم ہے ان کا۔ (لا) نافیہ (یقتضی) فعل مضارع معلوم۔ ضمیر درو مستتر فاعل (الا) حرف استثناء متعلقاً واحداً مرکب توصیفی ہو کر مستثنی مفرغ مفعول بہ۔ لایقتضی جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ

﴿فلا یتعدی الا الی مفعول واحد﴾ (فا) نتیجیہ (لایتعدی) فعل نفی معلوم۔ ضمیر درو مستتر فاعل (الا) حرف استثناء (الی مفعول واحد) یہ جار مجرور مستثناء مفرغ ہو کر لایعدی کے متعلق ہے اور فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

والواحد المشترک بینهما۔ هوزعمت مثل زعمت الله غفوراً فهو للیقین۔ وزعمت الشیطان شکوراً فهو للشک

ترجمہ اور ایک جوان دونوں معنی میں مشترک ہے وہ زعمت ہے۔ جیسے زعمت اللہ غفوراً (میں نے اللہ کو بہت زیادہ بخشنے والا یقین کیا) یہ زعم بمعنی۔ یقین کے ہے۔ اور زعمت الشیطان شکوراً (میں نے شیطان کو گمان کیا معمولی بات پر راضی ہونے والا) پس یہ زعم بمعنی شک ہے یعنی گمان۔

ترکیب : واو استینافیہ (الواحد) موصوف (المشترک) اپنے متعلق بینهما سے مل کر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر مبتداء۔ (هو) ضمیر فصل (زعمت) مراد لفظ مرفوع محلاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وفی هذه الافعال لایجوز الاقتصار علی احد المفعولین لانها کاسم واحد لان مضمونهما معا مفعول به فی الحقیقة وهو مصدر المفعول الثانی المضاف الی المفعول الاول۔ اذ معنی علمت زیداً فاضلاً علمت فضل زید۔ فلو حذف احد هما کان کحذف بعض اجزاء الکلمة الواحدة

ترجمہ ان افعال میں دو مفعولوں میں سے مفعول واحد پر اقتصار جائز نہیں۔ اس لیے کہ دونوں

مفعول مل کر اسم واحد کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ حقیقتاً مفعول بہ ان دونوں اسموں کے مجموعہ کا مضمون ہے اور وہ مفعول ثانی کا مصدر ہے جو مفعول اول کی طرف مضاف ہے چنانچہ علمت زیدا فاضلا کے معنی علمت فضل زید ہیں پس دو مفعولوں میں سے ایک کا حذف کرنا ایسا ہوگا جیسا کہ کلمہ واحدہ کے بعض اجزاء کا حذف۔

پہلا خاصہ: افعال قلوب کے خواص میں پہلا خاصہ یہ ہے کہ اس کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفا کرنا جائز نہیں البتہ باب اعطیت کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفا کرنا جائز ہے جسکی علت ماقبل میں بیان ہو چکی ہے البتہ دونوں مفعولوں کو اکٹھے حذف کرنا جائز ہے جیسے باری تعالیٰ کا فرمان ہے ویوم یقول نادو شرکاءی الذین زعمتم تو اس کے دونوں مفعول حذف ہیں اصل عبارت یہ ہے زعمتموھم اباھم۔

غایۃ التحقیق شرح کافیہ میں ایک اور وجہ بھی اقتصار علی احد المفعولین کے عدم جواز کی مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان دونوں اسموں میں مقصود بالذکر ثانی اسم ہوتا ہے اور پہلا اسم دوسرے اسم کے لئے تمہید کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ علمت زید فاضلا کے معنی سے، کہ وہ علمت فضل زید ہیں، صاف ظاہر ہو رہا ہے اب احدہما کا حذف، اگر اول کا حذف ہو تو مقصود بلا تمہید رہ جائے گا۔ اور جب اصل مقصد تک پہنچنے کا راستہ اور وسیلہ ہی نہ رہا تو وصول الی المقصد کی سبیل کیا ہوگی۔ اور ثانی کا حذف ہو تو حذف مقصود لازم آئے گا، اور تمہید بے کار جائے گی

ترکیب: واو عاطفہ (فی ھذہ الافعال) جار مجرور مقدم متعلق ہے لایجوز کے (الاقتصار) فاعل (علی احد المفعولین) ظرف لغو ہو کر متعلق ہے لایجوز کے۔ لایجوز فعل اپنے فاعل اور دنوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے (لانھما کاسم واحد) لام تعلیلیہ جارہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھما) ضمیر اسم (کاف) جارہ (اسم واحد) مرکب توصیفی ہو کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر ہے ان کی (لان) لام تعلیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (مضمون) مضاف (ھما) ضمیر مضاف الیہ۔ (معاً) مفعول فیہ ہے مضمون کے لیے۔ مضاف

مضاف الیہ مل کر اسم ہے ان کا (مفعول) صیغہ صفت (بہ) متعلق ہے مفعول کے۔ مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر موصوف (فی الحقیقت) ظرف مستقر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر خبر ہے ان کی۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے لایجوز کے۔

واذا توسطت هذه الافعال بين مفعوليها۔ اوتاخرت عنهما جاز ابطال عملها۔ مثل زيد ظننت قائم۔ وزيداً اظننت قائماً وزيد قائم ظننت وزيداً قائماً ظننت فاعمالها وابطالها حينئذ متساويان۔ وقال بعضهم ان اعمالها اولى على تقدير التوسط وابطالها اولى على تقدير التاخر۔

ترجمہ اور جب یہ افعال اپنے مفعولین کے وسط میں واقع ہوں یا ان دونوں سے موخر پڑ جائیں تو ان افعال کے عمل کا ابطال جائز ہوگا۔ اور اعمال بھی جائز رہے گا جیسے زید ظننت قائم اور زیداً اظننت قائماً توسط کی صورت میں۔ زید قائم ظننت۔ اور زیداً قائماً ظننت تاخر کی مثالیں۔ ایسی صورت میں عمل کا اجراء اور عمل کا ابطال دونوں برابر رہیں گے۔ بعض نحاۃ نے کہا کہ توسط فعل کی صورت میں اعمال اولی ہے۔ اور تاخر فعل کی صورت میں ابطال انسب ہے۔

دوسرا خاصہ : کہ افعال قلوب کا الغاء جائز ہے الغاء کہتے ہیں کہ ان کے عمل کو لفظاً اور معناً دونوں اعتبار سے باطل کرنے کو جس کی دو صورتیں ہیں کہ افعال قلوب دونوں مفعولوں کے درمیان میں آجائیں جیسے زید ظننت قائم یا یہ افعال قلوب دونوں مفعولوں سے مؤخر ہو جائیں جیسے زید قائم ظننت اور یاد رکھیں ان دونوں صورتوں میں یہ افعال مصدر کے معنی میں ہو کر ظرف ہوں گے تقدیری عبارت یہ ہوگی زید فی ظنی قائم اور زید قائم فی ظنی

علت وحکمت افعال قلوب کا الغاء کیوں جائز ہے یعنی ان دونوں صورتوں میں عمل کو باطل قرار دینا کیوں جائز ہے اور عامل بنانا کیوں جائز ہے؟

ان دونوں صورتوں میں دونوں مفعولوں کے اندر مبتدا اور خبر ہونے کی اور کلام مستقل بننے کی

صلاحیت موجود ہے اور جبکہ افعال قلوب درمیان میں ہونے کیوجہ سے یا مؤخر ہونے کی وجہ سے ضعیف العمل ہو چکے ہیں اسی وجہ سے ان دونوں صورتوں میں ان کو کلام مستقل بنا کر افعال قلوب کے عمل باطل کر دینا جائز ہے۔

تیسرا خاصہ: کہ افعال قلوب کے خواص میں سے ایک خاصہ یہ ہے کہ اسمیں تعلیق جائز ہے اور تعلیق کہتے ہیں کہ لفظاً عمل باطل ہو جائے لیکن معناً عمل باقی رہے یعنی اعمال لفظی اور اعمال معنوی کو تعلیق کہا جاتا ہے اسکی مثال اس عورت کی سی ہے جس کا خاوند مفقود الخبر ہو وہ عورت نہ تو صاحب شوہر ہے اور نہ ہی فارغ ہے اسی طرح یہ افعال بھی بعض صورتوں کے اندر نہ تو کلیۃً عامل ہوتے ہیں اور نہ کلیۃً مھمل ہوتے ہیں افعال قلوب کی تعلیق کی تین صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: افعال قلوب استفہام سے پہلے آجائیں جیسے علمت زید عندك ام عمر۔

دوسری صورت: نفی سے پہلے آجائیں جیسے علمت ما زید فی الدار

تیسری صورت: لام ابتدا سے پہلے آجائیں جیسے علمت لذید منطلق

علت وحکمت ان تینوں صورتوں کے اندر افعال قلوب کی تعلیق کیوں ہو جاتی ہے اور اعمال کیوں جائز نہیں ہوتا؟ یہ تینوں چیزیں استفہام، نفی، اور لام ابتدا یہ تینوں حروف جملے کے شروع میں آتے ہیں اور اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ جملہ اپنی صورت اور حالت پر باقی رہے جب کہ یہ افعال اس جملے کے اندر تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں تو دونوں کا لحاظ کیا گیا ہے کہ باعتبار لفظ کے ان افعال کا عمل ختم کر دیا گیا معلق کر دیا گیا اور ان افعال کا لحاظ اور رعایت کی گئی ہے باعتبار معنیٰ کے کہ معنے کے اعتبار سے دونوں انکے لئے مفعول بنتے ہیں۔

ان افعال کے اندر تعلیق ہوتی ہے اور یہ افعال معلق ہو جاتے ہیں جیسے باری تعالیٰ کا فرمان ہے لنعلم ای الحزبین احصی مصنف قبل الاستفہام سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کر دیا کہ اگر افعال قلوب استفہام کے بعد واقع ہوں تو انکا عمل باقی رہتا ہے باطل نہیں ہوتا۔

ضابطہ : یہ عطف الاسمین علی معمولین بعاطف واحد کے قبیل سے ہے۔ ابطالھا کا عطف

اعمالھا کے اوپر اور دوسرے اولیٰ کا پہلے اولیٰ پر ہے۔ جب کہ حرف عطف ایک ہے۔ پھر ان اعمالھا میں اعمالھا لفظاً منصوب اور محلاً مرفوع ہے۔ اگر ابطالھا کا عطف اعمالھا کے لفظ پر ہو تو ابطالھا منصوب ہوگا اور اگر عطف اعمالھا کے محل پر ہو تو ابطالھا مرفوع ہوگا اور جس اسم کے دو اعراب ہوں لفظی اور محلی تو اس کی صفت اور معطوف میں دونوں وجہیں جائز ہونگی۔ جیسے: عجبت من وق القصار الثوب الحاذق و عجبت من دق القصا الثوب و صاحبه دونوں مثالوں یں القصار لفظاً مجرور محلاً مرفوع فاعل ہے۔ اس لئے اس کا صفت الحاذق اور معطوف صاحبه جر اور رفع دونوں جائز ہیں۔

ترکیب: واو استینافیہ (اذا) ظرفیہ شرطیہ (توسطت) فعل (هذه الافعال) مرکب توصیفی ہو کر فاعل (بین مفعولیها) یہ مفعول فیہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (تأخرت عنها) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے ملکر شرط۔ ﴿جاز ابطال عملها﴾ (جاز) فعل (ابطال) مضاف اول (عمل) مضاف ثانی (ھا) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔ شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔ (فاعمالها وابطالها حینئذ متساویان) (فا) فصیحیہ (اعمالها) مرکب اضافی معطوف علیہ ہے اور (ابطالها) معطوف ہے۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتداء (حینئذ) مفعول فیہ مقدم ہے متساویان کے لیے۔ اور (متساویان) اپنے مفعول فیہ اور فاعل سے مل کر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ (مثل زید ظننت قائم) (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (زید) مبتداء (قائم) خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (ظننت) جملہ فعلیہ معترضہ ہے (زیداً ظننت قائماً) (زید) مفعول اول مقدم (قائماً) مفعول ثانی (ظننت) فعل۔ فاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿قال بعضهم ان اعمالها اولی علی تقدیر التوسط﴾ (قال بعضهم) جملہ فعلیہ خبریہ قول (ان) حرف مشبہ بالفعل (اعمالها) اسم (علی تقدیر التوسط) ظرف لغو ہو کر متعلق ہے اولی

کے۔(اولی) اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے ان کی۔ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔اور مفعول بہ ہوا۔

واذا زيدت الهمزة فى اول علمت۔ ورائيت صارا متعديين الى ثلثة مفاعيل۔ نحو اعلمت زيداً عمراً فاضلاً واريت عمراً خالداً عالماً۔ فزيد فيهما بسبب الهمزة مفعول آخر۔ لان الهمزة للتصيير۔ فمعنى المثال الاول حملت زيداً على ان يعلم عمراً فاضلاً ومعنى المثال الثانى حملت عمراً على ان يعلم خالداً عالماً۔ وذلك مخصوص بهذين الفعلين۔ دون اخواتهما وهذا مسموع من العرب۔ خلافاً للاخفش فانه اجاز زيادة الهمزة فى جميع هذه الافعال قياساً على اعلمت واريت۔ نحو اظننت۔ واحسبت۔ واخلت ۔واوجدت ۔وازعمت ۔زيداً عمراً فاضلاً

ترجمہ اور جس وقت علمت ۔اور رایت کے اول میں ہمزہ بڑھائی جائے تو اس صورت میں یہ دونوں فعل متعدی بسہ مفعول ہو جائیں گے۔جیسے اعلمت زیداً عمراً فاضلاً (میں نے خبر دی زید کو عمرو کے فاضل ہونے کی) اور ارئیت عمراً خالداً عالماً (میں نے بتایا عمرو کو خالد کا عالم ہونا) ان دونوں (فعلوں) میں ہمزہ کے بڑھانے کی وجہ سے ایک تیسرا مفعول بڑھایا گیا۔اس لیے کہ یہ ہمزہ (باب افعال کا) تصییر کے لیے ہے چنانچہ مثال اول کے معنی ہیں میں نے زید کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ عمرو فاضل ہے۔اور دوسری مثال کے معنی ہیں۔میں نے عمرو کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ خالد عالم ہے۔اور یہ ہمزہ کی زیادتی جائز نہیں۔اور یہ ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہوا ہے۔اس میں اخفش کا اختلاف ہے۔وہ باقی تمام افعال میں بھی اعلمت ۔ ارئیت کے قیاس پر ہمزہ کی زیادتی تجویز کرتا ہے۔جیسے اظننت۔ احسبت۔اخلت۔اوجدت ۔ اعلمت زیداً عمراً فاضلاً۔

فائدہ : **مفعول ثالث کی ضرورت کی وجہ:** ہمزہ کے بڑھنے سے تیسرے مفعول کی ضرورت کیوں پیدا ہوئی؟ اس کی وجہ بتادی کہ یہ ہمزہ افعال کا ہے۔اور اس کے داخل ہونے سے

تعدیہ میں اضافہ ہو کر تصییر کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ فاعل فعل کو صاحب ماخذ بنا دیتا ہے۔ تو مثال مذکور میں جو کہ دراصل علم زید ع ان عمرا فاضل تھی اور زید فاعل تھا۔ اعلمت زید عمرا فاضلا: کہنے کے بعد شان تصییر کا اس طرح پر ظہور ہوا کہ زید، جو کہ اصل میں فاعل ہے اور اب مفعول کی جگہ پر قائم ہے۔ اس کو اس امر کے علم کا حامل بنا دیا کہ وہ عمرو کے فاضل ہونے کو جانے۔ یہاں ماخذ علم ہے جو اعلمت میں موجود ہے اور اس علم کا تعلق عمرو کے فاضل ہونے سے ہو رہا ہے۔ اور زید کے لئے اعلام ہے۔ پس زید اس مخصوص علم کا صاحب ہوا۔ اور متکلم نے زید کو اس کا عالم بنایا۔ اب مثال کے معنی جو شارح نے بیان فرمائے ہیں بخوبی سمجھ میں آجائیں گے۔ یعنی متکلم یہ کہتا ہے کہ میں نے زید کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ عمرو فاضل ہے۔ اسی طرح ثانی مثال کو سمجھ لیا جائے۔ غرض زیادت ہمزہ سے قبل یہ دونوں فعل متعدی بدو مفعول تھے۔ ہمزہ نے اس کے تعدیہ میں اضافہ کر کے اس کو متعدی بسہ مفعول کر دیا۔

قولہ و ذلک مخصوص الخ ذالک کا مشار الیہ زیادت ہمزہ ہے۔ یعنی افعال قلوب میں ہمزہ کی زیادتی ان ہی دو فعلوں یعنی علمت اور رائیت کے ساتھ مخصوص ہے۔ ان کے اخوات میں یعنی دیگر افعال قلوب میں یہ زیادتی جائز نہیں۔ اور ان میں بھی یہ زیادت عرب یعنی اہل زبان سے مسموع ہوئی ہے ورنہ یہاں بھی اسے منع کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ دیگر افعال قلوب میں اہل زبان کی نقل بالزیادۃ منقول نہیں ہوئی۔ لہذا ان کو اپنی اصل پر قائم رکھا گیا۔

فائدہ: اس میں اخفش نے اختلاف کیا ہے۔ وہ باقی افعال قلوب میں اعلمت۔ ارایت کے قیاس پر ہمزہ کی زیادتی تجویز کرتا ہے۔ چنانچہ اظننت زیدا عمرا فاضلا اور اسی طرح احسبت اور اخلت ،اور جدت ۔ ازعمت زید عمرا فاضلاً۔ لیکن رضی نے اخفش کا قول صحیح نہیں قرار دیا۔ اور اس کی مدلل تردید کی ہے۔

ضابطہ: خلافا کی ترکیب میں دو احتمال ہوتے ہیں (۱) خالف محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ (۲) بمعنی مخالفا ہو کر حال ہے اقول محذوف کے فاعل سے اور للا خفش ظرف لغو خلافا

کے متعلق ہے۔یا ظرف مستقر ثابتا محذوف کے متعلق ہوکر خلافا کی صفت ہے۔

ترکیب : واو استینافیہ (اذا) ظرفیہ شرطیہ (زیدت) فعل ماضی مجہول (الھمزۃ) نائب فاعل (فی) حرف جار (اول) مضاف (علمت) مراد لفظ معطوف علیہ۔واو عاطفہ (رأیت) معطوف۔ معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر متعلق ہے زیدت کے۔فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط (صار) فعل ناقص (الف) ضمیر اسم (متعدیین) اپنے متعلق الی ثلثة مفاعیل سے مل کر خبر۔صار اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء۔شرط وجزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ (اعلمت زیداً عمرواً فاضلاً) (اعلمت) فعل بفاعل (زیداً) مفعول اول (عمرواً) مفعول ثانی (فاضلاً) مفعول ثالث۔جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿فزید فیھما بسبب الھمزة مفعول آخر لان الھمزة للتصییر﴾ (فا) تفصیلیہ (زید) فعل مجہول (فیھما) ظرف لغو متعلق ہے زید کے (بسبب الھمزۃ) متعلق ثانی ہے زید کے (مفعول آخر) مرکب توصیفی ہوکر نائب فاعل ہے (لام) جارہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (الھمزۃ) اسم (للتصییر) ظرف مستقر خبر ہے۔ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر متعلق ہے زید کے۔زید فعل اپنے نائب فاعل اور تینوں متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿فمعنی المثال الاول حملت زیداً علی ان یعلم عمراً فاضلاً﴾ (فا) نتیجیہ (معنی المثال الاول) مرکب اضافی مبتداء (حملت) فعل بفاعل (زیداً) مفعول بہ (علی) حرف جار (ان یعلم عمراً فاضلاً) جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر متعلق ہے حملت کے۔ حملت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہے مبتداء کی۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ذلک مخصوص بھذین الفعلین﴾ (ذلک) مبتداء (مخصوص) اسم مفعول (بھذین الفعلین) جار مجرور ظرف لغو ہوکر متعلق ہے مخصوص کے (دون اخواتھما) مفعول فیہ ہے۔مخصوص

اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔ (وھذا مسموع من العرب) جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف ہے۔

﴿خلافاً﴾ مفعول مطلق ہے فعل محذوف خالف کے لیے (للاخفش) خالف کے متعلق ہے۔ خالف فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿فانه اجاز زیادة الهمزة﴾ (فا) تعلیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر اسم (اجاز) فعل (زیادة الهمزة) مرکب اضافی فاعل (فی جمیع هذه الافعال) متعلق ہے اجازہ کے (قیاساً) مصدر ہے (علی) حرف جار (اعلمت) مراد لفظ مجرور محلا معطوف علیہ (ارایت) مجرور محلا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے قیاساً کے۔ قیاساً اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ ہے اجاز کا۔ اجاز فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہے ان کی۔

وانباء۔نباء واخبر۔ خبر۔ ایضاً تتعدی الی ثلثة مفاعیل

ترجمہ انباء ۔نباء۔اخبر اور خبر یہ چاروں افعال بھی متعدی بسہ مفعول ہوتے ہیں۔

فائدہ : اعلم۔ اریٰ ۔ انبأ۔ نبأ۔خبر۔ اخبر۔ حدث یہ تین مفاعیل کی طرف متعدی ہوتے ہیں کیونکہ ان میں ایک حرف بڑھ گیا ہے اور حرف بڑھنے سے طاقت بھی بڑھ جاتی ہے۔

ترکیب : واو استینافیہ (انبأ) مراد لفظ معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (نبأ) معطوف اول (اخبر) معطوف ثانی (خبر) معطوف ثالث۔ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مبتداء (تتعدی الی ثلثة مفاعیل) جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (ایضاً) جملہ معترضہ

اعلم انه لایجوز حذف المفعول الاول من المفاعیل الثلثة لکن یجوز حذف المفعولین الاخیرین معاً ولا یجوز حذف احدهما بدون الاخر کما مر

ترجمہ جانئے کہ مفاعیل ثلثہ میں سے مفعول اول کا حذف کسی حال میں جائز نہیں۔ البتہ مفعولین آخرین کا حذف معاً جائز ہے اور دونوں میں سے ایک کا حذف بغیر دوسرے کے جائز نہ ہوگا۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔

فائدہ: یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مفاعیل ثلثہ میں سے مفعول اول کا حذف کسی حال میں جائز نہیں۔ یہی جمہور کا مختار ہے۔ اگرچہ مبرد اور ابن کیسان اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

علامہ ابن حاجب نے کافیہ میں اسی قول کو اختیار فرمایا ہے۔ اصل یہ ہے کہ باب اعلمت ارائیت میں مفعول اول ہی وہ مفعول ہے جو ہمزہ کے باعث زیادہ ہوا ہے۔ اور بلحاظ معنی تصییر دنوں مفعولوں میں اس کی حیثیت ذات کی ہے۔ اور مابعد کے دونوں مفعول صفت کا درجہ رکھتے ہیں اور صفت ذات کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ لہذا مفعول اول کا حذف کسی حال درست نہ ہونا چاہے کہ قیام وصف بدون ذات، از جملہ محالات ہے۔ رہا ذات اور وصف کا معاملہ، تو اس کو اس طرح سمجھ لیں کہ ہمزہ کے باعث تصییر کے معنی پیدا ہونے کے بعد، ایک وہ شئی ہونی چاہیے جسے صاحب ماخذ بنانا ہے اور جسے ماخذ لینے پر اٹھانا منظور ہے۔ اور ایک وہ شئی بھی ضروری ہے جو اٹھوائی جائے اور دوسرے پر لادی جائے۔ تو یہ بات ظاہر ہے کہ اٹھانے والا مفعول اول ہی ہوسکتا ہے۔ اسی کو متکلم ابھارتا ہے اور آمادہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس علم کو اٹھائے۔ غرض مفعول اول کا حذف تو ناجائز ہوا البتہ مفعولین آخرین کا حذف جائز ہے۔ وہ بھی اس طرح کہ دونوں حذف ہوں۔ ورنہ ان دونوں میں سے صرف کسی ایک کا حذف جائز نہ ہوگا۔

ضابطہ: لکن مشبہ بالفعل مخففہ ہو جائے ت اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور صرف استدراک کا فائدہ دیتا ہے۔

ترکیب: (اعلم) فعل فاعل (ان) حرف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر اسم (لایجوز) فعل (حذف المفعول الاول) مرکب اضافی فاعل (من المفاعیل الثلثۃ) ظرف لغو ہوکر متعلق ہے لایجوز کی۔ لایجوز جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مستدرک منہ۔ (لکن) حرف استدراک (یجوز حذف

المفعولين الاخيرين معاً) جملہ فعلیہ خبریہ مستدرک۔ مستدرک منہ اپنے مستدرک سے مل کر جملہ استدراکیہ معطوف علیہ (لایجوز حذف احدھما) جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول ہے اعلم کا۔ پھر اعلم یہ جملہ انشائیہ ہوا۔

﴿اما القیاسة فسبعة عوامل﴾

ضابطہ : اکثر امّا دو مقابل چیزوں کے درمیان آتا ہے۔ عوامل قیاسیہ کا مقابل عوامل سماعیہ ہیں جن کا تیرہ انواع میں بیان ہوا اب اس کے مقابل عوامل قیاسیہ کو بیان کرتے ہیں اسی طرح آگے و اما العنویۃ کا مقابل عوامل لفظیہ یں جن کا بیان ہو چکا ہے اور کہیں استفتاح کلام کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے: اما بعد میں برائے استفتاح کلام ہے۔

بحث فعل

الاول منها الفعل مطلقاً۔ سواء کان لازماً اومتعدیاً۔ ماضیاً کان اومضارعاً امراً کان اونھیاً کل فعل یرفع الفاعل۔ نحو قام زید وضرب زید واما اذاکان متعدیاً فینصب المفعول به ایضاً مثل ضرب زید عمراً

ترجمہ بہر حال عوامل قیاسی تو وہ سات ہیں۔ان عوامل میں پہلا عامل فعل ہے اور یہ فعل مطلقاً عمل کرتا ہے خواہ وہ فعل لازم ہو یا متعدی۔ ماضی ہو یا مضارع۔ امر ہو یا نہی۔ ہر فعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے قام زید۔ (یہ فعل لازم کی مثال ہے) اور ضرب زید (یہ فعل متعدی کی مثال ہے) اور اگر فعل متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے جیسے ضرب زید عمراً۔

عوامل قیاسیہ میں سے پہلا عامل فعل ہے۔ اور تمام افعال عامل ہوتے ہیں سوائے تین افعال کے جن کے بعد ما کافہ آ جائے طالما۔ قلما۔ کثرما۔

فائدہ: فعل ہر حال میں عمل کرتا ہے خواہ ثلاثی ہو رباعی مجرد۔ مزید۔ معروف۔ مجہول۔ مثبت۔ منفی۔ متصرف۔ غیر متصرف۔ لازم متعدی۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی ہو نیز اس کے عمل کرنے کے لیے کوئی شرائط نہیں نہ کسی چیز پر اعتماد نہ زمانہ۔

فائدہ: فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لازم (۲) متعدی فعل لازم وہ ہے جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے اس کو مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو جیسے قام زید زید کھڑا ہوا۔ فعل متعدی وہ ہے جو فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ اس کو مفعول بہ کی ضرورت ہو۔ پھر فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) متعدی بیک مفعول ضرب زید عمروا (۲) متعدی بدو مفعول جیسے وجدت خالداً امینا (۳) متعدی بسہ مفعول جیسے اعلم الله زیداً عمرواً فاضلاً۔

فائدہ: فعل لازم اور متعدی میں صرف یہی فرق ہے کہ لازم کا مفعول بہ نہیں ہوتا متعدی کا ہوتا ہے۔ باقی مفاعیل (مفعول مطلق مفعول فیہ وغیرہ) جس طرح متعدی کے ہوتے ہیں اسی طرح لازمی کے بھی ہوتے ہیں۔

ترکیب : (اما) شرطیہ (القیاسیة) مبتداء متضمن معنی شرط (فا) جزائیہ (سبعة عوامل) مرکب اضافی ہوکر خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ (الاول منھا الفعل مطلقاً) (الاول) ذوالحال (منھا) ظرف مستقر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مبتداء (الفعل) ذوالحال (مطلقاً) حال ہے۔ اور یہ ذوالحال حال مل کر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿سواء کان لازما اومتعدیاً﴾ (سواء) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر مقدم (کان) فعل ناقص۔ ضمیر درو مستتر اسم (لازماً) معطوف علیہ (او) عاطفہ (متعدیا) معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے ملکر خبر۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل ھذا الترکیب مرفوع محلا مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ماضیاً کان اومضارعاً﴾ (ماضیاً) معطوف علیہ (او) عاطفہ (مضارعا) معطوف۔ معطوف علیہ معطوف مل کر خبر مقدم (کان) فعل ناقص۔ ضمیر اسم ہے کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مبتداء مؤخر جس کے لیے سواء خبر مقدم محذوف ہے۔ اور یہی ترکیب ہے امراً کان او نھیاً کی۔

﴿اما اذا کان متعدیاً فینصب المفعول﴾ (اما) حرف تفصیل (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط (کان متعدیاً) جملہ فعلیہ خبریہ شرط (فا) جزائیہ (ینصب المفعول بہ) جملہ فعلیہ خبریہ جزاء۔ شرط وجزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ (ایضاً) جملہ فعلیہ معترضہ ہے۔

ولا یجوز تقدیم الفاعل علی الفعل ۔ بخلاف المفعولة فان تقدیمة علیه جائز

ترجمہ فعل پر فاعل کی تقدیم جائز نہیں۔ برخلاف مفعول کے۔ کہ اس کی تقدیم فعل پر جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں یہ تقدیم ضروری ہے۔ مثلاً مفعول کوئی ایسی شئی ہو۔

ترکیب : واو استینافیہ (لا) نافیہ (یجوز) فعل (تقدیم الفاعل) ذوالحال (بخلاف المفعول)

ظرف مستقر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر فاعل ہے (علی الفعل) جار مجرور متعلق ہے لا یجوز کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ (فا) تعلیلیہ (ان) حرف شرط (تقدیمہ) مرکب اضافی اسم (علیہ) جار مجرور متعلق ہے تقدیم کے (جائز) خبر ہے۔ یہ جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہے۔

ولایجوز حذف الفاعل۔ بخلاف المفعول فان حذفه جائز نحو ضرب زید

ترجمہ اور فاعل کا حذف نا جائز ہے۔ برخلاف مفعول کے کہ اس کا حذف جائز ہے۔ جیسے ضرب زید۔

ترکیب : اس کی ترکیب کو ما قبل پر قیاس کریں۔

بحث مصدر

والثانی المصدروهو اسم حدث اشتق منه الفعل۔ وانما سمی مصدراً لصدور الفعل عنه۔ فیکون محلاً له

ترجمہ دوسرا (عامل قیاسی) مصدر ہے۔ مصدر نام ہے حدث کا جس سے فعل مشتق ہو اس کا نام مصدر رکھا گیا۔ چونکہ اس سے فعل کا صدور ہوتا ہے تو اس اعتبار سے یہ محل صدور فعل ہوا۔

دوسرا عامل قیاسی مصدر ہے۔

ترکیب : واو استینافیہ (الثانی المصدر) جملہ اسمیہ خبریہ (وھو) مبتداء (اسم) مضاف (حدث) موصوف (اشتق منه الفعل) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ (وانما سمی مصدراً) (انما) کلمہ حصر (سمی) فعل ماضی مجہول ضمیر مستتر نائب فاعل (مصدراً) مفعول ثانی (لام) جارہ (صدور) مضاف (الفعل) مضاف الیہ (عنه) جار مجرور متعلق ہے صدور کے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ (فیکون محلاً له) (فا) نتیجہ (یکون) اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

قال البصریون ان المصدر اصلی والفعل فرع لاستقلاله بنفسه وعدم احتیاجه الی الفعل۔ بخلاف الفعل فانه غیر مستقل بنفسه ومحتاج الی الاسم

ترجمہ بصرین کا قول ہے کہ مصدر اصل ہے اور فعل فرع۔ کیونکہ مصدر مستقل بنفسہ ہے اور (افادہ معنی میں) فعل کا محتاج نہیں ہے برخلاف فعل کے۔ کہ وہ (افادہ معنی میں) خود مستقل نہیں۔ بلکہ اسم کا محتاج رہتا ہے۔

فائدہ : بصرین کا یہ مذہب ہے کہ مصدر اصل ہے۔ اور فعل فرع۔ مصنفؒ نے بصریین اور

کوفیین کی جانب سے ایک ایک دلیل پیش فرما کر بصریین کے حق میں اپنا فیصلہ دیا ہے۔ ہم بھی یہاں سرسری طور پر فریقین کے مذکورہ دلائل کی تشریح پر اکتفاء کریں گے۔

بصریین کی دلیل: کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا حاظ افادہ معنی، مصدر کو تو فعل کی کوئی حاجت نہیں پڑتی۔ القتل کے معنی کشتن بہر حال سمجھے جاتے ہیں۔ اس کی تمامیت کے لئے نہ فعل ماضی کا ذکر لازم ہے۔ نہ مضارع پر توقف ہے۔ لیکن فعل کی یہ شان نہیں وہاں جب تک اس کے ساتھ اسم یعنی فاعل کا ذکر نہ ہو، وہ کلام غیر مفید رہتی ہے۔ کیونکہ اس کے مفہوم میں نسبت الی فاعل مأخوذ ہے۔ یعنی اس حدث کا کسی فاعل سے تعلق ہو۔ ضرب میں تین چیزیں ہیں۔

(۱) ایک تو وہی معنی مصدری، یعنی حدث قائم بالغیر۔

(۲) دوسری چیز اس حدث کا کسی فاعل کے ساتھ قیام۔ مثلاً زید۔

(۳) تیسری چیز زمانہ۔ پس فعل کو تو ذکر فاعل سے چارہ نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ فاعل اسم ہے تو فعل اسم کا محتاج ہوا۔ اور مصدر، جو کہ اسم ہے، افادیت میں فعل سے مستغنی ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ محتاج الیہ اصل ہوتا ہے اور محتاج فرع۔

ترکیب : (قال البصریون) جملہ فعلیہ خبریہ قول (ان المصدر اصلی) جملہ اسمیہ خبریہ مقولہ ہو کر مفعول بہ ہے قال کے لیے (والفعل فرع) یہ معطوف ہے ان کے اسم و خبر پر (لاستقلالہ بنفسہ) (لام) جارہ (استقلال) مضاف (ہ) ضمیر ذوالحال (بنفسہ) جار مجرور مل کر متعلق ہے استقلال کے۔ (بخلاف الفعل) ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ ذوالحال حال مل کر مضاف الیہ ہے استقلال کے لیے۔ استقلال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (عدم) مضاف اول (احتیاج) مضاف ثانی (ہ) ضمیر مضاف الیہ (الی الفعل) ظرف لغو ہو کر متعلق ہے احتیاج کے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے قال کے

﴿فانہ غیر مستقل بنفسہ﴾ (فا) تعلیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر اسم (غیر) مضاف (مستقل

بنفسه) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (محتاج الی الاسم) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وقال الكوفيون ان الفعل اصل۔ والمصدر فرع۔ لاعلال المصدر باعلاله۔ وصحته بصحته۔ نحو قام قياماً وقاوم قواماً اعل قياماً بقلب الواو فيه ياء لقلب الواو الفاً في قام وصح قواماً لصحة قاوم

ترجمہ اور کوفیین کا یہ قول ہے کہ فعل اصل ہے۔ اور مصدر فرع۔ بوجہ معلول ہونے مصدر کے۔ فعل کے معلول ہونے کے باعث۔ اور بوجہ صحیح رہنے مصدر کے فعل کی صحت کے باعث۔ (صحت۔ اعلال کا مقابل ہے۔ باعلالہ۔ اور بصحتہ کی باسببیہ ہے) جیسے قام قیاما۔ اور قاوم قواما۔ تعلیل کی گئی قیاماً میں۔ اس کے واو کو یا سے بدل کر۔ اس وجہ سے کہ قام فعل میں واو الف سے بدلا ہے۔ اور صحیح رکھا گیا قواما کو قاوم فعل کی صحت کی بناء پر۔

فائدہ: کوفیین: یعنی مبرد، فراء، کسائی، ثعلب وغیرہ کا یہ قول ہے کہ فعل اصل ہے اور مصدر فرع۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معاملہ ہے اشتقاق کا۔ یعنی مصدر فعل سے مشتق ہے یا فعل مصدر سے؟ اور اشتقاق امور لفظیہ میں سے ہے۔ اس کا معنی سے تعلق کم ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بیشتر مصادر کی صحت اور معلولیت کا انحصار فعل پر رکھا گیا ہے کہ فعل میں تعلیل ہوئی تو مصدر میں بھی ہوئی۔ اور فعل میں نہیں ہوئی تو مصدر میں بھی نہیں ہوئی۔ قیاما، مصدر میں تعلیل ہوئی۔۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کی ماضی قام میں تعلیل ہوئی۔ یعنی قوم سے قام بنایا۔ واو الف سے بدلا۔ اور قاوم کے مصدر قیاما میں تعلیل نہیں ہوئی۔ کیونکہ خود قاوم دونوں ایک ہیں، کہ یہ قیام بھی اصل میں قیاما بالواو تھا۔ اور موجب تعلیل بھی موجود ہے کہ کسرہ ماقبل واو، اس کے یا سے تبدیل کا متقاضی ہے۔ پھر یہاں تعلیل ہو اور وہاں نہ ہو اس فرق کی وجہ اس کے سواء اور کیا ہو سکتی ہے کہ قاوم فعل کی

تصحیح کے باعث قیاما مصدر میں تصحیح کا عمل رہا۔ لہذا یہ واضح ہوا کہ اصالت کی قابلیت فعل میں ہے۔ جس کی تصحیح اور اعلال کا اثر مصدر پر پڑتا ہے نہ کہ مصدر میں، کہ مصدر کی تصحیح اور تعلیل کا کوئی اثر فعل پر نہیں۔ اخشیشان، مصدر میں تعلیل ہوئی۔ اخشوشان سے اخشیشان بنا۔ مگر فعل وہی اخشوشن رہا۔ رمیا مصدر میں تصحیح ہے۔ مگر فعل رمیٰ میں اعلال ہو رہا ہے۔

الحاصل: یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ باب اعلال میں اصل فعل ہے، نہ کہ مصدر۔ تو باب تصحیح میں بھی فعل ہی اصل ہونا چاہئے۔

ترکیب : واو عاطفہ (قال الکوفیون) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قول (ان الفعل اصل الخ) جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ اور مفعول ہوا (نحو قام قیاماً) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ نحو کے لیے۔ الخ

﴿اعل قیاماً بقلب الواو فیہ﴾ (اعل) فعل ماضی مجہول (قیاماً) مراد لفظ مرفوع محلاً نائب فاعل (با) جارہ (قلب) مضاف (الواو) مضاف الیہ مفعول اول (فیہ) ظرف لغو متعلق ہے قلب کے (یا ءً) مفعول ثانی (لقلب الواو الفاً) (لام) جارہ (قلب) مضاف (الواو) مفعول اول مضاف الیہ (الفاً) مفعول ثانی۔ قلب مضاف اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہے قلب کے۔ قلب اپنے مفعولوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر صفت ہے اعلالاً مصدر محذوف کی۔ اب تقدیر عبارت یہ ہوگی اعلالاً متلبساً بلقب الواو۔

ولاشک ان دلیل البصریین یدل علی اصالة المصد ر مطلقاً ودلیل الکوفیین یدل علی اصالة الفعل فی الاعلال۔ فلاتلزم منہ اصالتہ مطلقاً۔ ولوکان ھذاالقدر یقتضی الاصالة یلزم ان یکون یعد بالیاء واُکرم متکلماً بالھمزة۔ اصلاً۔ وباقی الامثلة فرعاً ولا قائل بہ احد

ترجمہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بصرین کی دلیل مصدر کی مطلق اصالت کی رہنمائی کر رہی ہے

اور کوفیین کی دلیل فعل کی اصالت پر صرف بمعاملہ اعلال رہ نمائی کرتی ہے جس سے علی الاطلاق فعل کی اصالت لازم نہیں آتی۔ اور اگر (اصالت و فرعیت کے لیے۔ صرف اتنی بات (کہ ایک کے اعلال سے دوسرے میں اعلال ہو جایا کرے) اصالت کا تقاضا کرے تو پھر لازم آئے گا کہ یعد (بالیاء) اور اکرم (بالھمزہ۔ واحد متکلم) اصل ہوں اور باقی مثالیں۔ (صیغے) فرع جب کہ اس کا کوئی قائل نہیں ہے (کہ یہاں اصالت اور فرعیت کی صورت ہے)۔

ترکیب : واو استینافیہ (لا) نفی جنس (شك) مبنی برفتحہ اسم (ان) حرف مشبہ بالفعل (دلیل البصریین) مرکب اضافی اسم (یدل) فعل مضارع معلوم۔ ضمیر در و مستتر فاعل (علی) جارہ (اصالة) مضاف ذوالحال (مطلقاً) حال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف (المصدر) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہو کر متعلق ہے یدل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہے لانفی جنس کی۔ لا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (دلیل الکوفیین) معطوف ہے ان کے اسم پر (اصالة الفعل) ذوالحال (فی الاعلال) ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے یدل کے الخ۔

﴿فلا تلزم منه اصالته مطلقاً﴾ (فا) فصیحیہ (لا) نافیہ غیر عاملہ (تلزم) فعل مضارع معلوم (منه) ظرف لغو متعلق ہے تلزم کے (اصالته) مرکب اضافی ذوالحال (مطلقاً) حال۔ ذوالحال حال مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿لو کان هذا القدر یقتضی الاصالة﴾ (لو) حرف شرط (کان) فعل ناقص (هذا القدر) مرکب توصیفی اسم ہے (یقتضی الاصالة) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے کان کی۔ کان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ (یلزم) فعل (ان) ناصبہ (یکون) فعل ناقص (یعد) مراد لفظ مرفوع محلاً ذوالحال (بالیاء) ظرف مستقر کائنا کے متعلق ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (اکرم) مراد لفظ مرفوع محلاً ذوالحال (متکلماً) منصوب لفظاً حال اول (بالھمزۃ) ظرف مستقر

کائنا کے متعلق ہوکر حال ثانی۔ ذوالحال دونوں حالوں سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم ہوا یکون کا (اصلاً) منصوب لفظاً خبر ۔واو عاطفہ (باقی الامثلۃ) معطوف ہے یکون کے اسم پر اور (فرعاً) معطوف ہے خبر پر۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر فاعل ہے یلزم کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء۔ شرط و جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

اعلم ان المصدر یعمل عمل فعله۔ فان کان فعله لازماً فیرفع الفاعل فقط۔ مثل اعجبنی قیام زید۔ وان کان متعدیاً فیرفع الفاعل۔ وینصب المفعول۔ نحو اعجبنی ضرب زید عمراً فزید فی المثالین مجرور لفظاً لاضافة المصدر الیه ۔ ومرفوع معنی۔

ترجمہ جانئے کہ مصدر (غیر معرف باللام) عمل کرتا ہے اپنے فعل کا عمل ۔اگر فعل (مصدر کا) لازم ہوتو صرف فاعل کو رفع کرے گا۔ جیسے اعجبنی قیام زید اور اگر وہ فعل متعدی ہوتو فاعل کو رفع دے گا اور مفعول کو نصب دے گا جیسے اعجبنی ضرب زید عمراً پس زید ہر دو مثال میں بربنائے اضافت مصدر لفظاً مجرور ہے مگر فاعلیت کی بناء پر معنی مرفوع ہے۔

اعمال مصدر کی سات شرائط ھیں

(۱) مفرد ہو تثنیہ جمع نہ ہو۔

(۲) مکبر ہو مصغر نہ ہو۔

(۳) اس میں مرۃ ایک بار کا معنی نہ ہو۔

(۴) اس میں زمانہ حال نہ ہو۔

(۵) مصدر معرف بالام نہ ہو۔

(۶) مصدر مفعول مطلق نہ ہو۔

(۷) مصدر اپنے معمول سے مؤخر نہ ہو۔ فوائد رفیعہ ص ۱۰۵۔

جب یہ تمام شرطیں پائی جائیں گی تو پھر مصدر اپنے فعل جیسے عمل کرے گا اگر لازمی باب کا مصدر ہے تو صرف فاعل کو رفع دے گا۔ اگر فعل متعدی کا مصدر ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا

ترکیب : (اعلم) حسب ترکیب مذکور فعل فاعل (ان) حرف مشبہ بالفعل (المصدر) اسم (یعمل عمل فعلہ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفعول ہے اعلم کے لیے۔ اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿فان کان فعلہ لازماً﴾ (فا) تفصیلیہ (ان) حرف شرط (کان فعلہ لازماً) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط (فا) جزائیہ (یرفع الفاعل) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء۔ شرط وجزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ (فقط) جس کی ترکیب گزر چکی ہے (وان کان متعدیاً) حسب ترکیب مذکور جملہ فعلیہ شرط (فا) جزائیہ (یرفع الفاعل) جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ (ینصب المفعول) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف مل کر جزاء۔ شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿مثل اعجبنی ضرب زید عمراً﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (اعجب) فعل ماضی معلوم (نون) وقایہ (یا) ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (ضرب) مصدر متعدی مضاف (زید) مجرور لفظاً مضاف الیہ فاعل (عمراً) منصوب لفظاً مفعول بہ۔ مصدر اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر فاعل ہوا اعجب کا۔ اعجب فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿فزید فی المثالین مجرور لفظاً﴾ (فا) تفصیلیہ (زید) مبتداء (فی المثالین) جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر حال مقدم ہے مجرور کی ضمیر سے (لفظاً) مفعول مطلق ہے باعتبار موصوف محذوف کے۔ اب تقدیر عبارت یہ ہوگی جراً لفظیاً (لام) جارہ اضافت مضاف (المصدر) مضاف الیہ (الیہ) جار مجرور مل کر متعلق ہے اضافت سے۔ اضافت مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے مجرور کے۔ مجرور صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور مفعول مطلق اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (مرفوع) صیغہ صفت (معنیً) باعتبار موصوف محذوف کے مفعول مطلق ہے۔ اب تقدیر عبارت یہ ہوگی رفعاً

معنویاً (لانہ فاعل) جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا مرفوع کے۔ مرفوع صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ زید مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

وھو علی خمسۃ انواع احدھا ان یکون مضافاً الی الفاعل ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور

ترجمہ اور مصدر متعدی کا استعمال پانچ طرح پر ہوتا ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو۔ اور مفعول منصوب مذکور ہو۔ جیسا کہ مثال مذکور اعجبنی ضرب زید عمراً سے واضح ہے۔ (زید فاعل کی طرف ضرب مصدر کی اضافت ہو رہی ہے اور عمراً مفعول ہے جو لفظاً منصوب واقع ہے)۔

فائدہ : مصدر اپنے معمول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ اگر لازمی ہے تو فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے اگر متعدی ہے تو کبھی فاعل کی طرف اور کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

فائدہ : مصدر کی ترکیب کا طریقہ۔ اگر مصدر مضاف الی الفاعل ہے تو مضاف الیہ کو لفظاً یا تقدیراً یا محلاً مجرور کہیں گے۔ اور معنیً فاعل کہیں گے اگر مضاف الی لمفعول ہے۔ تو لفظاً یا تقدیراً یا محلاً مجرور اور معنیً مفعول بہ کہیں گے جیسے باتخاذ کم العجل میں کم ضمیر کو محلاً مجرور مضاف الیہ اور معنیً کو فاعل کہیں گے۔

ترکیب : واو استینافیہ (ھو) ضمیر مبتداء (علی خمسۃ انواع) خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (احدھا) مرکب اضافی مبتداء (ان) حرف ناصبہ (یکون) فعل ناقص۔ ضمیر در و مستتر اسم (الی الفاعل) جار مجرور متعلق ہے مضافاً کے۔ مضافاً صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (یذکر) فعل مجہول (المفعول) ذوالحال (منصوباً) حال۔ ذوالحال اپنے فاعل سے ملکر نائب

فاعل ہوا(کالمثال المذکور) جار مجرور ظرف لغو ہو کر متعلق ہے یذکر کے۔ یذکر اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وثانیها۔ ان یکون مضافاً الی الفاعل۔ ولم یذکر المفعول۔ نحو عجبت من ضرب زید

ترجمہ دوسری صورت یہ ہے کہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو۔ اور مفعول مذکور نہ ہو۔ جیسے عجبت من ضرب زید۔ تعجب کیا میں نے زید کے مارنے سے۔ (یہاں مفعول) یعنی جس پر فعل ضرب واقع ہوا مذکور نہیں اصل میں عجبت من ان ضرب زید عمراً تھا)

ترکیب : (وثانیها) الخ حسب ترکیب مذکور جملہ اسمیہ خبریہ ﴿نحو عجبت من ضرب زید﴾ (نحو) کی وہی دو ترکیبیں ہیں (عجبت) فعل بفاعل (من) حرف جار (ضرب) مصدر مضاف (زید) مضاف الیہ فاعل۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے عجبت کے۔ عجبت فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مضاف الیہ ہے نحو کے لیے۔

وثالثها۔ ان یکون مضافاً الی المفعول۔ حال کونه مبنیاً للمفعول القائم مقام الفاعل۔ نحو عجبت من ضرب زید ای من ان یضرب

ترجمہ تیسری صورت یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اس حال میں کہ مصدر مبنی للمفعول ہو۔ اور وہ مفعول قائم مقام فاعل کے واقع ہو۔ جیسے عجبت من ضرب زید۔ یعنی عجبت من ان یضرب زید مجھے زید کے پٹے جانے پر تعجب ہوا۔

ترکیب : (وثالثها) مبتداء (ان یکون مضافاً الی المفعول) حسب ترکیب مذکور۔ (حال) مضاف (کون) مصدر مضاف ثانی (ہ) ضمیر مضاف الیہ اسم ہے کون مصدر کا (مبنیاً) اسم مفعول (لام) جارہ (المفعول) موصوف (القائم) صیغہ اسم فاعل۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا

فاعل(مقام الفاعل) مرکب اضافی مفعول فیہ۔ القائم معرف بلام عہدی صیغہ صفت اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت ہے المفعول کی۔ موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے مبنیا کے۔ مبنیا صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے کون مصدر کی۔ کون مصدر اپنے مضاف الیہ یعنی اسم اور خبر سے ملکر مضاف الیہ ہے حال کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہے یکون فعل کا۔ یکون فعل اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر خبر ہے ثالثھا کی۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿نحو عجبت من ضرب زید﴾(عجبت) فعل بفاعل (من) حرف جار (ضرب) مصدر مجہول مضاف (زید) نائب فاعل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر مفسَّر (ای) حرف تفسیر (من) حرف جار (ان) مصدریہ (یضرب) فعل مضارع مجہول (زید) نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر مفسِّر۔ مفسر اپنی تفسیر سے مل کر متعلق ہے عجبت کے۔ عجبت فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ورابعها۔ ان یکون مضافاً الی المفعول۔ ویذکر الفاعل مرفوعاً نحو عجبت من ضرب اللص الجلاد

ترجمہ چوتھی شکل یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اور فاعل لفظوں میں مرفوعاً مذکور ہو۔ مثال عجبت من ضرب اللص الجلاد مجھے تعجب ہوا پٹے جانے سے چور کے۔ جلاد کے ہاتھوں۔ لص چور۔ مضروب ہے۔ اور جلاد۔ ضارب۔ اور ضرب مصدر مجہول ہے۔

ترکیب : (رابعھا الخ) کی ترکیب بھی سابقہ ترکیب کی طرح ہے۔

﴿نحو عجبت من ضرب اللص الجلاد﴾(من) حرفِ جار (ضرب) مصدر متعدی مضاف (اللص) مجرور لفظاً مضاف الیہ مفعول بہ (الجلاد) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ مصدر اپنے مضاف الیہ مفعول اور فاعل سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے عجبت کے۔ جملہ

فعلیہ خبریہ۔

وخامسها۔ ان یکون مضافاً الی المفعول۔ ویحذف الفاعل۔ نحو قوله تعالی لایسأم الانسان من دعاء الخیر۔ ای من دعائه الخیر

ترجمہ پانچویں شکل یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اور فاعل محذوف۔ مثال قول باری عزاسمہ لایسأم الانسان من دعآء الخیر (انسان خیر کی طلب میں تنگ دل اور ملول نہیں ہوتا) یہاں فاعل محذوف ہے اصل میں من دعآء ہ الخیر تھا (فاعل کو حذف کر کے۔ مصدر کو الخیر۔ مفعول کی طرف مضاف کر دیا گیا۔ دعاء کے معنی طلب کے ہیں)۔

فائدہ: مصدر متعدی کی باعتبار اضافت الی الفاعل یا الی المفعول پانچ صورتیں بنتی ہیں۔

(۱) مصدر مضاف الی الفاعل ہو بعد میں مفعول مذکور ہو جیسے اعجبنی ضرب زید عمروا۔

(۲) مصدر مضاف الی الفاعل ہو بعد میں مفعول محذوف ہو جیسے عجبت من ضرب زید آگے ایاہ مفعول بہ محذوف ہے۔

(۳) مصدر مضاف الی المفعول ہو بعد میں فاعل مذکور ہو جیسے عجبت من ضرب اللصّ الجلاد اللص مفعول مقدم اور الجلاد فاعل مؤخر ہے۔

(۴) مصدر مضاف الی المفعول ہو بعد میں فاعل محذوف ہو جیسے لایسئم الانسان من دعاء الخیر۔ الخیر مفعول ہے فاعل محذورف ہے۔ کہ اصل میں من دعاء ہ الخیر تھا۔

(۵) مصدر فعل مجہول کے معنی میں ہو کر نائب فاعل کی طرف مضاف ہو رہا ہو جیسے عجبت من ضرب زید تعجب کیا میں نے زید کے مارے جانے سے اب یہاں زید کو لفظاً مجرور اور معنیً نائب فاعل کہیں گے۔

ترکیب: (وخامسها الخ) حسب ترکیب مذکور جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿نحو قوله تعالی﴾ (نحو) کی وہی دو ترکیبیں ہیں (قوله تعالی) حسب ترکیب مذکور

قول(لايسأم الانسان)فعل فاعل (من دعاء الخير) جار مجرور مل کر مفسَّر (ای)حرف تفسیر(من)حرف جار(دعاء)مجرور لفظاً مصدر متعدی مضاف(ہ)ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ فاعل(الخير)منصوب لفظاً مفعول بہ۔مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر مفسِّر۔مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر متعلق ہے لایسأم کے۔اور یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مقولہ ہوا قول کا۔

اعلم ان هذه الصور جارية فى مصدر الفعل المتعدى واما فى مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهى ان يضاف الى الفاعل۔

نحو اعجبنى قعود زيد

ترجمہ جاننے کہ یہ (مذکور بالا پانچ) صورتیں صرف فعل متعدی کے مصدر میں جاری ہوں گی۔ فعل لازم کے مصدر کے لیے تو ایک شکل متعین ہے اور وہ اضافت الی الفاعل کی ہے جیسے اعجبنی قعود زید (قعود مصدر لازم ہے بیٹھنا۔زید۔فاعل ہے)

ترکیب : (اعلم) حسب ترکیب مذکور فعل فاعل(ان)حرف مشبہ بالفعل(هذه الصور) مرکب توصیفی اسم(جارية)صیغہ صفت(فى)حرف جار مصدر مضاف(الفعل المتعدى)مرکب توصیفی مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر متعلق ہے جارية کے ۔جارية صیغہ صفت اپنی فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہے ان کی۔ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مفعول ہے اعلم کا۔﴿واما فى مصدر الفعل اللازم﴾ واو استینافیہ (اما)حرف شرط(فى)حرف جار(مصدر الفعل اللازم) مرکب اضافی مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم ہے(فا) جزائیہ(صورة واحدة)مرفوع بالضمہ لفظاً مرکب توصیفی مبتداء مؤخر۔مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وهى ان يضاف الى الفاعل﴾ جملہ اسمیہ خبریہ۔

وفاعل المصدر لایکون مستتراً ولایتقدم معموله علیه

ترجمہ مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہوسکتا۔ اور معمول مصدر۔ مصدر پر مقدم نہ ہوگا۔

اسکا معمول اس لیے مقدم نہیں ہوسکتا کہ یہ عامل ضعیف ہے۔ اسطرح کہ اس کا عمل فعل کی مشابہت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور اس کی مشابہت فعل کے ساتھ لفظاً بھی اور معنیً بھی کمزور ہے۔ لفظاً تو اس لیے کہ کہ ہم وزن نہیں اور معناً اس لیے کہ کہ زمانہ نہیں پایا جاتا۔

ترکیب : (فاعل المصدر) مرکب اضافی مبتداء (لایکون مستتراً) جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (لایتقدم معمولہ علیہ) (لا) نافیہ غیر عامل (یتقدم) فعل مضارع معلوم (معمولہ) مرکب اضافی فاعل (علیہ) جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوکر متعلق ہے یتقدم کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

بحث اسم فاعل

والثالث اسم الفاعل وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به افعل۔ وهو يعمل عمل فعليه كالمصدر۔ فان كان مشتقاً من الفعل اللازم۔ فيرفع الفاعل فقط من زيد قائم ابوه۔ وان كان مشتقاً من الفعل المتعدى فيرفع الفاعل۔ وينصب المفعول به ايضاً مثل زيد ضارب غلامه عمراً

ترجمہ تیسرا (عامل قیاسی) اسم فاعل ہے۔ اسم فاعل ہر ایسا اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات کے لیے مشتق ہو جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ مصدر کی طرح اسم فاعل بھی اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔ یعنی وہ اسم فاعل اگر فعل لازم سے مشتق ہو۔ تو صرف فاعل کو رفع کرے گا۔ جیسے زید قائم ابوہ۔ زید قائم ہے اس کا باپ۔ اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب بھی کرے گا۔ جیسے زید ضارب غلامہ عمراً زید مارین والا ہے اس کا غلام عمرو کو)

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی حدثی (مصدر) قائم ہو جیسے ناصر (مدد کرنے والا)

ترکیب : واو استینافیہ (الثالث) مبتداء (اسم الفاعل) مرکب اضافی خبر ہے۔ جملہ اسمیہ خبریہ واو استینافیہ (ھو) ضمیر مبتداء (کل) مضاف (اسم) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (اشتق) فعل ماضی مجہول۔ ضمیر درو مستتر نائب فاعل (من فعل) جار مجرور مل کر متعلق اول ہے اشتق کے (لام) جارہ (ذات) مضاف (من) موصولہ (قام) فعل (بہ) جار مجرور مل کر متعلق ہے قام کے (الفعل) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہے موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ [illegible] مل کر متعلق ثانی ہے اشتق کے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہے اسم کی۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء کی۔

مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿فان کان مشتقاً من الفعل اللازم﴾ (فا) تفصیلیہ (من الفعل اللازم) جار مجرور مل کر متعلق ہے مشتقاً کے (کان) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط (فا) جزائیہ (یرفع الفاعل) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء۔ شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿مثل زید قائم ابوہ﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (زید) مبتداء (قائم) صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ (ابو) مرفوع بالواو لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہے قائم کا۔ قائم اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے الخ۔

﴿وان کان مشتقاً من الفعل المتعدی﴾ اس کی ترکیب کو بھی ماقبل پر قیاس کریں۔ (مثل زید ضارب غلامہ عمراً) (زید) مبتداء (ضارب) اسم فاعل متعدی معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعل المتعدی (غلامہ) مرکب اضافی فاعل (عمراً) مفعول بہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

شرط عمله ان یکون بمعنی الحال۔ اوالاستقبال۔ وانما اشترط باحدهما۔ لیکمل مشابهة بالفعل المضارع۔ الانه لما کان مشابهاً بالفعل المضارع بحسب اللفظ فی عدد الحروف۔ والحرکات۔ والسکنات فکان حینئذ مشابهاً بحسب المعنی ایضاً

ترجمہ اسم فاعل کے عمل کرنے کی شرط (۱) اس کا حال۔ یا استقبال کے معنی میں ہونا ہے۔ حال اور استقبال میں سے کسی ایک کے معنی میں ہونے کی شرط اس وجہ سے لگائی گئی ہے۔ تا کہ اسم فاعل کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ مکمل ہو جائے۔ کیونکہ جب یہ بات پہلے سے موجود ہے کہ اسم فاعل عدد حروف اور حرکات اور سکنات میں لفظی طور پر فعل مضارع کے مشابہ ہے تو اب معنی حال یا استقبال کی بنا پر معنوی مشابہت بھی پیدا ہوگئی۔

فائدہ: اسم فاعل اپنے فعل جیسے عمل کرتا ہے اگر لازمی ہے تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع مفعول کو نصب دیتا ہے۔

عمل: اسم فاعل دو قسم پر ہے۔ (۱) مقرون بالام (۲) مجرد عن الام۔

مقرون باللام کے عمل کے لئے کوئی شرط نہیں ہے بلکہ فعل کی طرح زمانہ ماضی، حال، استقبال اور تمام معمولات یعنی فاعل ضمیر ہو یا مفعول مطلق، لہ، فیہ، حال، تمیز وغیرہ میں عمل کرتا ہے۔ جیسے:

جاء المعطی المساکین امس اوالان اوغدا۔

مجرد عن اللام کے فاعل اسم ظاہر اور مفعول بہ کے علاوہ باقی تمام معمولات میں بلاشرط عمل کرتا ہے فاعل اسم ظاہر میں عمل کے لئے تین شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: چھ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو۔

دوسری شرط: اسم فاعل موصوف نہ ہو۔

تیسری شرط: تصغیر کا صیغہ نہ ہو۔

اور مفعول بہ میں عمل کے لیے دو شرطیں ہیں

پہلی شرط زمانہ حال یا استقبال ہو یاد رکھیں باسط ذراعیہ یہ بطور حکایت حال کے ہے۔

دوسری شرط: چھ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو۔

(۱) مبتداء ہو۔ جیسے: زید قائم ابوہ۔

(۲) موصوف ہو۔ جیسے: ھذا رجل مجتھد ابناءہٗ۔

(۳) موصول ہو۔ جیسے: جاءنی القائم ابوہٗ۔

(۴) ذوالحال ہو۔ جیسے: جاءنی زید راکبا غلامہ فرساً۔

(۵) نفی ہو۔ جیسے: قائم زید۔

(۶) استفہام ہو۔ جیسے: اضارب زید عمراً۔

فائدہ: ہم اس کی مختصر تعبیر یوں کر سکتے ہیں کہ اصل عامل فعل ہے۔ اسم کا عمل فعل کی مشابہت

پر موقوف ہے۔ جو اسم جتنا فعل سے زیادہ مشابہ ہوگا، اسی قدر عمل اس کا قوی ہوگا۔ اسم فاعل کو فعل مضارع سے بلحاظ تعداد حروف وحرکات وسکنات لفظی مشابہت حاصل تھی۔ لہذا اپنے قریب والے اسم میں یعنی فاعل میں رفع کا عمل کرسکتے گا۔ اور اسی طرح ظروف وغیرہ میں بھی، جہاں عمل کا توسع رہتا ہے بلاشرط عامل ہوگا۔ لیکن معنوی مشابہت نہ ہونے کے باعث جو کمزوری پائی جاتی ہے ان شرائط مذکورہ سے اس کمزوری کو رفع نہ کر دیا جائے، نصب کا عمل نہ کر سکے گا یعنی اول تو مفعول بہ بلحاظ درجہ فاعل سے بعید ہے۔ قریب میں عمل کی جو سہولت ہے وہ بعید میں کہاں؟ علاوہ ازیں عمل نصب کی صورت میں دو عمل جمع ہو جاتے ہیں (۱) فاعل میں رفع کا عمل (۲) اور مفعول میں نصب کا عمل۔ ضعیف عامل بیک وقت دو مختلف عمل کس طرح کرے؟ رفع کا عمل تو ضروری عمل ہے کہ اس کے بغیر کلام کی تمامیت اور افادیت نہیں ہوتی۔ لہذا اس عمل کے لئے تو ادنی سہارا بھی کافی ہونا چاہیے۔ لیکن یہ دو عملی، جب کہ دوسرے عمل والا اسم عامل سے دور بھی واقع ہے۔ اور خود اتنا ضروری بھی نہیں جتنا کہ فاعل کا معاملہ ضروری ہے۔ تاکہ اس کے لئے عامل کی کمزوری سے قطع نظر کر کے صورت عمل نکالی جائے۔ بدوں کسی طریق سے قوت حاصل کئے ہوئے معقول نظر نہیں آتا۔ ہم نے حتی الوسع شارح کے بیان کی تشریح کر دی۔ اب اس کا حل سنئے!

فائدہ : معنی حال میں عموم ہے، خواہ حال حقیقی ہو یا حکائی: اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ معنی حال کے لے یہ لازم نہیں کہ وہ واقع حالی ہو۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ واقع زمانی تکلم کے اعتبار سے ماضی ہو۔ مگر متکلم اس واقع کی حکایت کرتے ہوئے اسے صورت حال میں پیش کرے۔ پس بلحاظ حکایت متکلم اس کو حال قرار دیا جائے گا۔ دیکھیے زید آج اس واقعہ کی حکایت بیان کرتا ہے جو کل پیش آچکا ہے۔ اور اس لحاظ سے ماضی ہے۔ مگر وہ اپنے بیان میں اس کو حال کی صورت دے کر اس کی تصویر بلفظ مضارع پیش کرتا ہے۔ گویا یہ واقعہ اسی وقت کا ہے جس وقت کہ متکلم اس کی خبر دے رہا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے۔ کان زید یضرب عمرا امس یوں نہیں کہتا کہ کان زید

ضرب عمرا امس۔ اسی طرح قرآن عزیز میں و کلبھم باسط ذراعیه بالوصید کو سمجھ لیں کہ اس کا تعلق اصحاب کہف کے واقعہ سے ہے نزول آیت کے زمانہ سے صد ہا برس پیشتر کا ہے۔ مگر تعبیر میں وہی استحضار حکایت حال ماضی کا طریق اختیار فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ و کلبھم قد کان بسط ذراعیه بالوصید کی جگہ و کلبھم باسط ذراعیه بالوصید فرمایا۔ اصحاب کہف کا کتا اپنی دونوں کلائیاں، یا ہاتھ غار کے آستانہ پر پھیلائے ہوئے ہے۔ یعنی اسوقت اپنے دونوں ہاتھ غار کی چوکھٹ پر بچھائے بیٹھا ہے۔ غرض یہاں واقع کی قدامت کے باعث یہ سمجھنا کہ یہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہے۔ اور ذراعیہ میں نصب کا عمل کر رہا ہے۔ جیسا کہ کسائی نے سمجھا اور اس کی بنا پر اشتراط حال واستقبال کو غیر ضروری قرار دیا یہ صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم احکم۔

ضابطہ : لیکمل میں لام لام کی ہے۔ یہ لام جارہ ہوتا ہے۔ جس کے بعد ان مقدر ہوتا ہے تاکہ فعل بتاویل مصدر ہو کر مجرور بن جائے۔ ہمیشہ اس کا ماقبل سب ہوتا ہے مابعد کے لئے اور یہ لام جارہ اسی سبب کے متعلق ہوتا ہے۔ یہاں پر اشتراک مذکور سبب ہے اور کمال مشابہت سبب ہے۔ لام کئی سبب یعنی اشتراک کے متعلق ہے۔

ضابطہ : لمّا ظرف ہے۔ جب ماضی پر داخل ہو تو معنی شرط کو متضمن ہوتا ہت اور جواب لمّا کا مفعول فیہ ہوتا ہے۔ سیبویہ نے کہا ہے کہ لمّا عجیب کلمہ ہے ماضی پر داخل ہوتا تو ظرف ہے مضارع پر داخل ہو تو حرف جازم ہے ان دو کے علاوہ ہو تو حرف استثنا بمعنی الا ہے۔

ترکیب : (شرط عمله) مرکب اضافی (ان) حرف ناصبہ (یکون) فعل ناقص۔ ضمیر در و مستتر اسم (با) جارہ (معنی) مجرور بالکسرہ تقدیراً مضاف (الحال) معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (الاستقبال) معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ﴿وانما اشترط باحد هما﴾ (انما) کلمہ حصر (اشترط) فعل ماضی مجہول (باحدهما) ظرف لغو ہو کر متعلق ہے اشترط

کے (لام) لام کی (یکمل) فعل مضارع منصوب بالفتحہ لفظاً بحذف حرف ناصب (مشیهاته) مرکب اضافی فاعل (بالفعل المضارع) جار مجرور مل کر متعلق ہے مشابہت کے۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے اشترط کے (لانہ لما کان) (لام) جارہ تعلیلیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل (ہ) ضمیر اسم (لما) ظرفیہ شرطیہ (بالفعل المضارع) جار مجرور مل کر متعلق اول ہے مشابھا کے (بحسب اللفظ) متعلق ثانی ہے (فی عدد الحروف والحرکات والسکنات) متعلق ثالث ہے مشابھا کے۔ مشابھا صیغہ صفت اپنے فاعل اور تینوں متعلقوں سے مل کر یہ خبر ہے کان کی۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ہے (فا) جزائیہ (کان) فعل ناقص۔ ضمیر در و مستتر اسم (حینئذ) مفعول فیہ (بحسب المعنی) متعلق مشابھا کے۔ مشابھا اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے کان کی۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء۔ شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد مصدر ہو کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے یکمل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہے اشترط کے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔

ویشترط ایضاً (۲) اعتماده علی المبتداء فیکون خبراً عنه مثل المثال المذکور۔ اوعلی الموصول۔ فیکون صلة له نحو الضارب عمراً فی الدار۔ ای الذی هو ضارب عمراً فی الدار۔ اوعلی الموصوف ۔ فیکون صفة له ۔مثل مررت برجل ضارب ابنه جاریة۔ اوعلی ذی الحار فیکون حالاً عنه۔ مثل مررت بزید راکباً ابوه۔ اوعلی حرف النفی۔ اوالاستفهام۔ بان یکون قبله حرف النفی۔ اوالاستفهام مثل ماقائم ابوه۔ واقائم ابوه

ترجمہ (مفعول بہ میں عمل کے لیے) یہ بھی شرط ہے کہ (۲) اسم فاعل کا اعتماد یا تو مبتدا پر ہو۔ اور اسم فاعل اس کی خبر واقع ہو جیسا کہ مثال مذکور (زید ضارب غلامه عمراً) میں یا (اس

کا اعتماد) موصول پر ہو۔ اور یہ اس کا صلہ ہوگا۔ جیسے الضارب عمراً فی الدار بمعنی الذی ھوضارب عمراً فی الدار (وہ شخص جو کہ عمرو کا ضارب ہے وہ حویلی میں مستقر ہے) یا۔ اس کا اعتماد موصوف پر ہو۔ اور یہ اس کی صفت واقع ہو۔ جیسے مررت برجل صارب ابنه جارية میرا گزر ایک ایسے مرد پر ہوا جس کا بیٹا باندی کو مار رہا تھا یا اس کا اعتماد ذوالحال پر ہو۔ اور یہ اس سے حال واقع ہو۔ جیسے مررت بزید راکباً ابوہ میں گزرا زید پر۔ درانحالیکہ زید کا باپ اونٹ پر سوار تھا۔ یا اس کا اعتماد حرف نفی پر ہو۔ یا حرف استفہام پر ہو۔ یعنی یہ کہ رفاعل سے قبل متصلاً حرف نفی۔ یا استفہام واقع ہو۔ جیسے ماقائم ابوہ (نہیں قائم یہ اس کا باپ یہ نفی کی مثال ہے) اور اقائم ابوہ (کیا قائم ہے اس کا باپ) یہ استفہام کی مثال ہے۔

ترکیب : (ویشترط) فعل مضارع مجہول (ایضاً) جملہ معترضہ (اعتماد) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ (علی المبتداء) جار مجرور مل کر معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (علی الموصول) معطوف اول (علی الموصوف) معطوف ثانی (او علی حرف النفی) معطوف ثالث۔ معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر متعلق ہے اعتماد کے۔ اعتماد مصدر اپنے متعلق اور مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل ہے یشترط کا۔ یشترط فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿فیکون خبراً عنه﴾ (فا) فصیحیہ (یکون) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿بان یکون قبله حرف النفی﴾ (با) حرف جارہ (ان) حرف ناصبہ (یکون) فعل تام بمعنی یوجد (قبله) مرکب اضافی مفعول فیہ ہے (حرف) مضاف (النفی) معطوف علیہ (او) عاطفہ (الاستفهام) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ حرف کے لیے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر حال ہے اعتمادہ علی حرف النفی سے۔ ذوالحال حال مل کر نائب فاعل ہوا یشترط کا۔ جملہ فعلیہ خبریہ (الضارب عمراً فی الدار)

(ال) موصول (ضارب) اسم فاعل معتمد بر موصول۔ ضمیر در و مستتر فاعل (عمراً) مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مبتداء۔ (فی الدار) ظرف مستقر ہو کر خبر ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسَّر ہوا۔ (ای الذی ھو ضارب الخ) جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسِّر۔

﴿مثل مررت برجل ضارب ابنه جارية﴾ (مررت) فعل بفاعل (با) حرف جار (رجل) موصوف (ضارب) اسم فاعل معتمد بر موصوف یعمل عمل فعلہ (ابنه) مرکب اضافی فاعل (جارية) مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے مررت کے۔ مررت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿مررت بزيد راكباً ابوه﴾ (مررت) فعل بفاعل (با) حرف جار (زید) مجرور بالکسرہ لفظاً ذوالحال (راكباً) اسم فاعل معتمد بر ذوالحال یعمل عمل فعلہ (ابوه) مرکب اضافی فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے ذوالحال کا۔ ذوالحال حال مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے مررت کے۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے۔ (ما قائم ابوه) (ما) حرف نفی غیر عاملہ (قائم) اسم فاعل معتمد بر حرف نفی یعمل عمل فعلہ مبتداء (ابوه) مرکب اضافی فاعل خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (اقائم زید) حسب ترکیب مذکور جملہ اسمیہ خبریہ۔

وان فقد فى اسم الفاعل احد الشرطين المذكورين فلا يعمل اصلاً بل يكون حينئذ مضافاً الى مابعده مثل مررت بزيد ضارب عمرو امس

ترجمہ اگر شرطین مذکورین میں کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو (مفعول میں) اسم فاعل کا عمل ہرگز نہ ہو سکے گا بلکہ اس وقت اسم فاعل اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوگا جیسے مررت بزید ضارب عمرو امس گزرا میں زید پر۔ جس نے کل گذشتہ عمرو کو مارا تھا۔)

فائدہ : یہ اضافت معنوی ہوگی۔ اضافت لفظی نہ ہوگی۔ کیونکہ اضافت لفظی میں تو یہ ضروری

ہے کہ مضاف الیہ اپنے مضاف صیغہ صفت کا معمول ہو۔ اور صورت مذکورہ میں وہ اسم مضاف الیہ اس کا معمول نہیں۔ جیسے مررت بزید ضارب عمرو امس یہاں اگرچہ ضارب عمرو، زید کی صفت ہے اسی وجہ سے ضارب کی با مکسورہ ہے۔ اور کیونکہ اضافت معنوی ہے جو مفید تعریف ہوتی ہے۔ لہذا زید، موصوف اور ضارب عمرو، صفت میں بلحاظ تعریف مطابقت ہوگئی۔ یعنی دونوں معرفہ ہیں۔ مگر امس نے ظاہر کردیا کہ یہاں ضارب ماضی کے معنی میں ہے۔ تو شرط اول منتفی ہوگئی۔

ترکیب : واو استینافیہ (ان) حرف شرط (فقد) فعل ماضی مجہول (فی اسم الفاعل) جار مجرور متعلق ہے فقد کے (احد الشرطین المذکورین) مرکب اضافی نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط (فا) جزائیہ (لا) نافیہ غیر عامل یعمل فعل مضارع معلوم۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (اصلاً) باعتبار موصوف محذوف کے مفعول مطلق ہے (ای عملاً اصلاً) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ (بل) حرف عاطفہ (یکون) فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر۔ ضمیر درو مستتر مرفوع محلا اسم (حینئذ) حسب ترکیب مذکور مفعول فیہ (مضافاً) اسم مفعول معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ المجہول۔ ضمیر درو مستتر نائب فاعل (الی) جارہ (ما) موصولہ (بعدہ) ثبت کے متعلق ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے مضافاً کے۔ مضافاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿مثل مررت بزید ضارب عمرو امس﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (مررت) فعل بفاعل (با) جارہ (رجل) موصوف (ضارب) اسم فاعل مضاف ضمیر درو مستتر فاعل (عمر) مضاف الیہ مفعول بہ (امس) مفعول فیہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی۔ موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے مررت کے۔ جملہ فعلیہ خبریہ۔

وان کان اسم الفاعل معرفاً باللام یعمل فی مابعده فی کل حال۔ سواء کان بمعنی الماضی۔ اوالحال۔ اوالاستقبال۔و سواء کان معتمداً علی احدالامور المذکورۃ اوغیر معتمد مثلا الضارب عمرا الان اوامس ۔ اوغداً ھو زید

ترجمہ اگراسم فاعل معرف باللام ہو۔تو ہرحال میں اپنے مابعد کے اندرعامل ہوگا۔(یعنی) خواہ بمعنی ماضی ہو۔یا بمعنی حال واستقبال اور خواہ امور مذکورہ بالا میں سے کسی پر سہارا رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔جیسے الضارب عمرا الان۔اوامس۔اوغدا ھوزید۔وہ شخص۔کہ جس نے عمروکواس وقت یا گزشتہ کل مارا۔یا آئندہ کل مارے گا وہ زید ہے۔

ترکیب : واواستینافیہ(ان)حرف شرط(کان)فعل ناقص(اسم الفاعل)مرکب اضافی اسم (معرفاً) اپنے متعلق باللام سے مل کرخبر ہے۔کان اپنے اسم وخبر سے مل کرجملہ فعلیہ خبریہ شرط(یعمل) فعل مضارع معلوم۔ضمیردرومستترمرفوع محلاً فاعل(فی)جارہ(مابعدہ)حسب ترکیب مذکورموصول صلہ مل کرمجرورہوا جارکا۔جارمجرورمل کرمتعلق ہے یعمل کے(فی کل حال) جارمجرورمل کرمتعلق ثانی ہے یعمل کےاور یہ جملہ فعلیہ خبریہ بن کرجزاء ہے۔شرط وجزاء مل کرجملہ فعلیہ شرطیہ۔

﴿سواء کان بمعنی الماضی اوالحال اوالاستقبال﴾(سواء)مرفوع بالضمہ لفظاً خبر مقدم(کان)فعل ناقص ضمیر درومستتر اسم(با)حرف جار(معنی)مضاف(الماضی)معطوف علیہ(الحال)معطوف اول(الاستقبال)معطوف ثانی۔معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا معنی کے لیے۔مضاف مضاف الیہ مل کرمجرورہوا جارکا۔جارمجرورمل کرظرف مستقر خبر ہے کان کی۔کان اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر مبتداء مؤخر۔مبتداء خبرمل کرجملہ اسمیہ خبریہ ہے(وسواء کان) کی بھی یہی ترکیب ہے۔﴿مثل الضارب عمراً الان﴾(مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں(ال)بمعنی الذی اسم موصول(ضارب)اسم فاعل ضمیردرومستترمرفوع محلاً

فاعل (عمراً) مفعول بہ (الان) معطوف علیہ (امس) معطوف اول (غداً) معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مفعول فیہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مبتداء (ھو زید) جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر ہے الضارب کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة کضراب۔ وضروب ومضراب بمعنی کثیر الضرب۔ وعلامة ۔ وعلیم بمعنی کثیر العلم۔ وحذر بمعنی کثیر الحذر۔ مثل اسم الفاعل الذی لیس للمبالغة فی العمل۔ وان زالت المشابهة اللفظیة بالفعل۔ لکنهم جعلوا مافیها من زیادة المعنی قائماً مقام مازال من المشابهة اللفظیة

ترجمہ جاننا چاہیے کہ اسم فاعل کے وہ صیغے جو مبالغہ کے (معنی ادا کرنے کے) لیے موضوع ہوتے ہیں۔ جیسے ضراب۔ ضروب اور مضراب۔ کثیر الضرب کے معنی میں ہیں۔ یعنی بڑے مارتے خان۔ علامۃ اور علیم۔ بمعنی کثیر العلم۔ یعنی بڑا عالم۔ اور حذر۔ بمعنی کثیر الحذر۔ یعنی بڑا محتاط۔ بڑا ہوشیار۔ ایسے تمام صیغے عمل کے لحاظ سے اسم فاعل جیسے ہیں جو مبالغہ کے معنی نہیں دیتے۔ اگر چہ ان صیغون کی فعل سے لفظی مشابہت زائل ہو چکی ہے۔ لیکن نحاۃ نے صیغہائے مبالغہ معنی کی زیادتی کو قائم مقام بنا دیا لفظی مشابہت کے۔ جو کہ ان صیغوں میں سے جاتی رہی ہے۔

ترکیب : (اعلم) حسب ترکیب مذکور فعل فاعل (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (اسم الفاعل) مرکب اضافی اسم ہے (الموضوع للمبالغة) شبہ جملہ ہو کر خبر ہے۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ مفعول ہے اعلم کا۔

﴿وان زالت المشابهة اللفظیة بالفعل﴾ (ان) وصلیہ (زالت) فعل ماضی معلوم (المشابهة) اپنے متعلق بالفعل سے مل کر موصوف (اللفظیة) مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر فاعل ۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر مستدرک منہ۔ لکن حرف مشبہ بالفعل برائے

استدراک (ھم) منصوب محلا اسم (جعلو) فعل ماضی معلوم (واو) ضمیر مرفوع محلا فاعل (ما) موصولہ (فیھا) ظرف مستقر ثبت کے متعلق ہوکر صلہ (من) جارہ بیانیہ (زیادۃ المعنی) مرکب اضافی مجرور ہوا جار کا۔ موصول صلہ اور بیان مل کر مفعول اول (قائما) صیغہ اسم فاعل ضمیر درو مستتر فاعل (مقام) مضاف (ما) موصولہ (زال) فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا (من) جارہ بیانیہ (المشابھۃ اللفظیۃ) مرکب توصیفی مجرور ہوا جار کا۔ موصول صلہ اور بیان مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہے قائما اسم فاعل کے لیے۔ اور اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر مفعول ثانی ہے۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر لکن کی۔ لکن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مستدرک ہے۔ مستدرک منہ اپنے مستدرک سے مل کر جملہ معترضہ ہے۔

﴿بحث اسم مفعول﴾

ورابعها اسم المفعول وهوكل اسم اشتق لذات من وقع عليه الفعل۔ وهو يعمل عمل فعله المجهول فيرفع اسماً واحداً بانه قائم مقام فاعله

ترجمہ چوتھا (عامل قیاسی) اسم مفعول ہے۔اور وہ ہر ایسا اسم ہے کہ جس کا اشتقاق کسی ایسی ذات کے لیے ہو جس پر فعل واقع ہوتا ہو۔اور وہ اپنے فعل مجہول کے انداز پر عمل کرتا ہے (یعنی) اسم مفعول (اپنے مابعد) ایک اسم کو رفع دے گا۔اس حیثیت میں کہ وہ اسم مفعول کے فاعل کے قائم مقام ہے۔

ترکیب : (رابعها) مرکب اضافی مبتداء (اسم المفعول) مرکب اضافی خبر ہے۔جملہ اسمیہ خبریہ

(وهو كل اسم اشتق) کی ترکیب ماقبل میں گزر چکی ہے۔واو استینافیہ (هو) ضمیر مبتداء (یعمل) فعل مضارع معلوم۔ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل (عمل) منصوب لفظاً مضاف (فعله مرکب اضافی موصوف (المجهول) صفت۔موصوف صفت مل کر مضاف الیہ عمل کے لیے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق ہے فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔

﴿فيرفع اسماً واحداً﴾ (فا) فصیحیہ (یرفع اسماً واحداً) جملہ فعلیہ خبریہ (با) حرف جار (ان) حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر متعلق ہے یرفع کے۔

وشرط عمله۔ كونه بمعنى الحال۔ اوالاستقبال۔ واعتماده على المبتداء۔ كما فى اسم الفاعل۔ مثل زيد مضروب غلامه الان۔ اوغداً اوالموصول۔ نحو المضروب غلامه زيد۔ اوالموصوف مثل جاء نى رجل مضروب غلامه۔ اوذى الحال۔ مثل جاء نى زيد مضروباً غلامه۔ اوحرف النفى۔ اوالاستفهام۔ مثل ما مضروب غلامه

ترجمہ اسم مفعول کے عامل ہونے کی شرط۔ اس کا بمعنی حال واستقبال ہونا ہے۔ اور اس کا اعتماد کرنا ہے یا تو مبتداء پر۔ جیسا کہ اسم فاعل میں۔ جیسے زید مضروب غلامه الان اوغداً۔ (زید کا غلام مضروب ہے اس وقت۔ یا آئندہ کل مضروب ہوگا)۔ یا موصول پر جیسے المضروب غلامه زید۔ (وہ شخص کہ جس کا غلام مضروب ہے۔ وہ زید ہے۔ یا موصوف پر جیسے جاء نی رجل مضروب غلامه۔ میرے پاس ایسا شخص آیا جس کا غلام مضروب ہے۔ یا ذوالحال پر جیسے جاء نی زید مضروباً غلامه (آیا میرے پاس زید۔ دراں حالیکہ مضروب ہے اس کا غلام) یا حرف نفی اور استفہام پر جیسے (حرف نفی کی مثال) ما مضروب غلامه (اس کا غلام مضروب نہیں ہے) اور (حرف استفہام کی مثال) امضروب غلامه (اس کا غلام مضروب نہیں ہے) اور (حرف استفہام کی مثال) امضروب غلامه (کیا مضروب ہے اس کا غلام) اسم مفعول وہ اسم ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر معنی حدثی واقع ہو جیسے مضروب۔

فائدہ: اس کے احکامات اسم فاعل کی طرح ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ یہ فاعل کے بجائے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

اگر ان دو شرطوں میں سے کوئی شرط نہ ہو اسم مفعول عمل نہیں کرے گا اور اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوگا۔

ترکیب: واو استینافیہ (شرط عمله) مرکب اضافی مبتداء (کون) مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ اسم ہے کون کا (بمعنى الحال اوالاستقبال) جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر ہے کون کی۔ کون اپنے اسم وخبر سے ملکر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (اعتماده على

المبتداء) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل زید مضروب غلامہ الان اوغداً ﴾(مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (زید) مبتداء (مضروب) اسم مفعول معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ المجہول (غلامہ) مرکب اضافی نائب فاعل (الان) معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (غدا) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول فیہ ہے مضروب کے لیے۔ مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے (المضروب غلامہ) اور دیگر امثلہ کی ترکیب کو ماقبل پر قیاس کریں۔

واذا انتفی فیہ احد الشرطین المذکورین ینتفی عملہ۔ وحینئذ یلزم اضافتہ الی مابعدہ

ترجمہ شرطین مذکورین میں سے اگر کوئی ایک شرط منتفی ہو تو اسم مفعول کا عمل منتفی ہو جائے گا۔ اور اس وقت اس کی اضافت مابعد کی طرف لازم ہوگی۔

ترکیب : واو استینافیہ (اذا) ظرفیہ شرطیہ (انتفی) فعل ماضی معلوم (فیہ) ظرف لغو متعلق ہے انتفی کے (احد) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (الشرطین المذکورین) مجرور بالیاء لفظاً مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہے۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ شرط (ینتفی) فعل مضارع مرفوع بالضمہ تقدیراً (عملہ) مرکب اضافی فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء۔ شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا (حینئذ) حسب ترکیب مذکور مفعول فیہ مقدم ہے یلزم کے لیے (اضافتہ) مرکب اضافی فاعل ہے (الی) حرف جار (مابعدہ) حسب ترکیب مذکور موصول صلہ ہوکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے یلزم کے۔ یلزم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

واذا دخل عليه الالف واللام۔ يكون مستغنياً عن الشروط في العمل۔ مثل جاء نى المضروب غلامه

ترجمہ جب اسم مفعول پر الف لام موصولہ داخل ہو تو عمل کرنے میں شروط مذکورہ بالا سے مستغنی ہوگا۔ اور نائب فاعل کو رفع دے گا۔ خواہ بمعنی ماضی ہو۔ یا حال واستقبال۔ کما مر فی اسم الفاعل۔ جیسے جاءنی المضروب غلامہ۔ میرے پاس وہ شخص آیا۔ جس کا غلام مضروب ہے۔

ترکیب : واو استینافیہ (اذا) ظرفیہ شرطیہ (دخل) فعل ماضی معلوم (علیہ) ظرف لغو متعلق ہے دخل کے (الالف واللام) معطوف علیہ۔ معطوف مل کر فاعل ہے فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ شرط (یکون) فعل ناقص۔ ضمیر در و مستتر اسم (عن الشروط) متعلق اول ہے (مستغنیاً) کے (فی العمل) متعلق ثانی ہے مستغنیا اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء۔ شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

بحث صفت مشبہ

وخامسها الصفة المشتبهة

وهى مشابهة باسم الفاعل فى التصريف۔ وفى كون كل منهما صفة۔ مثل حسن۔ حسنان۔ حسنون۔ حسنة حسنتان۔ حسنات۔ على قياس ضارب۔ ضاربان۔ ضاربون ضاربة۔ ضاربتان۔ ضاربات۔ وهى مشتقة من الفعل اللازم۔ دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها على سبيل الاستمرار والدوام بحسب الوضع

ترجمہ پانچواں (قیاسی عامل) صفت مشبہ ہے۔اور یہ اسم فاعل سے مشابہ ہے گردان میں۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کے صفت ہونے میں۔جیسے حسن۔ضارب الخ کے انداز پر۔صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم ہی سے مشتق ہوگی۔درآں حالیکہ وہ صفت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ صفت کا مصدر اس کے فاعل کے لیے بلحاظ وضع۔بطور استمرار ودوام ثابت ہے۔

صفت مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری ہیشگی کے ساتھ قائم ہو جیسے حسن۔

فائدہ: صفت مشبہ کا اشتقاق فعل لازم سے ہوتا ہے: صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم ہی سے مشتق ہوگی۔خواہ وہ اصل سے لازم ہو جیسے: باب کرم یکرم، یا بوقت اشتقاق اس کو لازم بنالیا گیا ہو۔ چنانچہ رحیم کا اشتقاق، رحِم یرحَم سے کرنا ہے تو اول رحِم (بکسر عین) کو رحُم (بضم عین) کی طرف منتقل کیا۔پھر اس سے رحیم صفت مشبہ کو مشتق کیا۔براہ راست رحِم سے اشتقاق ہوتا ،تو اس میں ثبوت کے معنی نہ پیدا ہوتے۔اور اس کا ترجمہ صرف ''مہربان'' ہوتا۔مگر رحُم سے اشتقاق کے بعد؛ رحیم کے معنی میں ثبوت پر دلالت نکل آئی۔رحیم کون ہوگا؟ جس کی طبیعت میں رحم ہوگا۔اسی طرح کریم: وہ شخص ہوگا جس کی طبیعت میں جود، اور کرم داخل ہو۔وقتی طور پر رحم اور کرم کا ظہور رحیم اور کریم کے اطلاق کو جائز قرار نہیں دیتا۔

فائدہ: صفت مشبہ استمرار پر دلالت کرتی ہے۔ اس لیے کہ مشق منہ کے لزوم سے صفت کے لزوم پر دلالت کرانا چاہتے ہیں۔ باب کرُم سے صفات خلقیہ، یا مثل خلقیہ کا اظہار ہوتا ہے۔ جب صفت مشبہ اس سے ماخوذ ہوگا تو لامحالہ اس میں لزوم صفت اور استمرار حال پر دلالت ہوگی۔ اسی طرح باعث جب دیگر موارد سے صفت مشبہ بنانا چاہتے ہیں جو متعدی افعال سے متعلق ہوں تو اول اس میں تحویل کا عمل کر کے متعدی کو لازم بناتے ہیں۔ پھر اس سے صفت مشبہ کا اشتقاق کرتے ہیں۔ تاکہ حرکت ضمہ، ضم صفت اور لصوق صفت پر دال رہے۔ یعنی یہ کہ صفت اپنے موصوف کے لئے لازم اور اس سے ہر دم چمٹی رہتی ہے کسی وقت جدا نہیں ہوتی۔

شرائط عمل

پہلی شرط اس کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر معتمد ہو۔ دوسری شرط صفت مشبہ مصغر کا صیغہ نہ ہو۔ تیسری شرط موسوف بھی نہ ہو لیکن یہ شرائط اسم فاعل کی بحث میں بتا چکے ہیں فاعل اور شبہ مفعول میں عمل کرنے کے لئے ہیں ورنہ دیگر معمولات میں عمل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔

یاد رکھیں صفت مشبہ الف لام پر معتمد نہیں ہوتی کیونکہ الف لام بمعنی الذی صفت مشبہ پر داخل نہیں ہوتا

نیز حال و استقبال کی شرط نہیں اس لئے کہ صفت مشبہ میں دوام و استمرار والا معنی ہوتا ہے۔

اشکال: صفت مشبہ میں زمانہ کی شرط لغو ہے۔ اس لیے کہ جب ایک شئی دواماً ثابت ہے، تو اس وقت بھی ثابت ہے، اور آئندہ بھی ثابت رہے گی، تو بلا اشتراط بھی حال کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔ اور فاعل کی مشابہت کے لئے اتنی بات کافی ہے۔ پس یہ اشکال خود بخود درع ہو جاتا ہے کہ صفت مشبہ اسم فاعل کی فرع ہے، تو جو شرط اصل میں عمل کے لئے ضروری ہو، وہ فرع میں بھی لازمی طور پر ضروری ہونی چاہئے ورنہ فرع عمل کے باب میں اپنی اصل سے بڑھ جائے گی کہ

اصل کا عمل تو کسی خاص شرط پر موقوف ہو۔ اور فرع بدون شرط بھی عمل کرے۔ جواب کی تقریر گذر چکی ہے۔

دوسرا جواب: اصل میں بھی عمل رفع کے لئے زمانہ کی شرط نہیں۔ یہ شرط تو مفعول کے نصب دینے کے لئے رکھی گئی۔ اور صفت مشبہ مفعول کو چاہتی ہی نہیں، تو عدم اشراط سے فعل کی مزیت اصل پر کہاں لازم آئی؟

فائدہ : شرط اعتماد ضروری ہے: البتہ اعتماد کی شرط یہاں بھی معتبر ہے لیکن مذکورہ بالا چھ چیزوں میں سے اعتماد علی الموصول کی صورت صفت مشبہ میں نہیں بن سکتی۔ کیونکہ وہ لا جو صفت مشبہ پر داخل ہوتا ہے، وہ بالاتفاق موصولہ لام نہیں ہوتا، بلکہ وہ تعریف کا لام ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ لام موصولہ صرف اسم فاعل اور اسم مفعول پر ت ہے اور یہی دونوں اس کا صلہ ہو سکتے ہیں اور کوئی شئ اس کا صلہ نہیں بن سکتی۔

فائدہ : صفت مشبہ صرف لازمی باب سے آتی ہے اور فاعل کو رفع دیتی ہے مفعول کو نہیں چاہتی اگر اس کے بعد کوئی اسم منصوب آ جائے اگر وہ نکرہ ہے تو اس کو تمیز بنائیں گے اگر معرفہ ہے تو اس کو مشابہ بالمفعول کہیں گے۔

ترکیب : (خامسها) مرکب اضافی مبتداء (الصفت المشبهة) مرکب توصیفی خبر ہے۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو استینافیہ (هی) ضمیر مبتداء (مشابهة) اسم فاعل ضمیر در و مستتر فاعل ہے (باسم الفاعل) جار مجرور متعلق اول ہے مشابھة کے (فی التصریف) جار مجرور ملکر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (فی) حرف جار (کون) مصدر فعل ناقص مضاف (کل) مضاف الیہ جس پر تنوین مضاف الیہ کے عوض ہے جو کہ لفظ واحد ہے لفظ واحد مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (منها) ظرف مستقر اپنے متعلق کائنا سے ملکر صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ہے کون کا (صفة) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔ مصدر اپنے اسم و خبر سے ملکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر متعلق ہے مشابھة کے۔ مشابھة اسم فاعل اپنے

فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ﴿مثل حسن۔ حسنان الخ﴾ (مثل) مضاف (حسن الخ) ذوالحال (علی) جارہ (قیاس) مضاف (ضارب) مضاف الیہ معرب باعراب حکائی۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر حال ہوا۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ ہے مثل مضاف کے لیے۔

﴿ھی مشتقة من الفعل اللازم﴾ (ھی) ضمیر مبتداء (مشتقة) اسم مفعول ضمیر در و مستتر معبر بہ ھی ذوالحال (من الفعل اللازم) جار مجرور مل کر متعلق ہے مشتقة کے (دالة) صیغہ صفت منصوب بالفتحہ لفظاً (علی) حرف جار (ثبوت) مصدر مضاف (مصدرھا) مرکب اضافی مضاف الیہ (لفاعلھا) جار مجرور مل کر متعلق ہے ثبوت کے (علی سبیل الاستمرار والدوام) جار مجرور مل کر متعلق ہے ثبوت کے۔ ثبوت مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے ملکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے دالة کے (بحسب الوضع) جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہے دالة کے۔ دالة اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر حال ہے مشتقة کی ضمیر ذوالحال اپنے حال سے ملکر نائب فاعل ہے مشتقة کے لیے۔ مشتقة اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہے ھی مبتداء کی۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وتعمل عمل فعلھا من غیراشتراط زمان لکونھا بمعنی الثبوت واما اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھا۔ الا ان الاعتماد علی الموصول لایتاتی فیھا لان اللام الداخلة علیھا لیست بموصول بالاتفاق۔ وقدیکون معمولھا منصوباً علی التشبیہ بالمفعول فی المعرفة۔ وعلی التمییز فی النکرة۔ ومجروراً علی الاضافة

ترجمہ اور صفت مشبہ اپنے (مشتق منہ) فعل کا سا عمل کرتی ہے۔ کسی خاص زمانہ کی شرط کے بغیر۔ البتہ اعتماد کی شرط اس میں بھی معتبر ہے۔ لیکن اعتماد علی الموصول کی صورت صفت مشبہ میں نہیں بن سکتی۔ کیونکہ وہ لام جو صفت مشبہ پر داخل ہوتا ہے۔ وہ بالاتفاق موصولہ لام نہیں ہوتا۔ کبھی

کبھی صفت مشبہ کا معمول منصوب بھی ہوتا ہے۔ معرفہ میں بربناء تشبیہ بالمفعول۔ اور نکرہ میں بربناء تمیز۔ اور کبھی (صفت مشبہ کا معمول) بربناء اضافت مجرور بھی ہوتا ہے۔

ترکیب : واو عاطفہ (تعمل) فعل مضارع معلوم ضمیر درو مستتر فاعل (عمل فعلها) مرکب اضافی مفعول مطلق (من غیر اشتراط زمان) جار مجرور ملکر متعلق ہے تعمل کے (لکونها بمعنی الثبوت) جار مجرور ملکر یہ بھی متعلق ہے تعمل کے۔ تعمل فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اما اشتراط الاعتماد﴾ (اما) شرطیہ (اشتراط الاعتماد) مرکب اضافی مبتداء متضمن معنی شرط (فا) جزائیہ (معتبر) اسم مفعول ضمیر درو مستتر معبر بہ ھو مستثنی منہ (الا) حرف استثنی (ان) حرف مشبہ بالفعل (الاعتماد) مصدر اپنے متعلق علی الموصول سے مل کر اسم ہے (لا) نافیہ (یتأتی) فعل مضارع بالضمہ تقدیراً ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (فیها) ظرف لغو متعلق ہے یتأتی کے (لام) جارہ (ان) حرف مشبہ بالفعل رافع اسم ناصب خبر (اللام الداخلة علیها) یہ مرکب توصیفی اسم ہے ان کا (لیست) فعل از افعال ناقصہ ضمیر درو مستتر اسم (بموصول) ظرف مستقر خبر ہے لیست کی (بالاتفاق) جار مجرور متعلق ہے لیست کے۔ لیست اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے لایتأتی کے۔ لایتأتی فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مستثنی۔ مستثنی منہ اپنے مستثنی سے ملکر نائب فاعل ہے معتبر کے لیے۔ معتبر اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر متضمن ہے معنی جزاء کو۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

﴿وقد یکون معمولها منصوباً﴾ (یکون) فعل ناقص (معمولها) مرکب اضافی اسم (علی) حرف جار (التشبیه) مصدر (بالمفعول) متعلق ہے التشبیه کے۔ التشبیه مصدر اپنے متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق اول ہے کائنا مقدر کے (فی المعرفة) متعلق ثانی ہے کائنا

اپنے دونوں متعلقوں سے ملکر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (التمیز فی النکوۃ) حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر منصوبا کے لیے مفعول مطلق ہے۔ تقدیر عبارت یہ ہوگی منصوبا نصبا کائنا علی التشبیہ الخ۔ منصوبا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (مجروراً علی الاضافت) حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ہے یکون کی۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية۔ وصيغها سماعية مثل حسن۔ وصعب۔ وشديد

ترجمہ اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں۔ اور صفت مشبہ کے صیغے محض سماع پر موقوف ہیں۔ جیسے حسن (خوبصورت) صعب (دشواری) شدید (سخت)۔

ترکیب : واو استینافیہ (تکون) فعل ناقص (صیغة اسم الفاعل) مرکب اضافی اسم (قیاسیة) خبر ہے تکون اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (صیغها) اسم ہے فعل محذوف یکون کے لیے (سماعیة) خبر ہے یکون اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ﴿مثل حسن الخ﴾ (مثل) مضاف (حسن) معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (صعب) معطوف اول (شدید) معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر معرب باعراب حکائی ہیں مضاف الیہ ہے مثل کے لیے۔ الخ

بحث مضاف

وسادسها المضاف

كل اسم اضيف الى اسم آخر فيجر الاول الثانى مجرداً عن اللام۔ والتنوين۔ ومايقوم مقامه من نونى التثنية والجمع لاجل الاضافة

ترجمہ چھٹا (عامل قیاسی) مضاف ہے (مضاف) ہر وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کی طرف جھکا دیا گیا ہو۔ پس اسم اول۔ اسم ثانی کو جر دے گا درآں حالیکہ اسم اول محض اضافت کی بناء پر لام۔ تنوین اور تنوین کے قائم مقام یعنی نون تثنیہ وجمع سے خالی ہو۔

فائدہ : عامل قیاسی میں سے ایک مضاف ہے وہ اسم ہے جس کی نسبت کی جائے کسی اور چیز کی طرف اول کو مضاف ثانی کو مضاف الیہ کہتے ہیں اس کا عمل یہ ہے کہ یہ مضاف الیہ کو ہمیشہ جر دیتا ہے جیسے قلم سعید۔

فائدہ : اضافت میں دو باتیں ضروری ہیں:۔

(۱) ایک تو یہ کہ جن دو اسموں میں اضافت کا تعلق پیدا کرا ہوا میں باہم کوئی ایسا رابطہ ہونا چاہئے جس کی بنا پر یہ نسبت تقییدی محقق ہو سکتے۔ یعنی ثانی، اول کی قید واقع ہو سکے۔

(۲) دوسری بات جو ضروری ہے، یہ ہے کہ باعث اضافت پہلا اسم ان تمام چیزوں سے خالی ہو، جن سے کلمہ کی تمامیت ہوتی ہے۔ مثلاً تنوین، تثنیہ کا نون، جمع کا نون: کیونکہ مضاف میں ان اشیاء کی موجودگی اس خصوصی امتزاج اور باہمی گٹھاو سے مانع رہے گی۔ جس کے ذریعہ اضافت کے فوائد تعریف، یا تخصیص، یا تخفیف حاصل ہوتے ہیں۔

فائدہ : اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہاں لام مقدر ہے۔ اور اصل عبارت غلام لزید ہے۔ کیونکہ مقدر بحکم ملفوظ ہوتا ہے۔ اور ملفوظ کی تقدیر پر غلام اور زید میں اضافت کا تعلق باقی نہیں رہ سکتا کیونکہ وہاں کوئی مانع تنوین نہیں۔ لہذا غلام اسم تام بالتنوین ہوگا۔ اور تنوین مانع اضافت ہے۔ ایسے ہی من اور فی کا معاملہ سمجھ لیجئے۔ اگر عبارت غلام لزید ہوتی تو اس کے معنی میں اس

صورت تعدد ہوتا اور غلام معین نہ ہوتا۔ حالانکہ غلام زید میں غلام متعین ہے۔ یہی ان دونوں تعبیروں کا فرق ہے۔

فائدہ : اضافت معنوی سے مضاف میں تعریف پیدا ہوتی ہے۔ خواہ وہ اضافت بمعنی لام ہو یا بمعنی من اور فی ہو۔

مطلق اضافت ، اور اسم تام کی اضافت میں فرق:

اس میں اور سابقہ اضافت میں یہ فرق ہے کہ وہاں اسم مضاف اور اسم مضاف الیہ دو جدا جدا کلمے ہیں۔ ایک کلمہ کے دو جزء نہیں۔ برخلاف اسم تام کی اضافت والی صورت کے کہ اس میں مضاف الیہ خود اس کلمہ کا جزء بنا ہوا ہے۔ اور وہ مرکب کلمہ واحدہ ہے، نہ دو کلمے۔

ترکیب : واو استینافیہ (سادسھا) مبتداء (المضاف) خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (کل) مضاف (اسم) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (اضیف) فعل ماضی مجہول (الی اسم آخر) جار مجرور مل کر متعلق ہے اضیف کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہے موصوف کی۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء متضمن معنی شرط (فا) جزائیہ (یجر) فعل مضارع معلوم (الاول) ذوالحال (مجرداً) اسم مفعول (عن) حرف جار (اللام) معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (التنوین) معطوف اول۔ واو عاطفہ (ما) موصولہ (یقوم) فعل مضارع معلوم۔ ضمیر فاعل ہے (مقامہ) مرکب اضافی مفعول فیہ ہے (من) حرف جار بیانیہ (نونی) مجرور بالیاء لفظاً مضاف (التثنیۃ) معطوف۔ واو عاطفہ (الجمع) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ اور بیان مل کر معطوف ثانی ہے اللام کے لیے۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق اول ہے مجرداً کے۔ (لاجل الاضافت) جار مجرور مل کر متعلق ہے ثانی ہے مجرداً کے۔ مجرداً اپنے نائب فاعل اور دنوں متعلقوں سے مل کر حال ہے الاول کے لیے۔

ذوالحال حال مل کر فاعل ہے یجر کا (الثانی) منصوب بالفتحہ تقدیراً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر متضمن ہے معنی جزاء کو۔

والاضافة اما بمعنى اللام المقدرة ان لم يكن المضاف اليه من جنس المضاف۔ ولا يكون ظرفاً له مثل غلام زيد۔ واما بمعنى من ان كان من جنسه۔ مثل خاتم فضة۔ واما بمعنى فى ان كان ظرفاً له۔ نحو ضرب اليوم۔

ترجمہ اضافت معنوی یا تو لام مقدرہ کے معنی میں ہوتی ہے۔ بشرطیکہ مضاف الیہ۔ مضاف کی جنس سے نہ ہو۔ اور نہ اس کا ظرف واقع ہو۔ جیسے غلام زید۔ (زید کا علام) یا من کے معنی میں ہوگی۔ اگر (مضاف) مضاف الیہ کی جنس سے ہو جیسے خاتم فضة (چاندی کی انگوٹھی) یا فی کے معنی میں ہوگی۔ اگر مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف واقع ہو۔ جیسے ضرب الیوم (یوم ضرب یعنی وہ دن جس میں مار پڑی)

فائدہ: اضافت معنویہ تین قسم پر ہے (۱) لامی (۲) منی (۳) فوی۔

(۱) **اضافت لامیہ**: یہ اس وقت جب کہ مضاف الیہ نہ تو مضاف کی جنس سے ہو اور نہ مضاف کیلئے ظرف ہو جیسے غلام زید اس میں لام حرف جر مقدر ہوتا ہے اصل میں غلام لزید۔

(۲) **اضافت بیانیہ**: کہ مضاف الیہ مضاف کی جنس ہو، یعنی جس پر مضاف صادق آئے اس پر مضاف بھی صادق آئے جیسے خاتم فضة یہاں پر من بیانیہ مقدر ہوتی ہے اصل میں خاتم من فضة تھا۔ اس کو اضافت بیانیہ بھی کہتے ہیں

(۳) **اضافت فویہ**: اضافت اس وقت ہوگی۔ جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو عام ازیں کہ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان جیسے صلواة اللیل یہاں پر فی حرف جر مقدر ہوا کرتا ہے اسکو اضافت ظرفیہ بھی کہتے ہیں

ترکیب: (الاضافة) مرفوع لفظاً مبتداء (اما) زائدہ تردیدیہ (با) حرف جار (معنی) مضاف

(اللام المقدرة) مرکب توصیفی مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر معطوف علیہ (اما) عاطفہ (بمعنی من) جار مجرور مل کر معطوف اول (اما بمعنی فی) معطوف ثانی ہے۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر دال بر جزاء۔

﴿ان لم یکن المضاف الیہ من جنس المضاف﴾ (ان) شرطیہ جازم (لم) حرف جازم (یکن) فعل مضارع مجزوم بالسکون لفظاً (المضاف الیہ) اسم ہے (من جنس المضاف) ظرف مستقر ہو کر خبر ہے یکن کی۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (لایکون ظرفاً لہ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط جس کے لیے جزاء محذوف ہے وجوباً۔

﴿بحث اسم تام﴾

وسابعها الاسم التام

كل اسم تم فاستغنى عن الاضافة بان يكون فى آخره تنوين۔ اومايقوم مقامه من نونى التثنية والجمع۔ او يكون فى آخره مضاف اليه۔ وهو ينصب النكرة على انها تمييز له۔ فيرفع منه الابهام۔ مثل عندى رطل زيتاً ومنوان سمناً وعشرون درهماً ولى ملئوه عسلاً

ترجمہ ساتواں (عامل قیاسی) اسم تام ہے (اسم تام) ہر وہ اسم ہے جو اپنی موجودہ شکل میں پورا ہو۔ اور اس بنا پر اضافت سے بے نیاز ہو گیا ہو۔ یا تو اس طرح کہ اس کے آخر میں تنوین ہو۔ یا تنوین کے قائم مقام۔ نون تثنیہ اور جمع میں سے کوئی ہو۔ یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو۔ یہ اسم تام نکرہ کو (جو اس کے بعد مذکور ہوگا) اپنی تمیز کے طور پر نصب دے گا۔ اور تمیز اسم تام سے ابہام کو رفع کر دے گی۔ جیسے عندی منوان سمناً (میرے پاس دو من یا دو سیر ہیں از روئے گھی کے) عندی عشرون درهماً (میرے پاس بیس ہیں از قسم درھم کے) لی ملئوه عسلاً (میرے لیے ہے اس کا بھرنا از روئے شہد کے)

اسم تام: وہ اسم ہے جس کی اپنے مابعد کی طرف اضافت نہ ہو سکے جب تک وہ تام رہے۔

فائدہ: اسم تام پانچ چیزوں کے ساتھ تام ہوتا ہے اور اس کی اپنے بعد والے اسم کی طرف اضافت نہیں ہو سکتی۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔

(۱) تنوین کے ساتھ خواہ تنوین مذکور ہو جیسے عندی رطل زیتاً خواہ تنوین مقدر ہو جیسے عندی احد عشر رجلاً۔ زید اکثر منک مالاً۔

(۲) نون تثنیہ کے ساتھ جیسے عندی منوان سمناً۔

(۳) نون جمع کے ساتھ جیسے قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالاً۔

(۴) مشابہ نون جمع کے ساتھ جیسے عندی عشرون درهماً۔

(۵) اضافت کے ساتھ جیسے علی التمرۃ مثلھا زبداً۔ عندی ملئوہ عسلاً۔

فائدہ: عمل اسم تام کا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو نصب دیتا ہے اور وہ اس کی تمیز بنتا ہے جیسے عندی رطل زیتا۔

ترکیب: (کل) مضاف (اسم) مجرور لفظاً موصوف (تم) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء متضمن معنی شرط (فـا) جزائیہ (استغنی) فعل ماضی معلوم ضمیر فاعل (عن الاضافت) ظرف لغو متعلق ہے استغنی کے (با) حرف جار (ان) حرف ناصبہ (یکون) فعل ناقص (فی آخرہ) ظرف مستقر خبر مقدم (تنوین) معطوف علیہ (مایقوم مقامہ من نونی التثنیۃ والجمع) حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے ملکر یکون کے لیے اسم مؤخر ہے۔ یکون اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (یکون فی آخرہ مضاف الیہ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر بتاویل مصدر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہو کر بحذف موصوف مفعول مطلق ہے استغنی کے لیے۔ تقدیر عبارت یہ ہوگی استغناء متلبساً بان یکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے جو کہ متضمن ہے معنی جزاء کو۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ۔

﴿وھو ینصب النکرۃ﴾ واو عاطفہ (ھو) مبتداء (ینصب) فعل ضمیر فاعل (النکرۃ) ذوالحال (علی) حرف جار (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھا) ضمیر اسم (تمییز) مرفوع بالضمہ لفظاً موصوف (لـہ) ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے مبینۃ مقدر کے۔ مبینۃ اپنے متعلق سے ملکر حال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ ہے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے ھو کی۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿عندی رطل زیتاً﴾ مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں (عندی) ظرف مستقر خبر مقدم ہے (رطل)

اسم تام ممیز (زیتاً) منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز تمیز مل کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (مـنـوان) مرفوع بالالف لفظاً ممیز۔ (سـمـنـاً) منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف اول۔ واو عاطفہ (عشرون) مرفوع بالواو لفظاً اسم تام ممیز ناصب (درهماً) منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ دونوں معطوفات سے ملکر مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔

﴿ولی ملؤه عسلاً﴾ واو عاطفہ (لی) ظرف مستقر خبر مقدم ہے (ملئوه) مضاف مضاف الیہ مل کر اسم تام ممیز ناصب (عسلاً) منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مبتداء مؤخر۔ مبتداء مؤخر خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿بحث عوامل معنویہ﴾

واما المعنوية فمنها عددان المراد من العامل المعنوى۔ مايعرف بالقلب۔ وليس للسان حظ فيه

ترجمہ رہے عامل معنوی تو وہ دو ہیں۔ عامل معنوی سے مراد یہ ہے کہ جن کی معرفت قلب سے ہو۔ اس میں زبان کا کوئی حصہ شامل نہ ہو۔

ترکیب : (اما) شرطیہ (المعنوية) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء متضمن معنی شرط (فا) جزائیہ (منها) ظرف مستقر حال مقدم ہے (عددان) مرفوع بالالف لفظاً ذوالحال مؤخر ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر خبر ہے جو متضمن ہے معنی جزاء کو۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ﴿المراد من العامل المعنوى﴾ (ال) موصول بمعنی الذی (مراد) صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق من العامل المعنوی سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مبتداء (ما) موصولہ (يعرف) فعل مضارع مجہول۔ ضمیر درو مستتر نائب فاعل (بالقلب) جار مجرور مل کر متعلق ہے یعرف کے۔ یعرف فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (ليس) فعل ناقص (للسان) ظرف مستقر خبر مقدم ہے (حظ) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم مؤخر ہے (فيه) ظرف لغو لیس کے متعلق ہے فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

احدهما۔ العامل فى المبتداء والخبر۔ وهوالبتداء اى خلو الاسم عن العوامل اللفظية نحو زيد منطلق

ترجمہ ان میں سے ایک مبتداء اور خبر کا عامل ہے۔ اور وہ ابتداء ہے یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا۔ جیسے زید منطلق۔ مبتداء اور خبر کے عامل کے بارے میں اختلاف ہے۔

پہلا مذہب : علامہ جاراللہ زمخشری کے نزدیک دونوں کا عامل معنوی ہے۔

دوسرا مذھب : سیبویہ کے نزدیک مبتداء کا عامل معنوی ہے اور خبر کا عامل مبتداء ہے

تیسرا مذھب : عندالکوفین مبتداء عامل ہے خبر میں اور خبر عامل ہے مبتداء میں۔ راجح مذہب سیبویہ کا ہے۔

ترکیب : (احدھما) مبتداء (العامل) اسم فاعل (فی المبتداء والخبر) جار مجرور ملکر متعلق ہے العامل کے۔ العامل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وھو الابتداء﴾ واو عاطفہ (ھو) مبتداء (الابتداء) مرفوع بالضمہ لفظاً مصدر مفسّر ہے (ای) حرف تفسیر (خلو) مضاف (الاسم) مضاف الیہ (عن العوامل اللفظیة) جار مجرور ملکر متعلق ہے خلو کے۔ خلو مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور متعلق سے ملکر مفسّر۔ مفسر اپنی تفسیر سے ملکر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وثانیھما العامل فی الفعل المضارع وھو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم۔ مثل زید یعلم۔ فیعلم مرفوع لصحة وقوعه موقع الاسم۔ اذ یصح ان یقال موضع یعلم عالم۔ فعامله معنوی وعندالکوفیین۔ ان عامل الفعل المضارع۔ تجرده عن العامل الناصب والجازم وھو مختار ابن مالک

ترجمہ ان میں کا دوسرا فعل مضارع کا عامل ہے۔ اور وہ موقع اسم میں فعل مضارع کے وقوع کا جواز ہے۔ مثلاً زید یعلم میں یعلم۔ مرفوع ہے اس بناپر کہ وہ اسم کی جگہ واقع ہوسکتا ہے اس لیے کہ زید یعلم کی جگہ زید عالم کہنا صحیح ہے لہذا مضارع کا عامل معنوی ہے۔ اور کوفیین کے نزدیک فعل مضارع کا عامل۔ اس کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا ہے۔ اور یہی ابن مالک کا مختار ہے۔

اور مضارع کا حالت رفع میں کے عامل کے بارے میں اختلاف ہے ۔

پہلا مذھب کوفیین کے نزدیک خلو مضارع عامل معنوی ہے۔

دوسرا مذھب : عندالبصریین وقوعہ موقع الاسم ہے۔

تیسرا مذھب : کسائی کے نزدیک حروف مضارعت حروف اتین ہیں۔

شبہ بعض مواقع ایسے بھی ہیں جہاں مضارع اسم کی جگہ واقع نہیں ہوسکتا۔ مثلاً سین، اور سوف کے بعد، یا کاد کی خبر میں، یا اسم موصول کے بعد، یا جہاں فعل مضارع کا فاعل تثنیہ، یا جمع ہو۔ کہ ان تمام صورتوں میں اسم کی گنجائش ہی نہیں۔ مثلاً سیضرب، سوف یضرب، کی جگہ ضارب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ سین، اور سوف فعل کی مخصوص علامتیں ہیں۔ اور مثلاً یقوم الزیدان، یقوم الزیدون کی جگہ۔ قائم ن الزیدان، قائم ن الزیدون کہنا درست نہیں۔ کیونکہ اسم فاعل کا عمل بدون اعتماد اشیاء ستہ کے ممکن نہیں۔ اور یہاں ان میں کی کوئی چیز مذکور نہیں۔

جواب: بعض لوگوں نے اس شبہ سے متاثر ہوکر جواباً یہ کہا کہ اگر چہ مواقع مذکورہ میں علت رفع موجود نہیں، مگر طرد اللباب (کہ مضارع کا اعراب جملہ مواقع میں یکسا حالت میں ہو، یعنی) رفع یہاں بھی قائم رکھا گیا۔

ترکیب : واو استینافیہ (ثانیھما) مرکب اضافی مبتداء (العامل فی الفعل المضارع) حسب ترکیب مذکور خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (ھو) ضمیر مبتداء (صحۃ) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (وقوع) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی (الفعل المضارع) مجرور بالکسرہ لفظاً مرکب توصیفی مضاف الیہ (موقع الاسم) مرکب اضافی مفعول فیہ ہے وقوع مصدر کے لیے۔ وقوع مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا صحۃ کا۔ صحۃ اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مثل زید یعلم﴾ (مثل) کی وہی تین ترکیبیں ہیں (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (یعلم) جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے الخ۔

﴿فیعلم مرفوع لصحۃ﴾ (فا) تفصیلیہ (یعلم) مراد لفظ اسم تاویلی مرفوع محلاً مبتداء (مرفوع) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم مفعول۔ ضمیر در و مستتر نائب فاعل (لصحۃ وقوعہ موقع الاسم) حسب ترکیب مذکور متعلق ہے مرفوع کے (مرفوع) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ

﴿اذ یصح ان یقال موقع یعلم عالم﴾(اذ) تعلیلیہ (یصح) فعل مضارع معلوم (ان) حرف ناصبہ مصدریہ (یقال) فعل مضارع مجہول مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل (موقع) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (یعلم) فعل مضارع مراد لفظاً اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہے (عالم) مرفوع بالضمہ لفظاً نائب فاعل (یقال) فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ۔

﴿فعامله معنوی﴾(عامل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء (معنوی) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿عند الکوفین ان عامل اللفعل المضارع﴾(عند الکوفین) مرکب اضافی ظرف مستقر خبر مقدم ہے (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (عامل) منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف (الفعل) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (المضارع) مجرور بالکسرہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہے عامل کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ہے ان کا (تجرد) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ (عن) حرف جار (العامل) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (الناصب) مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف علیہ۔ واو عاطفہ (الجازم) مجرور بالکسرہ لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہے تجرد مصدر کے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر ہے ان کی۔ ان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ھو مختار ابن مالك﴾(ھو) مرفوع محلاً مبتداء (مختار) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ابن مالك) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمت بتوفیقه عز وجل

سبحن ربك رب العزة عمایصفون ۔وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین